ہو جائیگا - مگر اعیان ابراء عام میں داخل نہیں ہیں - اور ابراء عام میں شفعہ بھی داخل

ہے - اور عین مغصوبہ کا ابراء ضمان کا ابراء ہے کہ پھر وہ عین غاصب کے پاس امانت ہو جائیگی - مگر

یہہ ابراء عام اعیان موجودہ پر موثر ہے نہ مستہلکہ پر - ۳ (تاجیل) دین کیلیے مدت مقرر

ہو سکتی ہے نہ عین کیلیے کیونکہ عین تو خود موجود اور حاصل ہے اور دین موجود نہیں ہے

حاصل کرنے کے لیے مدت ہونا چاہیے - فواید - سوا راس مال سلم اور بدل صرف اور

اور قرض اور ثمن بعد الاقالہ اور دین میت اور قیمت جو شفیع پر لازم ہوا اور سب دین (

مؤجل) ہیں نہ موجل - ۲ جو دین ذمہ پر واجب ہے وہ بدون قبضہ کرنے کے متعین

نہیں ہوتا ہے اسی لیے دو قرض خواہ جو قرض میں شریک ہیں اگر ایک نے

اپنا حصہ وصول کیا تو دوسرا بھی اوسمیں سے اپنا حصہ لے سکتا ہے کیونکہ ذمہ پر

جو واجب ہے اوسکی تقسیم نہیں ہو سکتی ہے - ۳ - (اجل) مدت دین مدیون کے

مرنے سے تمام ہو جاتی ہے نہ دائن کے مرنے سے نہ مدیون کے مجنون ہونے

سے بلکہ اوسکا ولی دین دے سکیگا - پر شرط یہہ ہے کہ مدت مجہول ہو مثلاً موسم

آندھی کا یا بارش کا اور کھیتی کے کاٹنے اور گاہنے کا موسم مقرر ہو سکتا ہے

گو یہہ مدت بیع کے ثمن کیلیے جایز نہیں ہے (ہندوستان میں صرف قوم گولی اپنے

دین کیلیے دیوالی اور دسہرہ مقرر کرتے ہیں جسبب رواج عام اس ملک کے اور

اس قوم کے صرف اسی قوم کیلیے جایز ہے نہ اور لوگون کیلیے)

تنبیہہ - دائن نے مدیون سے کہا کہ جاؤ اور ہر مہینہ اسقدر دیتے رہو تو یہہ تعجیل نہیں ہے

بلکہ حکم ناداء دین ہے - ۵ - غیر مدیون کو دین قبل قبضہ مالک کر دینا صحیح نہیں ہے

پر جب اوسکو وصول پر مسلط کر دیا تو یہہ وکیل بالقبض ہو گیا کہ پہلے موکل کیلیے اور

پھر اپنے لیے قبضہ کرتا ہے اسی لیے دائن اوسکو اس وکالت سے موقوف بھی

کر سکتا ہے - اسی لیے زید اگر اپنا دین جو بکر پر ہے بنیت زکوۃ مستحق کو حکم بالقبض

کر دے جائز ہے - اور دائن نے زید کو کہا کہ میں نے اپنا درہم دین

جو بکر پر ہے ہبہ کیا تو جا کر اوس سے لے لے زید نے بکر سے بجاے درہم کے

متعلقات القول فی الدین - دین سے مقاصۃ ادا نہین ہوسکتا ہے (ایفاء و استیفاء)
مثلاً تہان دس درہم کو خریدا تہان اوسکے ملک ہوگیا اور اوسکے ذمہ پر دس درہم
بایع کے ملک پیدا ہوگیے - اب مشتری نے بایع کو دس درہم دیے تو یہہ دس
درہم بایع پر دین ہین اور بایع کے مشتری پر بعوض تہان کے دس درہم واجب
ہین تو بایع کے دس درہم بعوض مشتری کے دس درہم کے (مقاصہ) مقابلہ
او معاوضہ ہو گیے - اور دونو کا ایفا اور استیفا ہوگیا - اور تفریع اس ایفاء (بالمقاصہ)
بالمقابلہ و بالمعاوضہ پر یہہ ہے کہ مدیون نے ادا کر دیا اور اب داین نے معاف کر دیا تو مدیون
داین سے جو دیا تہا واپس لے سکتا ہے - احکام خاص دین یعنے جو دین صحیح ہے ابرا
اور بے ادا ذمہ سے ساقط نہین ہوتا ہے اوسمین کفالت ہو سکتے ہے - اور بدل کتابت
دین صحیح نہین ہے کہ وہ غلام کے عاجز ہونے سے بہی ساقط ہو جاتا ہے - اور دین کیلیے
رہن بہی ہو سکتا ہے - اسلیے امانت اور اوس چیز کیلیے جس کا ضمان وہ ہے
چیز نہو بلکہ اور کچہہ ہو کفالت اور رہن نہین ہو سکتا ہے - ح مضمون بغیرہا وہ شی ہے
کہ اوسکا ضمان ہی لازم نہو مثلاً بیع جو ابہی بایع کے پاس ہو اور ہلاک ہوگیے ہین - اور
جو چیز ایسی ہو کہ بعینہ لازم آتا ہے اور نہ بقیمت اور مشتری اوسکی قیمت واجب نہوگی اور اسی
لحاظ سے اس کو مضمون بغیرہا کہتے ہین - اور جو چیز ایسی ہو کہ بعینہ ہی لازم ہوتی ہے مثلاً
شی مغصوبہ اور بدل خلع اور مہر اور بدل صلح عن دم العمد اور بیع فاسد اور مقبوض
علی سوم الشرا اسمین کفالت اور رہن جاری ہو سکتا ہے کہ یہ سب ملحق بدین ہین - اور
کتب وقف بہی مضمون نہین ہین اسلیے واقف جو یہہ شرط لگا کے بے رہن عاریت ندیجائین فاسد ہے - ۲ دین سے ابرا صحیح ہے اور عین سے ابرا صحیح نہین ہے دعوے
عین سے ابرا صحیح سے دوبارہ دعوے عین مسموع نہوگا - اور نہ اوسکے گواہ -
اور جو گہر سے ادا اوسکے حق خصومت سے بری کیا تو یہہ ابرا باطل ہے کہ اوسکے
باست دعوے کر سکتا ہے کہ یہہ ابرا ابراء عن الضمان ہے - اور جب یہہ کہا کہ اوسپر میرا
کچہہ حق نہین ہے تو عین اور دین اور کفالت اور اجارہ اور حد اور قصاص سب بری

دینار دے صحیح ہے کیونکہ یہ دین درہم موہوب لہ کا حق ہوگیا وہ اپنا حق جسطرح
چاہے بدل لیوے کیونکہ واہب کو تسلیط سے رجوع کرنا صحیح نہیں ہے ح۔
اسی طرح صاحب دین بھی بدل سکتا ہے درہم کے دینار دینار کے درہم اور اسمیں
تو بیع الدین بالدین ہے۔ دائن دین کسی کو ہبہ کرکے اوسکو حکم کریے کہ وصول کرلے تو
ہبہ دین جائز ہو ورنہ بے حکم وصول ہبہ دین جائز نہیں ہے (مسائل تسلیط ص جواہر البیان)
لڑکی نے اپنا مہر اپنے باپ کو یا اپنے چھوٹے بیٹے کو ہبہ کردیا اور حکم کردیا کہ زوج
سے قبضہ کرلو صحیح ہے ورنہ نہیں کہ یہ غیر مدیون کو ہبہ کیا ہے۔ کسی کا دین اسی
نعت سے ادا کیا کہ بجائے دائن کے اسکو مدیون پر دین ہوجائیگا اور مدیون راضی
بھی ہوگیا تو جائز ہے۔ وکیل بالبیع نے امر (بائع) کو اپنے پاس سے قیمت دیدی
کہ یہ قیمت مشتری سے لے لیگا تو یہ ادا وکیل فاسد ہے اور بائع وکیل واپس دیکر مشتری
سے فوراً لے لیگا۔ عورت نے کہا کہ میرا مہر جو میرے شوہر پر ہے میرے باپ کا ہے
تو یہ اقرار جائز نہیں ہے۔ کسی کو اپنے دین کا مالک کردینا حوالہ ہے اور کسیکو اپنا
دین وصیت کرنا بھی جائز ہے کہ مدیون سے وصول کرلے۔ اپنے مدیون
کو حکم کیا کہ میرا دین جو تجھ پر ہے صدقہ دیدے جائز ہے اور کرایہ والیکو حکم کیا کہ زر کرایہ
سے مکان کرایہ کے تعمیر کرلے یہ جائز ہے۔ مدیون دین کا منکر ہے تو اوسپر زکوٰۃ واجب
نہیں گو دائن کے پاس گواہ ہوں اور مقر ہے تو زکوٰۃ واجب ہے پرجبکہ مقر مفلس
نہو۔ جب چالیس درہم اصل مال میں سے قبضہ کرلیگا تو ایک درہم زکوٰۃ دیگا۔
انواع دیون دین کس چیز کے واجب ہونے کو مانع ہے اور کس چیز واجب ہونے کو
مانع نہیں ہے۔ ۱۔ طہارت کیلیے پانی قرض خریدنا واجب نہیں ہے۔ ۲۔ اور
ستر بھی قرض خریدنا واجب نہیں ہے۔ ۳۔ قرض نکالکر زکوٰۃ دینا منع ہے۔ پر نذر
اور کفارہ کیلیے قرض لینا منع نہیں ہے۔ ۴۔ کفارہ کے وجوب کو دین مانع ہے۔
۵۔ صدقہ نفل قرض نکالکر دینا واجب نہیں ہے۔ کسی کا قرضدار ہونا صدقہ فطر کا مانع
نہیں ہے اور وجوب زکوٰۃ کا مانع ہے۔ ۶۔ قرض حج کا مانع ہے۔ نفقہ قریب کا

هٰذَا بَصَائِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ

البصائر

ترجمہ

الاشباہ والنظائر

جناب مولوی وکیل احمد صاحب سکندرپوری صدر مددگار سمت شرقی مملکت نظام نے ترجمہ کیا ہے

در مطبع دبدبہ احمدی واقع لکھنؤ باہتمام احمد علیخان مطبوع گردید

١٣٠٧

صفحہ	مطلب
۹۹	سبب دین کے اظہار پر ضرر نہیں ہے
″	شہادت بعض میں باطل تو کل میں باطل ہے -
″	نفی کی گواہی قبول نہیں ہے -
۱۰۰	نفی متواتر قبول ہے -
″	مفہوم پر عمل نہیں اور مفہوم [illegible] حجت ہے
″	بعد تقسیم و ابرا باہمی دعوی میں مسموع
″	مدعی کے ابرا کے بعد اقرار بالشی مسموع -
″	ثبوت [illegible] ہے دعوی گواہی مسموع
۱۰۱	عورتوں میں گواہی کے وقت تفریق جائز نہیں ہے اور مردوں میں تفریق کیجائے -
۱۰۲	مدت سماعت مقدمات -
″	گواہ کو قسم دینا -
۱۰۳	ایک کام کسی کے لیے کہا اور پھر اپنے لیے چاہتا ہے تو یہ بھی باطل ہے -
۱۰۷	حادثہ
۱۰۸	غصب کے گواہ مقدم ہیں -
″	اقرار مجہول قبول ہے -
۱۰۹	جلد اول تمام ہوئی -
″	جلد ثانی کتاب الوکالت -
۱۱۱	ثمن مبیع میں رکن ہے -
″	وکیل اور رسول
۱۱۲	کتاب الاقرار
۱۱۵	کتاب الصلح -
″	صلح بالاقرار بیع ہے -
″	حلف منکر کے بعد پھر گواہ گزر سکتے ہیں
″	صلح کے بعد گواہ -
″	صلح فدیہ عن الیمین -
۱۱۶	کتاب المضاربت

صفحہ	مطلب
۱۱۶	کتاب الہبہ -
۱۱۷	کتاب المداینات
۱۱۸	کتاب الاجارات
۱۲۰	کتاب الامانات
۱۲۱	کتاب الحجر والماذون
″	کتاب الشفعہ
۱۲۲	حق معلوم بسبب حق موہوم کے موخر نہیں ہوتا ہے -
۱۲۳	کتاب القسمت
″	کتاب الاکراہ
″	کتاب الغصب
۱۲۴	الالتحاق
″	گوشت و اینٹ و کوئلہ قیمتی ہیں مثلی
″	کتاب الصید والذبائح -
″	استیلاء -
۱۲۵	کتاب الحظر والاباحۃ
″	جاہل کے لیے فتوی مفید ہے -
۱۲۶	کتاب الرہن -
″	کتاب الجنایات -
۱۲۷	ہبۃ القصاص اور تملیک جائز نہیں ہے
″	کتاب الوصایا -
″	کتاب الفرائض
۱۲۸	الفن الثالث فن الجمع والفروق
″	احکام الناسی -
۱۲۹	جہل
۱۳۰	احکام الصبیان
۱۳۲	احکام السکران
″	احکام الاعمی -
″	احکام [illegible]
۱۳۳	احکام النقد
″	مایقبل الاسقاط و ما لا یقبل الاسقاط
″	شرط جو ضمن عقد میں ہو لازم ہوتی ہے

صفحہ	مطلب
	[illegible] الفاظ نہیں ہوتی ہے
۱۳۴	نائم
″	معتوہ
″	مجنون
″	احکام الانثی
۱۳۵	احکام الذمی
۱۳۶	احکام المحارم
″	احکام الخنثی
″	احکام المفقود
۱۳۷	احکام الفسخ
″	احکام الکتابت
۱۳۸	احکام الاشارۃ
″	القول فی الملک
″	القول فی الدین
″	دین کی بیع جائز نہیں ہے -
۱۳۹	القول فی الشرط والتعلیق
″	احکام سفر
″	احکام الحرم
″	احکام المسجد
۱۴۰	احکام یوم الجمعہ
″	الشروع فی الفروق
۱۴۲	فوائد متفرقہ - اور فوائد
۱۴۵	فن الغزو فن الالغاز حیستان -
″	کتاب الطہارۃ
″	کتاب الصلوۃ
″	کتاب الزکوۃ
″	کتاب الصوم
۱۴۶	کتاب النکاح
″	ایک عورت [illegible]
″	طلاق قبل دخول میں عدت نہیں [illegible]
″	کتاب البیع -
″	کتاب الاقرار -
″	کتاب الغصب
″	کتاب الجنایات
″	کتاب الفرائض
″	فن [illegible] فن فروق ہے -
	و اللہ تعالی اعلم و علمہ اتم و احکم

مشہور بہ لنالی زادہ - وتعلیق مولوی عبدالحکیم ابن مولوی محمد شہیر باخی زادہ وتعلیق مولوی مصطفے شہیر بابی لمیامن
وتعلیق مولوی مصطفے بن محمد شہیر بعزمی زادہ - یہہ سب تعلیقات اس زمانہ مین نہین پائے جاتے ہین - چونکہ اشباہ کے
حاشیہ پر بعض بعض تعلیقات کی عبارت پائی جاتی ہے اسلیئے ان تعلیقات کا پتہ لکھا ہے البتہ علی مقدسی کی تعلیق پائی
جاتی ہے - اشباہ پر مولوی محمد بن محمد حسین مشہور بہ بیرک زادہ کے بہی تعلیق ہے یہہ تعلیق واسطہ قضا تک ہے جو ناقص
رہگئی وتعلیق شرف الدین عبدالقادر بن برکات فن سادس تک ہے اسمین استثنارات و قیود و تصحیحات جو چہوٹ گئے
تہے بڑہائے گئے ہین - وتعلیق شیخ صالح بن محمد بن محمد تمرتاشی یہہ پورا حاشیہ ہے جسکا نام جواہر الفطایر ہے - اور
مولوی مصطفے بن خیرالدین معروف بجلیب مصلح الدین کی تعلیق ہے جسکا نام تنویر الاذہان والضمایر ہے انہون نے اشباہ
کو مرتب بہی کیا ہے اور اسکا نام عقد النظیم رکہا ہے - مولانا محمد معروف بہ صوفی نے بہی اشباہ کو مرتب کیا ہے اور اسکے
دو قسم کیے ہین ایک قسم اصول مسائل ہین دوسرے فروع و مسائل ہین اسکا نام ہادی الشریعۃ ہے - اس زمانہ
مین سید احمد حموی کا حاشیہ مشہور و معروف ہے جو بہ نسبت اور تعلیقات کے حل مطالب کے لیے کافی سمجہا جاتا ہے -
علامہ ابن نجیم کو شرف الدین عقیبی و شہاب الدین شلبی و شیخ امین الدین بن عبدالعال سے تلمذ و اجازت افتاء
تدریس حاصل ہے اور یہہ عارف باللہ سلیمان خضیری کے مرید تہے عبدالوہاب شعرانی کہتے ہین کہ مین دس برس
ابن نجیم کی خدمت مین تہا اس طویل مدت مین کوئی بات بری نہین دیکہی اور سنہ ۹۵۳ھ مین مین نے انکے ساتھ
سفر کیا انکے ساتھ بہت لوگ تہے سفر مین آدمی کا مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے مگر یہہ اپنی حالت پر رہے انکی تصنیفات
سے بحرالرائق و نہرالفائق شرح کنزالدقائق و شرح منار اور اشباہ والنظائر و چالیس رسالہ متفرق اور لب الاصول
مختصر تحریرالاصول و تعلیق علی الہدایہ و حاشیہ جامع الفصولین و فتاوی و غیرہ اور تکملہ فتح القدیر و غیرہ ہین -
انہون نے سنہ ۹۶۹ھ مین یا سنہ ۹۷۰ھ مین قضا کی - اس ترجمہ مین امور ذیل کا لحاظ کیا گیا ہے - ۱ - ایک قاعدہ
مین جس مسئلہ کی تفریع ہو چکی ہے اور دوسرے قاعدہ مین اوسکی تفریع ہو تو تکرار نہ کہا جائیگا یعنی مسئلہ لکہا جائیگا
۲ - ترجمہ مطلب کا ہے گو عبارت اصل دراز ہو مگر حاصل مطلب لکہا جائیگا - ۳ - یہہ ترجمہ صرف اشباہ کا ہے اگر کوئی
قول حموی کا توضیحاً زیادہ کیا گیا ہے تو اوسکی علامت ح لکہی گئی ہے - ۴ - حوالہ بالکل متروک ہے - ۵ - اکثر
مسائل غلام باندی کے ترک کیے ہین - ۶ - جو عبارت ( ) مین ہے وہ مترجم کی ہے - ۷ - جو بحث
کہ علمی اور اصولی ہے وہ صرف طالب علمون کے لیے مفید ہے عام فائدہ نہین ہے متروک ہے - ۸ - جو مسائل کہ نہایت
غریب اور غیر معروف ہین ترک ہین - مثلاً مردہ کا کہانا و جہاد و غیرہ - ۹ - سوا قواعد کلیہ کے جو فن اول مین بیان ہوئے

دیباچہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد خدا ہے تعالی کو جسنے فقہ کا درجہ بڑہایا۔ درود محمد مصطفے پر جنہون نے من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین فرمایا اور اونکے آل و اصحاب پر جنکے فیض تعلیم نے کسیکو مجتہد اور کسیکو فقیہ بنایا۔ اما بعد مسلمانون کی خدمت مین فقیر حقیر وکیل احمد سکندر پوری حنفی تجاوز اللہ عن سیاتہ عرض کرتا ہے کہ چونکہ اس زمانہ مین لوگون کو عربی کی تعلیم کیطرف توجہ کم ہوتی جاتی ہے اس لیے وہ اس وجہ سے کہ بیشتر کتب فقہیہ معتبرہ متداولہ عربی زبان مین ہین مسائل کے سمجھنے مین دوسرون کے محتاج پائے جاتے ہین اس خیال سے مین نے چاہا کہ کتاب الاشباہ والنظائر کا ترجمہ اردو زبان مین [illegible] کیا جاے تاکہ لوگ آسانی سے ضروری مسائل سمجھ لین اور ہر ہر جزئیات مین کسی سے پوچھنے کے محتاج نرہین۔ اللہ تعالی کے فضل سے مجھے اسپر کامیابی ہوئی اور تہوڑے عرصہ مین یہ ترجمہ جسکا نام۔ البصائر ترجمۃ الاشباہ والنظائر ہے انجام کو پہونچا۔ جاننا چاہیے کہ الاشباہ والنظائر علامہ زین العابدین ابن ابراہیم معروف بہ ابن نجیم مصری حنفی کی تصنیف ہے۔ علامہ نے جمادی الاخری سنہ ۹۶۹ ہجری مین اسکی تصنیف سے فراغت پائی۔ باوجودیکہ پیرانہ سالی سے ضعیف ہو گئے تھے اور قوی ایسے نہ تھے کہ وہ متحمل اس محنت شاقہ کے ہوتے مگر علامہ نے اپنی قوت قدسیہ سے چھ مہینے مین اس کتاب کو جو اپنے نظیر ہے تصنیف کیا اور اونکو ضعف پیری نے اسقدر مہلت نہ دی کہ اوسکے بعد وہ کوئی اور کتاب لکھتے یہہ علامہ کی آخر یادگار ہے۔ علم فقہ مین اگرچہ نہایت مشکل کتابین ہین مثلاً ہدایہ و در مختار مگر اس کتاب کا درجہ سب سے بڑہا ہوا ہے اسمین بیشتر مواقع پر تعبیر مین اسقدر ایجاز کیا گیا ہے کہ جب تک اوسکا ماخذ معلوم نہو اچھی طرح مطلب معلوم نہین ہوتا ہے۔ بلکہ اوسکے اکثر مواقع مین ایجاز مخل ہے اور بہت سے مسائل بطور لغز و چیستان کے بیان کیے گئے ہین۔ بعض مواقع مین جو محل تقیید میں اطلاق کیا گیا ہے اور بعض جگہہ بجاے تفصیل اجمال کیا گیا ہے اس لیے فقہا کی توجہ سے اشباہ پر بہت سے تعلیقات لکھے گئے ہین۔ تعلیق علی بن حاتم خزرجی مقدسی و تعلیق محمد بن محمد بیری زادہ و تعلیق مولوی علی ابن امر اللہ

مدینہ مین زہری اور قاضی یحیی بن سعید اور مکہ مین ربیعہ بن ابی عبدالرحمن اور عطا بن رباح اور کوفہ مین ابراہیم نخعی
و شعبی اور بصرہ مین حسن بصری اور یمن مین طاؤس بن کیسان اور شام مین مکحول۔ پھر انکے تابعین نے علم قرآن
و حدیث و فتاوی صحابہ اور آثار حاصل کیے اور انہون نے فتوی دیے اور فیصلہ کیے اس سے علم فقہ کو بڑی قوت
حاصل ہوئی اور اوسکی جڑ نہایت مضبوط ہو گئی۔ سعید بن المسیب اور ابراہیم وغیرہ نے ابواب فقہ کو جمع کیا اور ہر
باب مین اصول قرار دیے اور انکے تابعین مین اسکا رواج بہت زیادہ ہوا کہ علماء صحابہ اور تابعین کون کس سے زیادہ
فقیہ ہے کہ انہون نے وضو و غسل و نماز و حج و نکاح و بیع و طلاق وغیرہ کے جو کثیر الوقوع تھے مسائل قرار دیے
اور احادیث کی روایت کی اور شہرون کے قاضیون کے فتاوی اور فیصلون کی طرف توجہ فرمائی اور مسائل
کی جانچ کی اور اپنے اپنے اوستادون کے طریقہ کو محفوظ رکھا۔ اور احادیث مسند و مرسل اور اقوال صحابہ و تابعین
سے احتجاج کرتے تھے اقوال صحابہ و تابعین کو احادیث مقبول جانتے ہین اور جب انکا اجتہاد و حدیث مین یا
دو حدیث کو آپس مین اختلاف رکھتے تھے تو صحابہ کے قول پر رجوع کرتے تھے۔ اگر صحابہ کسی حدیث کو منسوخ یا
ماؤل کہتے تھے تو یہ اونکی پیروی کرتے تھے اور اللہ تعالی نے انکو تدوین فقہ کا الہام فرمایا۔ مالک اور محمد بن
ابی عبدالرحمن نے مدینہ مین اور ابن جریج اور ابن عیینہ نے مکہ مین ثوری نے کوفہ مین ربیع بن صبیح نے
بصرہ مین کتابین لکھین۔ امام اعظم ابو حنیفہ نے ابراہیم اور اونکے اقران کا مذہب اختیار کیا [illegible]
تخریج مین امام کی شان بہت بڑی تھی وجوہ تخریجات پر انکی نظر بہت دقیق تھی [illegible]
امام محمد و ابو یوسف کا بھی یہی طریقہ تھا۔ علم فقہ اس طور پر مدون ہوا کہ ہر مسئلہ مین اول قرآن کا حکم دیکھتے
اگر نہ ملا تو سنت پر رجوع کرتے تھے اور وہان بھی نہ ملا تو آثار صحابہ کو لیا انمین اختلاف نہ رہا تو جو صحابی فقیہ
ہو اوسکا حکم لیتے تھے اس سے بھی عاجز ہوئے تو کتاب اور سنت کے اشارات اور اقتضاات پر نظر کر کے مسئلہ کو
حل کرتے تھے اس طریقہ کو صحابہ کے طریقہ سے اخذ کیا میمون بن مہران کہتے ہین کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
پر مسئلہ پیش ہوتا تو قرآن پر اور بعد اوسکے حدیث پر رجوع کرتے تھے اگر حدیث مین نہ پاتے تھے تو مسلمانون
سے پوچھتے تھے اگر کسی صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بیان کیا تو بہت خوش ہو کر قبول
کرتے تھے ورنہ صحابی سے راے لیتے تھے جس پر اتفاق ہوتا تو اوسپر عمل ہوتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
معاذ کو یمن کا قاضی کر کے بھیجا تو پوچھا کہ کیونکر عمل کرو گے اونہون نے کہا قرآن سے پھر پوچھا کہ قرآن مین نہو
تو کہا کہ سنت سے پھر فرمایا کہ سنت مین نہو تو کہا کہ اپنی راے اور اجتہاد سے۔ الغرض فقہ جب مدون ہوے

بہت قواعد اور فوائد مسائل سے نکلے ہین جو انشاء اللہ تعالیٰ فہرست و حاشیہ مین درج ہونگے - ۱۰ - بجائے لفظ غلام کے
ممکن ہوگا تو اور طور پر مسئلہ مذکور ہوگا - ۱۱ - ابتداءً ایک حکم ہوا اور بعد بحث فتوی اور حکم پر ہوا تو فتوی ہی تحریر ہوگا - ۱۲ -
فن الغاز مین صرف مسئلہ لکھا گیا ہے کہ طوالت نہو وے - ۱۳ - فن خامس ترک ہے کہ اوسمین صرف حیلے لکھے گئے ہین
نہ مسائل نہ قواعد نہ فوائد - ۱۴ - فن سابع کا ترجمہ ہم کر چکے جو ترجمہ مجلہ کے اخیر مین اور ہماری کتاب ترجمہ فقہ اکبر کے
آخر مین موجود ہے - عرض ضروری اگر کوئی امر ضروری رہ گیا ہو یا غلط لکھا گیا ہو اصلاح سے ممتاز بخشین - ایام
فقہ کی کیفیت و طبقات فقہاء مجتہدین و ذکر ائمہ اربعہ اور اصحاب امام اعظم ابتدا مین لکھتے ہین - واضح ہو کہ فقہ سمجھنے
اور دریافت کرنے کو کہتے ہین - ما نفقہ کثیرا کہ ہم بہت باتین نہین سمجھتے ہین - اور اصطلاح مین فقہ وہ علم ہے کہ جسمین
احکام شرعیہ فرعیہ سے اس حیثیت سے بحث کرتے ہین کہ وہ ادلہ تفصیلیہ سے مستنبط ہوئے ہین - اسکے مبادی اصول
فقہ مین فقہ کو سارے علوم شرعیہ اور علوم عربیہ سے مدد پہونچتی ہے اسکا فائدہ یہ ہے کہ بوجہ مشروع عمل حاصل ہو
اسکے غرض اعمال شرعیہ پر ملکہ و اقتدار حاصل کرنا ہے اس لیے معنی لغوی عام مطلق ہوئے و معنی شرعی خاص
مطلق ہوئے - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین فقہ مدونہ کذا ای مرتب نہوئی - یعنے جسطرح فقہا اپنے
اجتہادات سے ارکان و شرط و آداب کو دلائل سے بیان کرتے ہین یہ طریقہ نہ تہا بلکہ یہ طریقہ تہا کہ صحابہ نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے دیکہا تو وہ صورت محفوظ کر لی اور یہ نہین جانتے تھے کہ اسمین رکن کیا ہے اور
آداب کیا ہے اور وضو مین فرض کتنے ہین یا کے ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرنے مین
بہت تامل کرتے تھے - صرف تیرہ امر مین سوال ہوا جسکا جواب قرآن شریف مین موجود ہے اور کسی حادثہ مین
سوال ہوتا تہا تو فتوی فرماتے تھے اور صحابہ عبادات و فتاوی کو یاد رکہتے تھے اور قرائن سے کسی چیز کو مباح
اور کسیکو مستحب اور کسیکو منسوخ کہتے تھے - پہر جب صحابہ بلاد و امصار کو گئے اور بسبب کثرت وقائع کے مستفتی پیش
ہوئے تو اپنے حفظ سے جواب دیتے تھے اور کوئی نئی بات ہوتی تہی تو اجتہاد سے حکم دیتے تھے کہ صحابہ اون
علتون کو اچہی طرح جانتے تھے کہ اونکی وجہ سے آپ نے کسی مقدمہ مین حکم دیتے تھے تو بسبب اسکے کہ اونکو علت
یاد تہی آپسمین اختلاف ہونے لگا کوئی کچہہ حکم دیتا تہا اور کوئی کچہہ اور روایت اس اختلاف کا اثر زمانہ تابعین اور
اونکے بعد پر بہت پڑا اسلیے کہ تابعین صحابہ کے شاگرد تھے انہون نے جو صحابہ سے سُنا اوسکو یاد کیا حدیث نبوی
ہو یا قول صحابہ ہو اور ایک کو دوسرے پر ترجیح کی ضرورت ہوئی اس وجہ سے علماء تابعین کے مختلف مذاہب ہوگئے
اور ہر شہر مین ایک ایک امام ہوگیا مثلاً مدینہ مین سعید بن المسیب اور سالم بن عبداللہ بن عمر اور انکے

یہہ چہہ کتابین ہین - مبسوط - زیادات - جامع صغیر - جامع کبیر - سیر کبیر - سیر صغیر - انکو اصول بہی کہتے ہین - انہین چہہ کتب کو
بعلامت واتفاق ائمہ ثلاثہ ہے انکی مقابلہ مین کسی اور پر عمل نہین ہوسکتا ہے - ۲ جنہین روایات ائمہ ثلاثہ کی نہین ہے مثلاً کیسانیات
جو امام محمد نے ابی عمر سلیمان بن سعید کیسانی کے لیے لکہے ہین - رقیات امام محمد جب رقہ مین قاضی تہے تو تصنیف کی تہی رقہ کنارہ
فرات پر شہر ہے - ہارونیات جو امام محمد نے ہارون نام ایک شخص کے لیے تصنیف فرمائی تہی - اور اونکی تصنیفات امالی اور
روایات ابن سماعہ اور نوادر بن سماعہ اور نوادر ہشام اور نوادر بن رستم - ۳ طبقہ فتاوی جو اصحاب محمد اور اصحاب اصحاب محمد سے
نقل ہین - اور اونکے بعد کے علماء سے نقل ہین مثلاً فتاوی ابی اللیث سمرقندی - اور واضح ہو کہ متون سب پر مقدم اور
اوسکے بعد شروح ہین اور اوسکے بعد فتاوی ہین - بیان ائمہ تبرکاً لکہا جاتا ہے - امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت ۸۰ھ یا ۶۱ھ مین پیدا ہوے
محدثین اسپر متفق ہین کہ انکے زمانہ مین چار صحابی تہے گو روایت کرنے مین اختلاف ہے - انس بن مالک بصرہ مین ۹۱ھ یا ۹۳ھ مین کہ اوس وقت
امام ۱۱ یا ۱۲ برس کے تہے ان سے امام نے روایت کی ہے - عبداللہ بن ابی اوفی بن علقمہ کوفہ مین - سہل بن سعد ساعدی ابو الطفیل عامر
بن واثلہ - امام نے شعبان ۱۵۰ھ یا ۱۵۳ھ مین انتقال کیا - امام مالک ۹۰ھ یا ۹۵ھ یا ۹۳ھ مین پیدا ہوے نافع و زہری یحیی بن سعید وغیرہ سے
علم حدیث لیا اور امام شافعی وغیرہ نے جو امام بخاری و مسلم و ابو داود و ترمذی اور احمد بن حنبل کے استاد ہین - امام مالک مدینہ مین ۱۷۹ھ
مین مرے ہین - محمد بن ادریس شافعی ۱۵۰ھ مین پیدا ہوے امام مالک کے شاگرد ہین اونکی موطا کو حفظ کیا پہر مدینہ مین گئے امام مالک کی
صحبت مین رہے اور ۲۰۴ھ مین مصر مین قضا کی - احمد بن محمد بن حنبل شیبانی ابو عبداللہ ۱۶۴ھ مین پیدا ہوے خلق قرآن کے مسئلہ مین
بحکم متوکل خلیفہ عباسی ۲۱۹ھ کو کوڑے کہای اور یہی کہا کہ قرآن شریف اللہ تعالی کا کلام ہے مخلوق نہین ہے متوکل نے کہا کہ اونکے
جنازہ کی نماز جس جگہہ ہوئی پیمائش کیجاے تو دو لاکہہ ۲۰ ہزار گز تہی اسقدر لوگ جمع ہوسکتے تہے - اور اونکے جنازہ پر ۲۰ ہزار
یہود و نصرانی مسلمان ہوے ۲۴۱ھ مین وفات ہوئی - ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم بن حبیب بن سعد بن خثیمہ انصاری - سعد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے اور مسلمان ہوے اور کم عمر تہے اس لیے جنگ احد مین شریک نہین کیے گئے - ۱۱۳ھ مین پیدا ہوے
اور ۱۸۲ھ مین انتقال ہوا - امام محمد بن حسن شیبانی شیبان دمشق کا گانو ہے ۱۸۹ھ مین انتقال ہوا ایک ہزار کتاب تصنیف ہوی کوئی
تمام اور کوئی ناتمام - عبداللہ بن مبارک مروزی ۱۱۸ھ مین پیدا ہوے انہون نے ۲۰ ہزار حدیث روایت کی مستجاب الدعوات تہے
کہتے ہین کہ مین ۳۰۰ دینار لیکر حج کو چلا کوفہ مین ایک کوچہ پر گذر ہوا وہان ایک جوان بیوی صاحب جمال اور بہت تنگ حال ایک کو نہایت پردہ مین
چہپاے ہوے مردار مرغی اوڑہیر رہی ہے آپکو بہت تعجب ہوا اور حال پوچہا تو کہا کہ ہم بنی فاطمہ ہین ہمارا خاوند مرگیا ہے چہوٹے بچے ہین اون کے
بہوکے ہین اسلیے یہہ مردار مرغی اونکے لیے لیجاتی ہون - انہون نے وہ دینار اونکو دیدیے وہ خوش ہوکر چلی گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب
مین انکو فرمایا کہ تمہارا حج ہم نے قبول فرمالیا - زفر و حسن بن زیاد وغیرہ امام کے اصحاب ہین - واللہ تعالی اعلم و علمہ اتم سبحانہ غفر اللہ لنا و لکم

تو کوئی امر ایسا نہ تھا کہ جسکی سند نہ ملی ہو اور قرآن و حدیث اور آثار صحابہ و تابعین اصل قرار دیے گئے اور فروع
اونکے فروع ٹھہرے - اس سبب سے یہہ بحث ثابت ہوئی کہ فقہ لغت سمجھنے کو اور جاننے کو کہتے ہیں اور اصطلاحاً احکام
شریعت اور اونکے دلیلون کے علم کو علم فقہ کہتے ہین - اور جس شخص پر احکام شریعت وارد ہوتے ہیں امر ہو
یا نہی ہو اوسکو مکلف کہتے ہین لام پر زبر اور تشدید ہے اور یہی علم فقہ کا موضوع ہے - یہہ احکام جسنے ہمپر
مقرر فرمائے وہ حضرت شارع خدا ئے تعالی اور اوسکے نائبین انبیا اور اونکے نائبین علما ہین یہ علت فاعلی ہین
جو احکام دلائل سے مرتب ہوکر شریعت قائم ہوئے وہ علت مادیہ ہین - جو خصوصیات اوسمین ثابت ہوتے ہین مثلاً
فرض - واجب - مستحب - مسنون - حرام - مکروہ - حلال ہے - یہ علت صوریہ ہے - سعادت دارین جو اس اتباع سے
حاصل ہو علت غائی ہے - اب جاننا چاہیے کہ فقہا کے سات طبقہ ہین - ۱ - وہ مجتہدین کہ اونکا اجتہاد مطلق تھا
جو فروع و اصول ہین کسیکے مقلد نہ تھے جیسے ائمہ اربعہ - ۲ - مشائخ متقدمین مثلاً ابو یوسف و محمد وغیرہ مجتہدین
فی المذہب جو احکام کو ادلہ اربعہ سے اون اصول پر استخراج کرتے تھے جنکو امام اعظم نے مقرر فرمایا تھا -
اگرچہ وہ بعض احکام فروع مین امام سے مخالفت کرتے ہین لیکن قواعد اصول مین امام کے مقلد ہین ۳ -
طبقہ اکابر متاخرین مثلاً ابو بکر احمد خصاف و ابو جعفر طحاوی و ابو الحسن کرخی و شمس الائمہ عبد العزیز حلوانی اور
شمس الائمہ محمد سرخسی و فخر الاسلام علی البزدوی اور فخر الدین حسن قاضی خان و برہان الدین صاحب ذخیرہ برہانیہ و محیط
برہانی و شیخ طاہر بن احمد صاحب انصاب و خلاصہ وغیرہ یہہ لوگ ایسے مسائل مین اجتہاد کرسکتے ہین جنمین صاحب
مذہب سے روایت نہین مگر یہہ لوگ صاحب مذہب کے اصول و فروع مین تابع ہین کہ اونہین کے اصول مستنبطہ پر
مسائل کا استنباط کرتے ہین - ۴ - اصحاب تخریج جیسے ابو بکر احمد بن علی رازی وغیرہ یہہ لوگ اجتہاد پر مطلقاً قادر
نہین ہین مگر اصول و ماخذ کو خوب ضبط کیے ہین انکو اسقدر ملکہ تھا کہ امام صاحب یا صاحبین کے کسی قول کی
تفصیل کرسکتے تھے اونکے اصول پر مسائل کا قیاس کرتے تھے - ۵ - اصحاب ترجیح مثلاً ابو الحسین احمد قدوری
و شیخ الاسلام برہان الدین مرغینانی صاحب ہدایہ بعض روایت کو بعض پر ترجیح دیتے تھے اور ہذا اولی
و ہذا اصح فرماتے تھے - ۶ - جو قوی و ضعیف اور ظاہر مذہب اور ظاہر روایات اور روایات نادرہ کی تمیز کرتے تھے
جیسے شمس الائمہ محمد کردری و حافظ نجم الدین نسفی صاحب کنز و صاحب شرح وقایہ جو روایت ضعیفہ کو نقل نہ کرسکتے
تھے - ۷ - طبقہ مقلدین جو امور مذکورہ بالا کے قدرت نہین رکھتے ہین بلکہ وہ صرف ناقل اور راوی ہین اسی لیے
یہہ جو کتابیں تصنیف کرتے ہین ہر مسئلہ پر حوالہ لکھتے ہین - مسائل کے تین طبقہ ہین - ۱ - مسائل ظاہر الروایۃ

حدود علوم شمار ز دو اصول و فروع

جنمین سات فن ہین بطرز سابق مرتب کرون کہ گویا یہہ کتاب ان ضوابط کے لیے نوع ثانی ہو جائیگی اور فن اول مین
اُن قواعد کی معرفت کا ذکر ہے کہ اون ضوابط پر دار و مدار ہوتے ہین اور اونسے احکام نکلتے ہین اور یہہ سب حقیقت مین
اصول فقہ مین کہ بذریعہ اونکے فقیہہ درجہ اجتہاد پر پہونچتا ہے گو فتوی مذکور فی الکتب ہووے مثلاً نصیر الدین یحیی اور
فقیہہ ابی اللیث (سمرقندی) اور محمد بن الفضل وغیرہ اور اکثر فروع (مسائل) غیر مشہور کتابون مین ہین بے خیال
و بے گمان لکھے ہین پر مین نے بحول اللہ و قوتہ وہی مسئلہ لکھا ہے جو صحیح ہے اور اوسپر اعتماد کیا گیا ہے گو بروایت
ضعیف اوسکی نقل ہوئی ہو اور اوسپر اکثرون نے اطلاع بھی دیدی ہے۔ اور حکایت ہے کہ امام ابو طاہر دباس
(جو شہد بیچتے تھے) نے سترہ قاعدہ جمع کیے تھے اور ابو سعید ہروی شافعی نے جو یہہ سُنا تو وہان آئے اور ابو طاہر نابینا تھے
جب مسجد سے نماز عشا پڑھکر سب لوگ چلے جاتے تھے تو یہہ دروازہ بند کرکے اپنے قواعد پڑھا کرتے تھے اور ایک بار
ابو سعید بوریہ مین لپٹ گئے اور اونہون نے پڑھنا شروع کیا سات قاعدہ پڑھے تھے کہ انکو کھانسی اٹھی تب ابو طاہر نے
انکو ادراک کرکے نکالدیا اور جب سے اون قواعد کا پڑھنا موقوف کردیا سو ہروی نے وہ سات قاعدہ اپنے شاگردون کو سکھلا
اور لکھوا دیے۔ اور فن ثانی ضوابط مین اور وہ مسائل ہین کہ اونمین شامل ہین یا اون سے خارج ہین کہ یہہ
مدرس اور مفتی اور قاضی کو بہت مفید ہین کہ بعضے مصنفین ضابطہ لکھکر پھر استثنا کرتے ہین اور مین نے کوئی کوئی مسئلہ زائد کیے ہین
یا خارج کیے ہین اور جو اون مسائل زائدہ پر مطلع نہین ہوا وہ یہہ گمان کرتا ہے کہ یہہ پہلے سے داخل ہین لیکن
اہل انصاف اوسکو خوب پسند کرتے ہین اور بہت خوش ہوتے ہین۔ اور فن ثالث مین جمع اور فرق کا بیان
ہے اور فن رابع ہے الغاز (چیستان) مین اور فن خامس مین حیلہ ہین اور فن سادس مین اشباہ و نظائر
ہین کہ مسائل یہین مشتبہ اور ایک دوسرے کے مانند ہین۔ اور فن سابع مین امام صاحب اور دونون اونکے شاگرد
اور علماء متقدمین اور متاخرین کی حکایتین ہین جنمین مطارحات ہین (مباحثہ) اور مکاتبات اور مراسلات اور
غریب و عجیب ذکر ہین مجھے اللہ کے کرم سے یہہ امید ہے کہ یہہ کتاب ناظرین کے لیے نزہت کا سامان ہو اور معین
مدرسین کے لیے مرجع ہو اور قاضی اور مفتیون کا اوسپر اعتماد ہو اور طالب علمون کے لیے غنیمت ہو اور منصفین کی تکلیف
دفع ہو کیونکہ علم فقہ سب علوم سے پہلے مین نے حاصل کیا اور اوسکے حاصل کرنے مین میری آنکھین بیدار رہین اور
مین نے اپنے کو بہت محنت مین ڈالا اپنی ننگ کو اور ہاتھ کو اور اپنے خیالات کو اور شروع زمانہ طالب علمی سے برابر فروعی کتابین پڑھتا تھا اور پڑھاتا رہا
کہ ترکہ ہو گئی ہر اونکے تحریر مین جمع سعی کی ہے اور بلاد قاہرہ (مصر) مین مین نے بہت مسائل و احکام پیدا کیے اونکی مطالعہ و تامل سے کوئی امر اگر [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالی ہی کے لیے حمد ہے کہ اوسنے ہم پر انعام کیا اور اللہ تعالی نے ہمارے سید پر جو حضرت محمد ہین درود اور سلام بہیجا
(سید کی اصل سیود ہے یعنے سردار کے سوا اللہ تعالی کے اور پر بہی بولتے ہین جیسا اللہ کے اور صفات بہی بولے جاتے
ہین اللہ تعالی نے حضرت یحیی علیہ السلام کے لیے فرمایا ہے (سیدا وحصورا) اب واضح ہو کہ علم فقہ کی قدر سب علوم
مین اشرف ہے اور اوسکا اجر سب سے بڑا ہے اور اوسکا نتیجہ پورا ہے اور اوسکا فائدہ بہت ہے اور اوسکا رتبہ بلند ہے اور
اوسکا رستہ ظاہر ہے آنکھون مین نور بہرتا ہے اور دل مین سرور اور سینہ مین کشادگی اور ہر امر مین فراغت اور
وسعت ہے اس لیے کہ ہر خاص و عام جو ایک طریقہ انتظام پر قرار پذیر ہین اور اتحاد اور میل جول اور تنگی دفع کی گئی ہے تو حلال
اور حرام کی شناخت پر اور حکم جائز اور فاسد کی وجہ مین تمیز پر موقوف ہے اسکے دریا ذخار ہین اور اوسکے باغیچہ گلزار
ہین اور اوسکے ستارہ روشن ہین اور اوسکے اصول ثابت ہین اور اوسکے فروع اوگتے جاتے ہین جسقدر اوسکو خرچ
کرین تو اوسکا خزانہ کم نہین ہوتا ہے اور اوسپر جتنا زمانہ گذرے اوسکی عزت کم نہین ہوتی ہے اور اوسکے اہل (علماء)
دین کے ستون ہین اور نگہبان ہین اور اونہی سے ہے اوسکی درستی اور ترتیب ہے اور دنیا اور آخرت مین اونکے
ساتھ التجا ہے اور پڑہانے مین اور فتوی دینے مین وہی ٹہکانا ہین۔ خصوصا ہمارے علماء (حنفیہ) کو اس کام مین
سب پر سبقت ہے اور سب اونکے تابع ہین اور سب لوگ امام ابو حنیفہ کی فقہ مین عیال (محتاج) ہین اور امام شافعی
رحمہ اللہ نے انصاف کیا ہے کہ یہہ فرمایا ہے کہ جو شخص یہہ چاہے کہ فقہ مین اوسکو تبحر حاصل ہووے تو چاہیے کہ امام
ابو حنیفہ کی کتابون کو دیکہتا رہے۔ امام شافعی کے شاگرد ربیع بن عبد اللہ بن حرملہ نے یہہ قول اونکا نقل کیا ہے۔
اور ابو حنیفہ حضرت صدیق اکبر سے مشابہ ہین کہ یہہ سب سے پہلے ایمان لائے اور قرآن مرتب کیا اور اونہون نے سب سے
پہلے فقہ کو وسعت اور آراستہ کیا اور قیامت تک انکو اپنے کام کا اور اون لوگون کے کام کا ثواب ملتا رہیگا جنہون نے
انکے اصول پر علم فقہ کو مدون کیا ہے (اور کرتے رہین گے) اور احکام نکالے ہین (اور نکالتے رہین گے) اور علماء
رام نے کتابین تصنیف کی ہین کسی نے مختصر اور کسی نے مطول۔ اور کسی نے متن اور کسی نے شرح اور کسی نے
فتاوی۔ اور کسی نے مذہب اور فتوی کی تنقیح اور تصحیح مین سعی کی ہے اللہ تعالی اونکی سعی کا شکر فرمائیگا اور
جیسے امام تاج الدین سبکی شافعی کی فنون فقہ مین کتاب ہے ایسی کوئی کتاب ان علماء حنفیہ کی مرتب نہین ہوا ہے
در رجب مین کنز کی شرح بیع فاسد تک لکہہ چکا تہا تو مین نے ایک کتاب مختصر ضوابط اور استثناءات مین لکہی ہے
در فوائد زینیہ فی الفقہ الحنفیہ اوسکا نام رکہا ہے اور پانچ سو ضابطہ مجکو ملے ہین اور مجکو یہہ الہام ہوا کہ ایک کتاب

شامل ہو اگرچہ کوئی حکم اوس قاعدہ سے خارج بھی ہو اور قاعدہ کی جمع قواعد ہے بنیاد کو کہتے ہین اور اصطلاح مین وہ حکم کلی ہے کہ جملہ جزئیات احکام اوسمین داخل ہوتے ہین یہہ شرح توضیح تلویح اور شرح تنقیح اصول مین مذکور ہے اور مصنف کو لازم تہا کہ اول قاعدہ کا بیان کرتے پہر بحث شروع کرتے کیونکہ ایک شے کا پہلے تصور ہو لے تو پہر اوسکا علم ہوتا ہے - **القاعدة الاولی** بدون نیت کے ثواب نہین ہو سکتا ہے علما نے فقہ مین کئی جگہہ اسکا بیان کیا ہے اول وضو مین یعنے نبیذ تمر سے اور گدہے کے جہوٹے پانی سے وضو مین نیت ضرور ہے اور اور پانی کے اقسام سے وضو کرنے مین نیت ضرور نہین ہے (دل کا کسی امر پر متوجہ ہونا نیت ہے) نماز اور زکوۃ اور روزہ اور حج مین نیت شرط ہے کہ بدون اوسکے صحت نہوگی اور وضو اور غسل مین نیت شرط نہین ہے کہ بدون اسکی صحیح ہو سکتا ہے اور اسی لیے حدیث انما الاعمال بالنیات وجوب سنت کے لیے اقتضاء النص ہے نہ عبارۃ النص کیونکہ بدون اسکے کہ ایک امر مقدر کرین معنے صحیح نہین ہوتے ہین اسلیے کہ اعمال تو بہت مین بے نیت درست نہین ہو سکتے ہین یعنے اعمال کا حکم نیت پر ہے اور یہ حکم دو قسم ہے ایک آخرۃ مین ثواب ملنا اور عذاب ہونا اور دوسرا دنیا مین یہہ حکم کرنا کہ وہ عمل (مثلاً نماز) صحیح ہے اور یہہ عمل فاسد ہے اور حکم اخروی صاحب کے نزدیک مراد ہے کہ سب کا اسپر اجماع ہے کہ ثواب اور عذاب بے نیت نہین ہو سکتا ہے تو حکم دنیوی اس حدیث سے مقصود نہین ہو سکتا ہے متقدمین کہتے ہین کہ وضو بے نیت پر ثواب ملتا ہے اور متاخرین کہتے ہین کہ نہین ملسکتا ہے کیونکہ یا تو حکم جو حدیث مین مقدر کیا گیا ہے مشترک ہے جو عام نہین ہے یعنے صرف ثواب و عذاب ہی مراد ہے جو آخرۃ مین ہوگا - اور کلام (یعنے حدیث) کے صحیح کرنے کی ضرورت ہے اس لیے مشترک لفظی یعنے حکم مقدر کیا گیا جو عام نہین ہے اور مشترک معنوی ہے جو اوسکو عموم ہے تو حکم دنیوی کی کیا ضرورت رہی - اور یہہ امر بہتر ہے کہ ہمارا مخالف مشترک کے عموم کا قائل ہے - اسی لیے اون احکام مین جو اصل عبادات کے لیے وسیلہ اور سبب ہین نیت شرط نہین ہے اور اصل عبادات کے صحیح ہونے کے لیے نیت شرط ہے اور جو وضو بے نیت ہو وہ نماز کے لیے کنجی ہے اوسکے کرنے کا ہمکو ایسا حکم نہین ہے کہ جیسا اصل عبادات بجالانے کا حکم ہے - اور عبادات مین نیت کا حکم باجماع علما ثابت ہے یا بحکم وما امروا الا لیعبدوا اللہ مخلصین لہ الدین اور اول بہتر ہے کہ آیت مین عبادت توحید ہے کیونکہ صلوۃ اور زکوۃ اکثر جگہہ معطوف و معطوف علیہ ہے پس وضو مین یا غسل مین اور سر کے مسح مین اور کپڑہ بدن اور مکان وبرتن کے یعنے نجاست دور رکہنے مین نیت شرط نہین ہے اور تیمم مین اسلیے نیت شرط ہے کہ آیت مین تیمم کا لفظ یعنے قصد اور ارادہ قلبی ہے اور میت کے غسل کے لیے اس لیے شرط نہین ہے

اور ان کتب اصول کا مطالعہ رہا امام سرخسی کی کتاب بزدوی اور ابو زید دبوسی کی تقویم اور تنقیح اور اوسکی شرح اور
شرح کے ترجمے اور اوسکے حواشی اور بزدوی کی شرح کشف کبیر اور تقریر اور محقق ابن ہمام کی تحریر کا میں نے اختصار
کیا اور لب الاصول نام رکھا اور پھر منار کی ایسی شرح کی کہ بحول اللہ وقوتہ سب پر فائق ہے اب انشاء اللہ تعالی
بحولہ وقوتہ یہہ تالیف ہم شروع کرتے ہیں اور ایک فن کے نام پر تمام کتاب کا نام اشباہ و نظائر رکھا ہے اللہ تعالی
سے یہہ درخواست ہے کہ اسکو قبول فرمائے اور مؤلف کو (بخشے) اور جو اسمین نظر کرے نفع بخشے کہ اللہ تعالی بہت امیدگاہ
ہے اور حاسدین کا مکر اور متعصبین کا جھوٹ دفع کرے اور مجکو قسم ہے کہ یہہ فن آرزومندی سے اور سوف اور لعل
اور زوال سے حاصل نہیں ہوتا ہے۔ اور وہی اسکو حاصل کرتا ہے جس نے اپنی آستین چڑھائی اور دامن اٹھا لیا
اور اپنے گھر سے جدا ہوا اور ازار بند خوب کس لیا اور دریا میں گھس گیا اور منزلوں کا غبار لیا (سفر بہت کیا)
اور بحث اور مطالعہ صبح اور شام کرتا رہا اور تالیف اور تحریر پر رات اور دن آمادہ رہا اور اوسکے ہمت امر مشکل
اور مسئلہ سخت کے حل پر متوجہ ہوا جو کم محنت اور کم ہمت والوں پر بھاری ہے۔ یہہ صرف کوشش انسانی سے نہیں ہے
کہ وہ اللہ تعالی کا فضل ہے جسکو چاہے دیوے اور جن کتابوں سے میں نے سنہ نو سو اوسٹھ کے آخر تک یہہ کتاب
تالیف کی ہے وہ ہدایہ کی شرح میں نہایہ غایۃ البیان عنایہ معراج الدرایہ بنایہ فتح القدیر اور کنز کی شرح زیلعی عینی
مسکین اور قدوری کی شرح سراج وہاج اور جوہرہ اور مجتبی اور اقطع اور مجمع کی شرح مصنف کی اور ابن الملک کی اور
عینی کی شرح جو وقف ہے اور ابن امیر حاج کی منیۃ المصلی کی شرح اور وانی کافی کی شرح اور وقایہ کی شرح اور
نقایہ اور ایضاح الاصلاح اور تلخیص جامع کبیر کی علامہ فارسی کی شرح اور صدر شہید کی تلخیص جامع اور کاشانی کی
بدائع اور تحفہ کی شرح اور کافی کی مبسوط کی شرح اور کافی حاکم شہید کی اور درر و غرر کی شرح ملا خسرو کی اور ہدایہ
اور قاضی خان کی شرح جامع صغیر پر اور مختصر طحاوی کی شرح اور اختیار اور فتاوی خانیہ اور خلاصہ اور بزازیہ اور
ظہیریہ اور ولوالجیہ اور عمدہ اور صغری اور حسام شہید کی واقعات اور قنیہ اور منیہ اور غنیہ اور کمال الفتاوی اور
تنقیح محبوبی اور تہذیب قلانسی اور فتاوی قاری الہدایہ اور قاسمیہ اور عمادیہ اور جامع الفصولین اور امام ابو یوسف کا
خراج اور امام خصاف کے اوقاف اور ہلال اور تتمہ اور محیط رضوی اور ذخیرہ اور مصفی کی شرح منظوم نسفی کی اور
ابن وہبان اور ابن شحنہ کے منظومہ ابن وہبان کی دو شرح اور صیرفیہ اور خزانۃ الفتاوی اور کچھ خزانۃ اکمل اور
کچھ سراجیہ اور تتارخانیہ اور تجنیس اور خزانۃ الفقہ اور یتیمۃ الفقہ اور مناقب کردری اور عبدالقادر کے طبقات۔
الفن الاول فی القواعد الکلیہ قواعد کلیہ سے وہ قاعدے مراد ہیں کہ ایک قاعدہ میں دوسرا قاعدہ

مقدم ہے اور وہ موخر - اور اذان کی نیت شرط نہین ہے کیونکہ اذان پر ثواب حاصل کرنے کے لیے نیت شرط ہے - اور
استقبال قبلہ کے لیے امام جرجانی شرط کہتے ہین پر فتوی یہ ہے کہ شرط نہین ہے اور کوئی یہہ کہتے ہین کہ جنگل مین نیت شرط
نہے (کہ وہ میدان ہر طرف کشادہ ہے) اور محراب ہو تو کچہہ ضرور نہین (کہ وہان جانب قبلہ متعین ہے) اور ستر عورت کے لیے
نیت شرط نہین ہے - اور صحت عبادت ثواب کے لیے شرط نہین ہے بلکہ ثواب نیت پر ہے چنانچہ نماز جو بگمان وضو بے وضو
پڑہی تو بہی ثواب ملیگا - اور زکوۃ بے نیت ادا نہین ہوتی ہے اور قاضی اسبیجابی نے فرمایا ہے کہ جو شخص ادا
زکوۃ نکرے حاکم زبردستی لیوے اور اوسکو سزا دیوے اور زکوۃ بجاے موافق خرچ مین لاوے کیونکہ امام کو اختیار ہے
کہ زبردستی زکوۃ لیوے تو گویا امام کا زکوۃ لینا ایسا ہے کہ مالک نے اپنی خوشی سے زکوۃ ادا کی ہے پر یہہ قول ضعیف
ہے اور اعتماد اسپر ہے کہ زبردستی زکوۃ نلیجاے اور زبردستی لیجائیگی تو زکوۃ متصور نہوگی خوشی سے ادا نہین
ہوئی ہوگی اسلیے قید کرین کہ خود ادا کرے اور نیت جو شرط ہوئی ہے تو اگر کل مال صدقہ دیدیا اور نیت زکوۃ فرض
اسکے سر سے اوتر گیا اور کو نصاب مین سے کچہہ صدقہ دیدیا تو باقی کی زکوۃ دیگا - اور زکوۃ کے لیے اسباب ہرمال
تجارت کی نیت شرط ہے کہ تجارت کے لیے یہہ نیت متصل ہونا چاہیے خریدتے وقت یہہ نیت کی کہ اگر فائدہ دیگا
تو بیچون ورنہ یہہ شے میرے کام آئیگی تو زکوۃ واجب نہوگی اور زمین عشری اور خراجی کی پیداوار یا زمین کرایہ کی
یا عاریت کی آمدنی پر نیت تجارت کی کی تو بہی زکوۃ واجب نہوگی اور جو معاملہ ایسے ہین کہ بمعاوضہ مال یا مال
نہین ہین - مثلاً ہبہ اور صدقہ اور خلع اور مہر اور وصیت انہین اگر نیت تجارت کی تو یہہ نیت صحیح نہین ہے اور سائمہ
مین ضرور ہے کہ سال مین اکثر مہینہ چرائی پر رہین تا نسل بڑہنے کی صورت ہو رہے اور اگر وقت خریداری کے تجارت
کی نیت کی تو زکوۃ تجارت واجب ہوگی اور اگر بار برداری یا سواری یا کہلانے کی نیت کی تو ہرگز زکوۃ نہین ہے
اور ہر روز کے روزہ کے شرط ہے اور اگر نیت روزہ کو انشاء اللہ تعالی کے ساتھہ معلق کیا تو بہی نیت صحیح ہی کہ وہ
انشاء اللہ تعالی سے قول باطل ہوتے ہین اور نیت قول نہین ہے - نیت روزہ فرض اور سنت اور نفل مین
برابر ہے - اور حج فرض ہو یا نفل ہو اوسکے لیے بہی نیت شرط ہے اور عمرہ کے لیے بہی نیت شرط ہے اور عمرہ
تو سنت ہے ہی اور عمرہ جو نذر مانا ہو وہ مثل فرض ہے - اور حجۃ الاسلام کے لیے اگر نذر بہی مانے تو بہی حجۃ الاسلام
ہی واجب ہوگا - مثلاً قربانی کی نیت کی تو قربانی ہی لازم ہوگی اور ان سب مین باعتبار اصل نیت کے قضا
مثل ادا ہے - اور اعتکاف کے لیے نیت شرط ہے واجب ہو یا سنت ہو یا نفل ہو اور کفارہ کے لیے بہی نیت
شرط ہے غلام آزاد کرے یا روزہ رکہے یا مساکین کو کہلاوے - اور قربانی مین بہی نیت وقت خریداری شرط ہے

کہ اوسپر نماز صحیح ہوگی اور اوسکو طہارت حاصل ہوگی بلکہ اس لیے شرط ہے کہ مسلمانون کے ذمہ سے فرض رفع ہوجاے بیچ تین صد
قبول مین نیت ضرور ہے ایک تقرب الی اللہ کی ہے تاریا لازم نہ آسکے اور دویم وہ لفظ کہ معنی غیر مقصود کا بھی احتمال ہو۔
(مثلاً طلاق بالکنایہ) اور سویم انشاء یعنے عقد پیدا کرنے کے لئے سوا یمین (قسم) اور طلاق کے۔ اور جو ڈوب کر مرگیا ہو
اوسکو تین غسل دیے جائین (استنجا وغیرہ وضو غسل) یہہ امام ابو یوسف کی روایت ہے اور امام محمد فرماتے ہین کہ
دو غسل دیے جائین (استنجا وغیرہ اور وضو) جبکہ پانی سے نکالتے ہوئے غسل کی نیت کرلی ہے اور نہین نیت کی تو تین
غسل دیے جائین اور اونکی ایک روایت ہے کہ ایک ہی غسل دیا جاے (صرف استنجا وغیرہ) اور جملہ عبادات کے صحیح ہونے کے
لیے نیت شرط ہے پس اسلام بے نیت صحیح ہے کہ زبردستی اگر کوئی اسلام لایا (اکراہاً جبراً قہراً) تو صحیح ہے اور صرف مسلمان
ہونے کی نیت سے مسلمان نہین ہوتا ہے بخلاف کفر۔ شرک کی بحث مین انکا ذکر آئیگا۔ اور کفر کے لیے نیت شرط ہے
کیونکہ کفر باکراہ صحیح نہین ہے اور کلمہ کفر ہنسی سے کہا تو کافر ہوگا کہ وہ اصل کلمہ ہی کفر ہے کہ اصول مین ہزل کی بحث مین اسکا
ذکر ہے۔ نماز مطلق اور نماز جنازہ بے نیت صحیح نہین ہے۔ فرض ہو یا واجب ہو یا سنت ہو یا نفل ہو اور جب چاہے کہ نماز
توڑدے تو بے اسکے کہ ایسا کام کرے جو نماز کے خلاف ہو نماز نہ ٹوٹیگی۔ اور اگر ایک نماز کی نیت باندہی اب چاہتا ہے
کہ دوسری نماز پڑھے اور وہ نماز اور ہے اور یہہ نماز اور ہے تو دوسری نماز کے لیے تکبیر کی تو دوسری نماز ہوسکیگی
ورنہ نہین۔ اور بے نیت امام کے ساتھ اقتدا نہین ہوسکتی ہے۔ اور بخلاف امام کرخی اور ابی حفص کبیر کے امامت بے نیت
صحیح ہے۔ پر جب عورتین مقتدی ہون تو نیت اونکی بے امامت کے ضرور ہے اور جمعہ اور عیدین مین عورت کے مقتدی
ہونے کے لیے امامت کی نیت ضرور نہین ہے۔ قسم کہا کہ مین امامت نکرونگا اور یہہ نماز پڑھ رہا تہا کہ کسی نے اقتدا
کی تو صحیح ہو پہر حانث ہے کہ قاضی کی عدالت مین حانث (قسم ٹوٹ گیا) کفارہ دیگا نہ عند اللہ اور جب یہہ گواہ کرلے کہ
مین اپنی نماز اکیلا پڑہتا ہون اور پہر نماز شروع کی اب کوئی اسکا مقتدی ہوگیا تو قاضی کے یہان بہی حانث نہوگا
اور یہی قسم والا جمعہ کا امام ہوا تو نماز صحیح پر کفارہ دیگا اور نماز جنازہ و سجدۂ تلاوت مین حانث نہوگا اور قسم کہا کہ فلان
کے لیے امام نہ ہونگا اب کئی آدمیون نے اقتدا کی اور بے خبر فلان نے بہی اقتدا کی حانث ہوگا اور فلان کی امامت
کا ثواب نہ ملیگا اور مثل نماز سجدہ تلاوت مین نیت شرط ہے۔ اور جس کے نزدیک سجدہ شکر مشروع نہین ہے اوسمین نیت
ضرور ہے اور صحیح یہہ ہے کہ مسنون ہے جائز ہے ایک طرف اور سلام پہیر کے سجدہ سہو کرتے ہین تو اوس سلام پر اگر نیت
سجدہ کی نہین کی ہے تو کچھ مضائقہ نہین ہے۔ اور خطبہ جمعہ کے لیے نیت شرط ہے اور ممبر پر خود چھینکا اور الحمد للہ اسکے
لیے کہا نہ خطبہ کے لیے تو خطبہ ادا نہوگا اور عیدین کے خطبہ کے لیے بہی نیت شرط ہی کہ دونو خطبہ یکسان ہین پر جمعہ کا خطبہ

اوسکا ادا کرنا ان سب مین ثواب کے لیے نیت شرط ہے - اور جتنے امور کہ مباح ہین وہ باعتبار نیت ہین نیت ثواب کی ہے ثواب ہی ورنہ نہین اگر یہہ نیت ہی کہ عبادات پر تقویت ہوگی تو عبادت مین داخل ہے - مثلاً کہانا سونا مال حاصل کرنا وطی کرنا - اور معاملات - بیع نیت پر موقوف نہین - اقالہ و اجارہ بہی موقوف وقت پر نہین ہے اور اون مضارع سے ایجاب و قبول کیا کہ اوسپر سونا اور سین نہو تو نیت ضرور ہے اگر ایجاب فی الحال ہے تو بیع ہی ورنہ نہین اور ماضی سے ایجاب و قبول کرنے مین نیت پر موقوف نہین ہے اور مضارع جو استقبال کے لیے ہی مثلاً (سین اور سوف والا) صیغہ امر تو بیع پہ نیت صحیح نہین ہے - پر ہزل سے بیع نہین ہوتی ہے کہ اوسمین رضامندی نہین ہوتی ہے کہ بیع بالرضا کا حکم ہے - ہبہ نیت پر موقوف نہین ہے - ہنسی مین یہہ کیا تو بہی صحیح نہوگا کسیکو لفظ ہبہ سکہلایا کہ اسطرح بولنا پر وہ معنے نہین جانتا ہی تو ہبہ نہوگا کہ اوسمین رضامندی نہین ہے جو اوس کے لیے شرط ہے نہ اس لیے کہ اوسمین نیت شرط ہے اور اکراہ زبردستی سے بہی ہبہ نہین ہو سکتا ہی - اور طلاق اور عتاق سکہانے سے ہو جاتے ہین کہ اونمین رضامندی شرط نہین ہے گو وہ معنی نہین جانتا ہے اور اگر طلاق اور عتاق پر اکراہ ہو تو بہی واقع ہو جاینگے - ح ۲۰ عقد مع الاکراہ صحیح ہین طلاق - ایلا - ظہار - رجعت - نکاح - رضاع - ایمان - فی - نذر - قبول و دیعت - صلح عن قتل عمد - خلع - عتق - اسلام - تدبیر - عفو قتل - طلاق صریح کے لیے نیت ضرور نہین ہے غفلت سے یا سہو سے یا خطا سے طلاق دے تو ہو جاے گی - ح غفلت حفظ و یادگاری مین کمی ہو جانا تو غفلت ہی اور سہو ایکسی شی ہی - اور جسپر کہ محافظت ضروری ہی یا بسبب ضعف قلب کہ دل سے اوسکی یاد جاتی رہتی ہی نسیان ہی (اور خطا یعنے قصد مین غلطی ہوئی طلاق دیتا تہا ہندہ کو اور نام لیلیا سلمی کا تو سلمی پر طلاق پڑ جائیگی) اور ان الفاظ سے کہ تصحیف ہو (بجاے طالق یا تجاق یا تلاق کہے) طلاق پڑتی ہی - اپنی جورو کے سامنے طلاق کا مسئلہ کہتا تہا اور ہر بار انت طالق کہتا تہا طلاق نہوگی کہ اسمین قصد طلاق نہین ہے -

اور ایک کاغذ پر عورت نے لکہا میری جورو پر طلاق ہے یا تجکو طلاق ہے اور مرد سے کہا کہ یہہ پڑہو اوس نے پڑہ دیا طلاق نہوگی کہ قصد طلاق نہین ہے اور انت طالق کہکر نیت قید سے رہائی کی کی تو عند اللہ طلاق نہوگی اور قاضی طلاق کا حکم دیدیگا اور کسی کتاب مین ہے کہ مخطی کی طلاق قضاءً واقع ہی نہ دیانۃً تو معلوم ہوا کہ طلاق صریح قضاءً نیت کی محتاج نہین ہے اور دیانۃً محتاج نیت ہے اور ہازل کے طلاق جو قضاءً اور دیانۃً واقع ہوتی ہے وہ اس لیے کہ حضرت شارع نے ہزل کو بہی جد مقرر کیا ہے - اور انت طالق نہ نیت ثلاث کے اور نہ نیت بائن کے ہو سکتی ہے اور مصدر مین نیت دو کی نہین ہو سکتی ہے مثلاً انت الطلاق پر باندی کے لیے مصدر مین دو کی نیت ہو سکتی ہے اور انت الطلاق مین حرہ کے لیے نیت ثلاث کی صحیح ہے اور طلاق کنایہ مین مذاکرہ طلاق ...

پانچویں بے نیت طلاق دیانۃً نہوگی اور مذاکرہ سوا لفظ حرام کے بجائے نیت کے ہے- اور فروج اگر ایسا شخص کہ حرام کو طلاق کے
معنے میں جانتا ہو تو بھی بے نیت طلاق ہو جاویگی ورنہ حرام ہو گنا ہے حاجت نیت نہیں ہے- تفویض طلاق اور خلع اور ایلا اور
ظہار جو صریح ہوں تو نیت شرط نہیں ہے اور کنایہ ہوں تو نیت شرط ہے اور رجعت مثل نکاح ہے کہ نکاح اوس سے دائم
وقائم رہتا ہے- صریح میں نیت نہیں ہے کنایہ میں ہے اور یمین بالعد نیت پر موقوف نہیں ہے کہ عمداً اور سہواً اور خطاءً اور
اکراہاً یمین واقع ہو جاتی ہے اور جس کام پر قسم کھائی تھی وہ بھی اسی قیاس پر ہے اور یمین میں عام کو خاص کرنا دیانۃً
باتفاق مقبول ہے اور قضاءً حنفان کے نزدیک- اگر حالف مظلوم ہے تو ان کے ہی قول پر فتوی ہے اب اختلاف یہہ ہے
کہ حالف کی نیت کا اعتبار ہے یا مستحلف کے- اور فتوی اسپر ہے کہ مظلوم حالف کی نیت کا اعتبار ہے اور اقرار اور وکالت
اور ایداع اور اعارہ اور قذف اور سرقہ بے نیت صحیح ہیں- اور قاتل کے قصد قتل پر قصاص موقوف ہے اور چونکہ قصد
ایک امر باطن ہے تو آلہ قتل اوسکے قائم مقام ہو اگر ایسے آلہ سے قتل کیا کہ عادۃً اعضا کو جدا کر دیتا ہو تو عمد ہے اور قصاص واجب
ہو اور اگر ایسے آلہ سے قتل کیا کہ عادۃً اعضا میں تفریق نہیں ہوتی ہے مگر غالباً مر جاتا ہے تو یہہ شبہ عمد ہے اسمیں
قصاص نہیں ہے یہہ قول امام اعظم کا ہے- اور خطا میں کہ امر مباح کا قصد کیا اور آدمی کو تیر جا لگا- اور اگر قرآن شریف کے
پڑھنے میں بقصد قرآن شریف کے پڑھنے کا نہ کرے تو اوسکے لیے وہ بحکم قرآن نہیں ہے اسی لیے جنبی- اور حائض بارادہ ذکر
و دعا کوئی آیت پڑھیں تو جائز ہے کہ یہہ بنیت قرآن شریف نہیں پڑھا ہے اور نماز فاسد نہیں ہے نماز میں بارادہ ذکر
پڑھیگا تو اسکے ارادہ سے کل نہیں بدلتا ہے نماز میں قرآن قرآن ہی رہتا ہے اور مقتدی نے نماز جنازہ میں سورہ
فاتحہ پڑھی ہے تو حرام نہیں ہے حالانکہ امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنا جائز نہیں ہے- اور ضمان (تاوان دینا) صرف نیت سے واجب
ہوتا ہے کچھ کام کی حاجت نہیں ہے- احرام والے نے کپڑا پہنا اور پھر نکال ڈالا اور پھر ارادہ ہے کہ پھر بھی پہنیگا تو ایک بار
ہی سزا ہے اور پھر ارادہ ہے کہ پھر نہ پہنیگا تو جب پہنیگا سزا ہوگی- اور ودیعت رکھنے والے نے لباس ودیعت پہن لیا
اور پھر نکال ڈالا اور پھر بھی پہننے کی نیت ہے تو ضمان سے بری نہوگا اور ترک منہی عنہ جس کام سے منع کیا گیا ہے اوسکا
ترک کرنا- اسکی بحث اصول میں ہے کہ حدیث انما الاعمال بالنیات میں ترک حقیقت عند الکلام کے بحث کی گئی ہے
یہہ نیت کرنا کہ ہم نہی کی ذمہ داری سے خارج اور بری ہو گئے ترک منہی عنہ کے لیے ضرور نہیں ہے اور ثواب کا حاصل ہونا
اگر اپنے نفس کو باوجود قدرت خدا سے فعال سے دور کر دے تو ثواب ہوگا ورنہ نہیں مثلاً حالت نماز میں زنا کے ترک کا
ثواب نہیں ہے اور عنین کو بھی ترک زنا کا ثواب نہیں ہے اور یاد رہے کہ حرام نہ دیکھنے کا ثواب نہیں ہے- اور اسی بنا
پر [illegible] اگر ایسا ہی تبادلہ میں نیت اپنی خدمت اور اپنے ذاتی کام کی کر لی تو خدمت کے لیے ہوا گو کار خدمت نہ ہووے

بمذہب مختار تعین کی نیت کرے یا نکرے صرف قضا جائز ہی مگر صرف قضا ہی ہو اور کچھ نہو - اور روزہ توڑنے کا کفارہ
اگر کئی روزے توڑے اور قضا متعین نہ کیا تو بھی جائز ہے - اسکے پاس مختلف دو مال ہین ایک مال کی زکوٰۃ پیشگی دیدیا
اور پہر مال کسی اور نے تالش کر کے لیلیا تو زکوٰۃ پیشگی دوسرے مال کے لیے نہوگی اور اوس مال کی بھی نہوگی جو سال کے
بعد اسکے ہاتھ لگا کیونکہ جو مال کہ سال کے اندر اسکی ملک ہی نہ تھا اوسکی زکوٰۃ پیشگی کیونکر ہو سکتی ہے - پانچ اونٹنی
حمل والی کی زکوٰۃ دو بکرے پیشگی دیئے ایک اونکے لیے اور ایک اونکے حمل کے لیے اور قبل سال وہ سب بچے جنے تو جائز ہوگیا
اور اگر سال مین حمل ہوگا تو اوسکے لیے زکوٰۃ پیشگی دینا جائز نہین ہے - یہ سب بحث فرائض اور واجبات مین ہے
مثل نذر اور وتر اور عیدین بمذہب صحیح اور دو رکعت طواف بمذہب مختار اور صرف وتر کے نیت کرنے نہ وتر واجب کی
کرا وسمین اختلاف ہے - اور نماز جنازہ مین اللہ تعالیٰ کی عبادت کی اور میت کے لیے دعا کی نیت کرے اور آیات سجدہ
کی ہر آیت کے سجدہ کی تعین کرنا ضرور نہین ہے - اور نماز نفل مطلق نیت نماز سے صحیح ہوتی ہے - اور جو سنت
مقرر ہین اونمین بھی نیت شرط نہین ہے بہ نیت نفل اور بہ نیت مطلق ادا ہوتی ہے - اس خیال سے کہ
ابھی رات ہے تہجد کی دو رکعت پڑہی پہر معلوم ہوا کہ فجر کے بعد پڑہی گئی ہے تو پہر دو رکعت فجر کی ہین
اور فجر کے لیے اور دو رکعت نہ پڑھے کہ مکروہ ہے - اور ایک رکعت تو شب مین ہے اور دوسری رکعت فجر
مین ہے تو سنت تہجد ہوئی اور سنت فجر پڑھے کہ وقت مین نہین پڑھی تھی - اور ظہر کی چار رکعت کے بعد
قعدہ اخیرہ کیا اور رکعت پر بہولے سے کھڑا ہوا تو چھٹی رکعت ملا لے کہ یہ دونون رکعت نفل ہو جائینگی اور دو رکعت
ظہر کی نہونگی (وہ بھی پڑھے) پہر اس لیے نہین کہ اسمین شرط ہے جو اسنے نہین کی بلکہ اس لیے نہین کہ
نئی نیت سے دو رکعت ادا نہین کی - اور تراویح کے لیے بھی نیت شرط نہین ہے - اور ایسے ہی جمعہ کے بعد
اوس ملک مین کہ جمعہ صحیح نہین ہے چار رکعت بہ نیت ظہر پڑھے پہر ظاہر ہوا کہ جمعہ صحیح ہے تو وہ چار رکعت سنت
ادا ہوگئی کہ اوسپر کوئی ظہر واجب ہی نہ تھا - اور یہ ابھی ہے کہ نماز کا وصف بدل گیا تو اصل نماز باطل
نہین ہوتی ہے اور بہتر ہے کہ نفل روزہ کا حکم مثل نماز نفل کے ہو کہ اوسمین تعیین شرط نہو پر مجھے تفصیل کسی کی
نہین ملی - تکمیل سنن روایت - رات دن مین بارہ رکعت ہین - دو رکعت فجر کے فرض سے پہلے اور
چار رکعت فرض ظہر سے پہلے اور دو رکعت اوسکے بعد اور دو رکعت فرض مغرب کے بعد اور دو رکعت فرض
عشا کے بعد اور نماز جمعہ کے قبل چار اور بعد چار - اور تراویح بیس رکعت ہین ہر دو رکعت پہ سلام ہے اور یہ
رمضان کی رات مین ہے - اور صاحبین کے نزدیک نماز وتر اور ایک روایت مین عیدین اور نماز کسوف

تو نہین ہوسکتا ہی بلکہ اپنے فعل سے متعین کرے تو ہوسکیگا مثلاً حانث نے الیمین کفارہ کی کوی قسم صرف اپنے فعل
مین متعین کرسکتا ہی - پہر عدم تعیین ادا مین ہی - ورنہ قضا مین تعیین ضرور ہے نماز ہو روزہ ہو حج ہو اور قضا
سے تو تعیین شرط ہی یا نہین ہے تاکہ ایک جنس کے فردون مین تمیز ہو جاوے اور صحیح یہہ ہی کہ ایک ہی روزہ قضا ہے
اور سکی نیت سے روزہ رکہہ لیا پر (تاریخ) دن متعین نہین کیا تو جائز ہے اور اگر دو رمضانون مین سے قضا ہوئی
تو ضرور ہے کہ یہہ نیت کرے کہ فلان سال کے رمضان کے روزہ کی قضا ہے - اور نماز بے تعیین نماز (مثلاً ظہر) اور بے تعیین
روز جائز نہین ہے کہ فلان دن کا ظہر یا اول ظہر یا آخر ظہر متعین کیا تو جائز ہے - اور یہہ اوس شخص کے لئے مخصوص ہے
جو اوقات قائمہ نہ جانتا ہو یا شبہہ مین پڑگیا ہو یا اپنے لیے سہولت ڈہونڈتا ہو - نماز مین تعیین اسلیے شرط نہین
ہے کہ کوئی واجب مختلف قسم کے ہین بلکہ اس لیے شرط ہے کہ ترتیب کی رعایت ضرور ہے جب بے نیت تعین نہین
ہوسکتی ہے مگر جب کثرۃ فوایت ترتیب جاتی رہے تو صرف یہہ نیت کافی ہے کہ ظہر کی نماز - اور قاضیخان وغیرہ
مشائخ جو اسکے خلاف نقل کیا ہے اوسپر فتوی ہے - اور تیمم حدث اور تیمم جنابت مین تمیز واجب نہین ہے اگر جنبی نے
بارادہ وضو تیمم کیا تو بہی جائز ہے کیونکہ تیمم صرف اس لیے ہے کہ نماز کے لیے طہارت حاصل ہووے اور یہ طہارت
ہوئی اگرچہ نماز چاہے اداکرے کیونکہ تیمم موجود رہنا شرط ہے اگر عصر کے لیے تیمم کیا تو اوس تیمم سے جو نماز چاہے
پڑہتا رہے ضابطہ فی ہذا البحث - تعیین اسلیے ہو کہ اجناس مین تمیز ہو - اور ایک ہی جنس مین
تعیین لغو ہے کہ اوسمین کچہہ فائدہ نہین ہے اور محل تصرف مین تصرف نہو تو لغو ہے - اور جنس باختلاف سبب
مختلف ہوتی ہے - اور نماز بسبب مختلف جنس ہے دو دن کی دو ظہر اور دو عصر آپسمین مختلف ہین - اور رمضان کے
سب ایام کو شہود شہر جامع ہے اس لیے اگر ایک تاریخ روزہ رکہا اور دوسری تاریخ کی نیت سے قضا کی یا
دو دن یا زیادہ قضا ہوے ایک روزہ کسی روزہ کی نیت سے رکہا تو وہ روزہ صحیح ہوجائیگا - پر جب دو
رمضان ہون تو نہین ہوسکتا ہے کہ ہر رمضان سبب مختلف ہے - جیسا دو ظہر کی نیت کی یا ایک ظہر
بجاے عصر کے نیت کی یا ظہر روز شنبہ بجاے ظہر روز پنجشنبہ نیت کی تو جائز نہوگا - اور کفارات جنس واحد کیلیے
تعیین کی کچہہ حاجت نہین ہے اور اگر تعیین کی تو لغو ہے اور کئی جنس ہو تو تعیین ضرور ہے - اور دو سو درہم
کی زکوۃ پانچ درہم پیشگی دیدے اور ابہی سال نگزرا تہا کہ دو سو درہم خرچ ہوگئے تو وہ پانچ درہم زکوۃ پیشگی
دوسرے [illegible] لیے تصور کیجاویگی اور فتح القدیر مین ہے جبپر ایک رمضان کے دو روزہ ہون تو بہتر یہہ ہے کہ اول
دن کی نیت کرلے اور نکرے تو بہی جائز ہے اور ایسا ہی اگر دو رمضان مین سے دو دو روزہ واجب الاداہون

نہین ہی بلکہ وسائل مین رضو وغسل و تیمم تو وضو مین تعیین کی نیت نکرے کہ وہ عبادت نہین ہی- اور وضو مین نیت طہارت
کی کافی ہے- اور تیمم مین اوس عبادت مقصودہ کی نیت کرے جو بے طہارت ادا نہین ہوتی ہی- اور دخول مسجد کے لیے
یا اذان کے لیے یا اقامت کے لیے تیمم کیا تو اوس تیمم سے عبادۃ مقصودہ ادا نہوگی- اور قرات قرآن کے لیے جو تیمم کیا
تو دو روایت مین یہہ نماز جائز نہین ہے- اور جنبی جو تیمم کرے اوس سے جو نماز چاہے پڑھتا رہے - **الرابع فی**
صفة المستوی فرض ہو یا نفل ہو یا ادا ہو یا قضا ہو- نماز فرض مین نماز کے اور فرض کی اور تعیین کی نیت
کرنا چاہیے اگر صرف فرض کی نیت کی تو کافی نہوگا- اور واجبات بہی مثل فرائض ہین- اور نفل و سنت معمول
بہ نیت مطلق اور نیت مین نماز ادا ہو جاتی ہے- اور فرائض مین نیت شرط ہونے کے یہہ معنی ہین کہ نماز فرائض پنجگانہ
کا فرض ہونا نہین جانتا ہی مگر پڑھتا رہتا ہے تو نماز فرض ادا نہوگی- اور اگر یہہ اعتقاد ہے کہ نماز پنجگانہ فرض بہی ہی اور
نفل بہی ہی پر تمیز نہین کرتا ہے اور فرض کی نیت نہین کرتا ہے اگر کل پر نیت فرض کی کی تو جائز ہے اور اگر
سب کو فرض جان لیا تو بہی جائز ہے- اور اگر یہہ نہین جانتا ہے تو جو نماز کہ امام کے ساتھ پڑھتا ہے جائز ہوگی اور قنیہ
مین ہے کہ نمازی کئی طرح پر ہین- ا- وہ کہ فرض اور سنت جانتا ہی اور فرض کے معنے بہی جانتا ہے کہ اوسکے بجا لانے
سے ثواب ہوتا ہی اور ترک سے عذاب ہوتا ہے اور سنت وہ ہے کہ بجا لانے مین اوسکے ثواب ہے اور ترک مین عذاب
نہین ہی اب جو نیت کی ظہر مثلاً تو کافی ہوگا اور نیت ظہر کی تو اب نیت فرض کیا ضرور ہے- ۲- وہ ہی کہ یہہ تو جانتا ہی
اور فرض کو فرض ہی کر کے نیت باندہتا ہے مگر یہہ نہین جانتا ہے کہ اس نماز فرض مین کون کام فرض ہے اور کون
سنت ہی تو بہی کافی ہے- ۳- فرض کی نیت کرتا ہے پہ اوسکے معنے نہین جانتا ہے تو کافی نہین ہے- ۴- اتنا
جانتا ہے کہ لوگ جو نماز پڑہتے رہتے ہین اوسمین کچہہ فرض ہے اور کچہہ نفل ہے اور یہہ بہی اوسیطرح پڑہتا رہتا ہے
کہ سب پڑہتے رہتے مین لیکن فرض اور نفل مین اوسکو کچہہ تمیز نہین ہے تو کافی نہوگا کہ تعیین نیت فرض مین شرط ہی
اور ایک قول یہہ ہی کہ جماعت کے ساتہ اور امام کی نماز کی نیت کر کے نماز پڑہے تو جائز ہوگی- ۵- یہہ اعتقاد کر لیا کہ
کل نماز فرض ہے تو جو نماز پڑہیگا جائز ہوگی- ۶- وہ ہے کہ بندگان خدا پر خدا کی کوئی نماز فرض ہے مگر نماز وقت پر
پڑہتا رہتا ہے تو کافی نہوگی- اور روزہ نیت مباین اور نیت مطلق سے ادا ہو جاتا ہے (نیت مباین جو
نیت خلاف کرے مثلاً بجاے فرض نفل کی نیت کرے یا عکس اور ایسے ہی نماز) تو رمضان کے روزہ کے لیے
فرض ہونے کی نیت ضرور نہین ہے چنانچہ لیلۃ الشک شعبان کا آخر روز روزہ رکہا اور پہر معلوم ہوا کہ وہ روز
رمضان کا ہی تو روزہ رمضان کا ادا ہوگا- اور زکوۃ فرضیت کی نیت کرنا شرط ہے کیونکہ صدقہ نفلی ہی [illegible] تمام

ترک ہوگا اسلیے اگر قبل شروع جنایت کی تو دونو احرام پر دو دم دیگا اور امام ابو یوسف کے نزدیک ایک دم ہے - اور شروع
اعمال سے پہلے جماع کی دو دم اور دم ثالث رفض کی سزا کیونکہ ایک ترک کر کے دوسرا کرنے لگیگا - اور اوسکے لیے قضا
کریگا - اور حج اور عمرہ کے بجاے اوسکے کہ ترک کیا ہے قضا کریگا - اور اگر قتل کیا تو دو کی قیمت دیگا - اور محصر ہوگیا
تو دو دم لازم ہونگی - اور دو عمرہ قضا یا عمل [illegible] ایک عبادت کی نیت کی اور اوسکے درمیان چاہا کہ دوسری عبادت
کرنے لگے اگر دوسری کی تکبیر کہی تو اول سے خارج ہوگا ورنہ نہیں [illegible] کی نیت کی [illegible] فائدہ اگر سوا عبادات دو امر ایک نیت مین جمع کیے
مثلا اپنی زوجہ کو انت علی حرام کہا اور طلاق اور ظہار دونو کی نیت کی یا دو زوجہ کو انت علی حرام کہا ایک پر طلاق کی نیت کی اور دوسری پر ظہار کی [illegible]
سابع فی وقتہا - اصل یہہ ہے کہ اول عبادت پر سب کا وقت ہے اور اول دو قسم ہے حقیقی اور حکمی - نماز مین اگر
قبل شروع نیت کی تو امام محمد فرماتے ہین کہ وضو پر یہہ نیت کی کہ امام کے ساتھہ [illegible] پڑھونگا اور بعد وضو کے اور کام کرنے
لگا پھر جب نماز کی جگہہ پر آیا اور نیت نہ کی اور نماز پڑھنے لگا تو پہلی ہی نیت کافی ہوجائیگی اور مشائخ سے بھی یہی
روایت ہے - اور اگر اپنے گھر مین وضو ظہر کے لیے کیا اور مسجد مین آکر اوسی نیت سے نماز شروع کی [illegible] اور کام
نہین کیا تو کافی ہے - امام محمد اپنے رقیات مین فرماتے ہین کہ شروع [illegible] اگر اور کام کی نیت سے
اوس نیت کو بدلا نہین ہے تو شروع تک حکما باقی رہتی ہے چنانچہ روزہ مین [illegible] اور علامت اوسکی یہہ ہے
کہ اوس سے پوچھین کہ کونسی نماز تو پڑھتا ہے تو فورا جواب دے سکے مثلا [illegible]
کی صحت کے لیے یہہ شرط ہے کہ ایسا کام نہو جو جنس نماز سے نہو چنانچہ یہہ تصریح کی گئی ہے کہ نماز کی جگہہ تک جانا [illegible]
نماز کے جنس کا کام نہین ہے تو اس عدم جنس کے یہہ معنی ہین کہ ایسا کام نہو جو اعراض پر دلالت کرے مثلا کلام
کرنا اور کھانا - اور نماز کے لیے جانا تو نماز کے افعال مین داخل ہے - اوس سے نیت نہین ٹوٹتی ہے - اور
اجماع اسپر ہے کہ نیت شروع سے ملی ہوئی ہووے - اور جو نیت کہ بعد ہو اوس سے بھی شروع نہین ہوتی [illegible]
جو نماز گذر گئی وہ بسبب اسکے کہ نیت نہ تھی عبادت نہین ہوسکتی ہے اور نماز باقی بھی نہین ہوسکتی ہے اور [illegible] تجزی
نہین ہے - اور ابن رہبان کہتے ہین کہ نیت تکبیر کے بعد بھی ہوتی ہے بلکہ ثنا کے بعد بھی بلکہ تعوذ کے بعد بھی بلکہ رکوع
کے بعد بلکہ رکوع سے اوٹھنے کے بعد بھی اور یہہ سب ضعیف ہے اصل یہہ ہے کہ نیت شروع سے متصل رہے حقیقتا یا حکما
ہو اور اوس قول کا اعتبار نہین ہے - اور وضو مین نیت منہ دہونے پر ہے اور بہتر ہے کہ پہلے جو دو ہاتھہ دہونے شروع
کرتے ہین اوسوقت نیت کرے - اور غسل مثل وضو ہے - اور تیمم مین جب مٹی پر ہاتھہ رکھے تب نیت کرے - اور
امامت کی نیت جب کرے کہ ایک بھی مقتدی ہووے اور اس سے پہلے اور جماعت کی نیت کا وقت مقتدی کی

مثل اذان امامت تعلیم قرآن و حدیث و فقہ باجرت جائز نہیں پر متاخرین کا فتوی ہے کہ جائز ہے - اور روزہ اور بیع کا حکم
میں ہونے نہیں دیکھا - اور نماز میں ظاہر و باطن خشوع مستحب ہے - نماز فرض شروع اور تجارت وغیرہ کا ذکر نماز تمام کرنے تک
رہا تو نماز کا اعادہ مستحب نہیں ہے بلکہ اعادہ نہیں ہے بلکہ ثواب بھی کم نہوگا - **سادس جمع بین العبادتین** - یا ان
امور میں ہے کہ وسیلہ اور سبب ہیں اور یا اصل عبادات میں ہے اگر وسیلہ اور سبب میں ہے تو سب صحیح ہیں - بروز جمعہ جمعہ
کے لیے اور رفع جنابت کے لیے غسل کیا تو دونو حاصل ہونگے رفع جنابت بھی اور ثواب غسل جمعہ بھی - اور عبادات مقصودہ
میں ہے تو یا دونو فرض معین یا دونو نفل ہیں یا ایک فرض ہے اور ایک نفل ہے - ا - یا نماز میں ہوگا یا غیر نماز میں - اگر
نماز میں ہے تو کوئی بھی نماز صحیح نہوگی ایک نیت میں ظہر اور عصر دونو کی نیت کی دونو صحیح نہیں ہیں - اور روزہ میں
قضا اور کفارہ دونو جمع کی تو قضا ہوگی نہ کفارہ - اور امام محمد فرماتے ہیں کہ نفل ہوگی - اور کفارہ ظہار اور کفارہ یمین
میں جسکی چاہے نیت تعین کر سکتا ہے اور امام محمد فرماتے ہیں کہ نفل ہوگی - اور زکوۃ اور کفارہ ظہار میں جیسے چاہے
تعیین کرے - اور زکوۃ اور کفارہ یمین میں زکوۃ ہوگی اور نماز فرض اور جنازہ میں نماز فرض ہوگی - یعنے دونو فرض میں
جو قوت وار ہے اسکا حکم ہوگا - تو روزہ قضا کفارہ کے روزہ سے قوی ہے - اور اگر دونو قوت میں برابر ہیں تو اسکو
اختیار ہے مثلاً کفارہ ظہار یا کفارہ یمین اور زکوۃ اور کفارہ ظہار - اور زکوۃ اور کفارہ یمین میں زکوۃ قوی ہے
اور دو نماز میں جو قوی ہے - مثلاً نماز فرض بسبب نماز جنازہ کے مقدم ہے - اور دو فرض نماز میں وہ قوی ہے کہ اسکا
وقت موجود ہے - اور دو نماز قضا میں اول قوی ہے - اور قضا اور ادا میں قضا قوی ہے مگر جبکہ ادا کا وقت بہت
تنگ ہوگیا ہو - اور فجر اور ظہر آج ہی کے دن کے شروع وقت ظہر پر فجر ہوگی اور آخر وقت ظہر پر ظہر ہوگی - اب یہ حکم
باقی رہا کہ ایک تکبیر میں تکبیر تحریمہ اور رکوع کی نیت کی اور یا طواف فرض اور طواف وداع کی نیت کی - اور فرض
ظہر اور نفل کی نیت کی تو فرض ظہر ہوگا - اور زکوۃ اور نفل میں زکوۃ ہوگی اور امام محمد نفل کہتے ہیں - اور نفل اور
جنازہ میں نفل ہوگی - اور دونو نفل ہیں مثلاً دو رکعت تحیہ اور دو رکعت سنت فجر تو دونو ہو جائینگی - اور پیر کے دن
کا روزہ اور عرفات کا روزہ جو دونو سنت ہیں اسکا حکم معلوم نہیں ہے - کیونکہ نفل تحیہ اور نفل سنت قریب قریب
ہیں دونو کا ایک ہی مقصود ہے - اور حج میں اگر نیت نذر کی اور نفل کی کی یا فرض اور نفل کی کی تو نفل ہی کی
اور دو احرام دو حج کے لیے ملکر یا آگے پیچھے کیے شیخین فرماتے ہیں کہ دونو لازم ہونگے اور امام محمد فرماتے ہیں کہ اگر ساتھ
کی ہے تو کوئی ایک لازم ہوگا اور آگے پیچھے ہو تو اول ہوگا - اور شیخین کے نزدیک جب دونو لازم ہوئے تو بالاتفاق ایک مترود
ہوگا امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ بفور احرام بلا مہلت ترک ہوگا اور امام صاحب فرماتے ہیں جس وقت اعمال حج شروع کیے

نماز فرض دو نفل کی اور کفارے بہم ہوں

سب ارکان شامل ہین وقوف بھی ہے اور طواف بعد رفع احرام ہوتا ہے۔ اور ایام نحر مین بہ نیت نفل طواف کیا
تو طواف فرض ادا ہوگا اور حلال ہونے کے بعد طواف کیا تو طواف صدر ادا ہوگا گو نفل کی نیت کی ہو کیونکہ نیت تمام
ارکان پر شامل ہوتی ہے اور کسی رکن پر اگر نیت نفل کی کی تو رکن باطل نہین ہوتا ہے اور عمداً یہ نیت کرلے
کہ منجملہ نماز کے فلان کام بغرض عبادت نکرونگا تو مستحق ثواب نہوگا اب اگر وہ ایسا کام ہے کہ بے اوسکے نماز ہو نہین
سکتی ہے تو نماز باطل ہے ورنہ باطل نہوگی پر بہت برا کام کیا۔ التاسع فی محلہا دل نیت کی جگہ ہے اور یہان
دو اصل ہین۔ اول یہ بدون نیت قلبی زبان سے کہنا کافی نہین ہے۔ پر جسکا دل حاضر نہو (پریشان رہتا ہو)
یا نیت مین شک کرتا ہو تو زبان سے کہنا کافی ہے۔ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا اور سہوا کوئی کام کرنے لگا
اب اوس سے نیت کرنے کو کہا گیا تو جائز نہین ہے اسلیے کہ نماز مین ہر کام سہو معاف ہے اور نماز ادا ہو جائیگی گو ثواب
نہوگا۔ اور اس سے یہ مسئلہ نکلتا ہے کہ زبان اور دل مین اختلاف ہو اور دل کا اعتبار رہے لیکن اگر بے قصد زبان سے یمین
باللہ پر سبقت کر گئے تو کفارہ کے لیے یمین منعقد ہوجاے گی۔ اور طلاق اور عتاق مین عدالت مین اوسپر حکم ہوجائیگا
دو بات عند اللہ اور بعضے شرعی نہ لیوے اور کہے کہ معنی مراد تھے مثلاً طلاق کے معنی اطلاق قید ہی تو قضاءً قبول نہوگی
بلکہ دیانةً۔ اور غلام کو انت حر کہکر کہ فلان کلام سے آزادی مقصود ہے تو قضاءً قبول نہوگا۔ اس لیے اگر داخلہ نے
حاضرین سے کچھ مانگا اونھون نے کچھ نہ دیا اب خفا ہوکر کہا کہ طلقتم ثلاثا اور اوسمین اوسکی زوجہ بھی تھی تو اوسکی زوجہ
پر طلاق پڑجاے گی گو اوسکو علم نہو۔ کہا اہل بلخ کے غلام یا اہل بغداد کے غلام آزاد ہین اور وہ بھی اہل ...
پہر اپنے غلام کی نیت کی اور یا کہا اہل بلخ کے یا اہل بغداد کے کل غلام آزاد ہین یا اولاد آدم ... یا دنیا کے
تمام غلام آزاد ہین امام ابو یوسف فرماتے ہین کہ اوسکا غلام آزاد نہوگا اور اسی پر فتوی ہے اور امام محمد فرماتے ہین
کہ آزاد ہوجاے گا۔ اور اسی قیاس پر طلاق کا حکم ہے اور کہا کہ اس ... مین جتنے غلام ہین آزاد ہین یا اس
جامع مسجد مین جتنے غلام ہین آزاد ہین اور اوسکا بھی وہان ہے تو وہ بھی اسی طلاق پر ہے۔ اور جو یہہ کہا کہ اس
حویلی مین جتنے غلام ہین آزاد ہین اور اوسمین ایکسو غلام ہین تو اوسکے سب غلام آزاد ہوجائینگے اسمین
سب کا اتفاق ہے اور اگر کہا سب اولاد آدم آزاد ہین تو اوسکے غلام آزاد نہونگے۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ گر دہ دا
گھر مین ہے تو اوسکی جورو پر طلاق ہوجاے گی۔ قسم کھائی کہ مین زید سے بات نکرونگا اسنے ایک جماعت پر سلام کہا
کہ وہان زید بھی ہے حانث ہوگا۔ اور جو زید کی نیت نکی تو دیانةً قبول ہوگا نہ قضاءً۔ اور غلط کی نیت نہو تو بھی طلاق
پڑے گی اور چنانچہ مسئلہ یمین مین اوسکو یہہ علم ہوا ... کہ ...

بھی - اور طلاق اور عتاق مین بھی - اسکی دو زوجہ ہین عمرہ زینب اسنے زینب کو پکارا عمرہ نے جواب دیا کہا کہ تجکو
تین طلاق ہین تو عمرہ پر طلاق ہوگی اور جو کہا کہ مین نے زینب کی نیت کی تو زینب پر طلاق ہوگی تو صرف نیت سے
زینب پر طلاق ہے - اور حدیث النفس اپنے دل مین بات کرنے پر مواخذہ نہین ہے جبتک کہ کلام کرے یا عمل کرے
یہہ حدیث مسلم کی ہے - اپنی نفس مین جو خیال کرے گناہ ہو یا طاعت ہو وہ پانچ قسم ہے - اول ہاجس [illegible] خاطر تردد ہوتا کہ یہہ
کام کرے یا نکرے - ہم کام کرنا راجح اور غالب ہو - عزم اوس قصد پر ثبات ہوجانا - ہاجس پر مواخذہ نہین ہے کیونکہ اسکا
کام نہین ہے بلکہ بے اسکے ارادہ اور اسکے منع کے اسکے دل پر وارد ہوا ہے - اور خاطر اور حدیث اسکے بعد ہے اوسکو دفع
پر قادر ہے پر اور اسکے بعد جو ہے یعنے حدیث النفس سب حدیث النفس معاف ہین اور اسکا ماتحل الاولی معاف -
اور ان تین کے ساتھ حسنات پر ثواب نہوگا کیونکہ قصد نہین - اور ہم حسنات پر باعث ثواب ہے اور گناہ پر کچھ نہین -
پر انتظار ہوتا ہے اگر گناہ نکیا تو ایک امر حسن کا ثواب ہے اور جو کر لیا تو ایک گناہ لکھا جاتا ہے - اور عزم پر مواخذہ ہے
اور عزم پر مواخذہ ہی اور ہم مرفوع ہے پر عزم بھی ہم مرفوع ہے - اگر ہم معصیت پر ارادہ مصمم نہین کیا تو گناہگار نہوگا
اور عزم کیا تو گناہگار ہوگا کہ یہہ گناہ صرف عزم ہے نہ ہاتھ پانو سے عمل کریگا - اور جو ایسا ہے کہ صرف عزم پر ہی
تمام ہوتا ہے اوسمین جوارح کی کیا ضرورت ہے مثلا کفر کہ صرف عزم سے کافر ہوجاتا ہے -

الحاشر فی شروط النیۃ - شرط اول مسلمان ہونا کافر کی نیت نہین ہے اسلیے اوسکی عبادت بھی نہین ہے
اسی لیے کافر کا تیمم صحیح نہین کہ اسمین نیت واجب ہے اور اسکا وضو و غسل صحیح ہے کہ اون مین نیت نہین ہے تو وضو
یا غسل کرکے مسلمان ہو تو اوسی وضو اور غسل سے نماز پڑہ سکتا ہے - اور اسی لیے کتابیہ عورت کا حیض [illegible]
سے کہ تمام ہوا اوس سے وطی جائز ہے اور غسل کی کچہ حاجت نہین ہے کہ وہ غسل کے اہل نہین ہے -

فائدہ نصرانی کو بنظر ہدایت قرآن و فقہ پڑہانا اگر غسل کرکے قرآن کو ہاتھ لگاسکے تو لا باس ہے - اور کافر کی نیت نہین ہے
اور نہ اوسپر کفارہ ہی اور کافر کی نیت کا اعتبار نہین ہے - نصرانی اور ایک نابالغ تین دن [illegible] سفر کیا [illegible]
بعد مثلا لڑکا بالغ ہوا اور نصرانی مسلمان ہوا تو نصرانی قصر کریگا اور لڑکا نکریگا - شرط ثانی - تمیز ہے - [illegible] لڑکے کے
اور مجنون کی عبادت صحیح نہین ہے - اور لڑکے اور دیوانہ کا عمد خطا ہے لڑکا تمیز ہوا نہو - اور نشہ [illegible] وضو اور نماز
نشہ سے باطل ہو جاتی ہے - شرط ثالث - منوی کا علم ہونا جو نماز کا فرض نہ جانتا ہو اوسکی نماز صحیح نہین ہے مگر احرام
مبہم جائز ہے کہ حضرت علی رض نے اوسی نیت پر احرام باندھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نیت کی ہی افعال
کے شروع سے پہلے جو متعین کرے حج یا عمرہ صحیح ہے اور جو افعال شروع کرلے تو عمرہ ہی متعین ہو جاتا ہے [illegible]

طلاق اوسکا نام تھا اور غلام کو کہا اوسکا نام حر ہے یا حرکہکر پکارا تو نہ طلاق ہوگی نہ عتاق- اور اگر طلاق زبان پر جاری کردی
اور کہا کہ مین نے تو ملق کی نیت کی تھی قضاءً قبول نہوگی اور دیانۃً قبول اور جو کہا کہ میری سب جورون پر طلاق ہے پہر کہتا ہے
کہ فلانی جورو مراد تھی نہ تو تو یہ قبول نہوگا- اسکی جورو نے کہا کہ دوسری عورت تو نے کی ہے اسنے کہا کہ جو عورت مین نے
کی ہے اوسپر طلاق ہے تو اس عورت پر کہ اوسنے قسم دلوائی ہے طلاق پڑ گئی- پر عمل ابو یوسف کے قول پر ہے کہ طلاق نہ گی
اور کہا کہ سب غلام آزاد ہین تو غلام خالص اور ام ولد اور مدبر سب آزاد ہوجاوینگے- اور جو کہا کہ مرد غلام مراد ہین نہ عورت
دیانۃً قبول- اور غیر مدبر مین بہی دیانۃً قبول اور جو کہا کہ حبشی مراد ہین نہ گورے یا اسکے عکس تو دیانۃً نہ پوچھا جائیگا کیونکہ
اول مین عام کا خاص کرنا ہے- اور ثانی وصف کا خاص کرنا ہے اور عموم لفظ مین ہوتا ہے نہ غیر لفظ مین تو نیت تخصیص
غیر لفظ مین عمل نہین کرتی ہے- اور اگر نیت عورت کی کی نہ مرد کی تو دیانۃً نہ پوچھا جائیگا- کہا کہ اگر مین پہنون یا کہاؤن
یا پیون اور معین کی نیت کرلے تو تصدیق نہ کیا جائیگا اور ثوب یا کہانا یا شراب زیادہ کہا تو دیانۃً کیا جائے گا یا لا آکل
طعاماً کہا اور کل طعام کی نیت کی اور لا اشرب شراباً یا سب عالم کا پانی نیت کیا قضاءً تصدیق ہوگا- اور یا دیانۃً تصدیق
نہوگا اور یا قضاءً بہی تصدیق نہوگا- اور صحبت والی جورو کو کہا تجہپر تین طلاق نیت ہی تو ہر طہر پر ایک طلاق ہوگی اور اگر یہ
نیت کی کہ ابہی تین طلاق پڑے یا ہر مہینہ پہ ایک طلاق پڑے تو نیت صحیح ہوگی اور اپنی جورو اور ایک مرد کو کہا کہ
تمپر طلاق ہے امام فرماتے ہین کہ اسکی زوجہ کو طلاق نہوگی اور امام ابو یوسف کہتے ہین کہ ہوگی اور اپنی اور غیر عورت
کو کہا کہ تم مین سے ایک کو طلاق دی ہے تو اسکی جورو پر طلاق ہے اور جو احد کہا طالق اور کچہ نیت نکی تو جورو پر بہی
طلاق نہوگی اور صاحبین کہتے ہین کہ طلاق ہوگی- اور اپنی جورو کو اور ایسی چیز کو کہا کہ محل طلاق نہین ہے- مثلاً
بکری بہیڑ وغیرہ تو بہی اسکی جورو پر طلاق ہوجائیگی اور زندہ اور مردہ عورت کو کہا تو زندہ پر طلاق نہوگی- اپنی زوجہ
کو یا مطلقہ کہا اور مراد اسکا زوج اول نے طلاق دی تہی یا اوسکا زوج اول مرگیا تو طلاق واقع ہوگی- اور اگر اول زوج
نے طلاق دی تہی اور اس سے صرف بغرض اخبار کہا ہے تو دیانۃً و قضاءً تصدیق ہوگا ورنہ طلاق ہوجائیگی اور جو
کہا کہ نیت کی تو دیانۃً نہ پوچہا جائے گا- اصل ثانی نیت قلب کی زبان سے بولنا شرط نہین ہے اور زبان کا اعتبار
نہین ہے- اب زبان سے بولنا مستحب ہے یا سنت ہے یا مکروہ ہے- ہدایہ مین ہے کہ جسکا دل جمع خاطر نہو اوسکو مستحب ہے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تلفظ بالنیہ نہ حدیث صحیح مین ہے نہ ضعیف مین- اور نہ ائمہ اربعہ سے اور بعض علما
مکروہ کہتے ہین- اور کوئی سنت کہتے ہین اور یہہ کہے کہ یا اللہ میرا ارادہ فلان نماز کا ہے مجہپر آسان کر اور قبول فرما
اور دعا آسانی سوا حج اور کہین مذکور نہین- اور ابتدا مین صرف نیت کافی نہین ہے تلفظ ضرور ہے- اور وقف مین

عام لفظ خاص ہوجاتا ہے- وصف لفظ نہین ہے اوس سے تخصیص نہین ہوتی ہے

اور پھر زکوٰۃ نہیں ہے۔ یوم الشک میں یہہ نیت کی کہ شعبان کا دن ہے تو روزہ نہیں ہے اور رمضان ہے تو روزہ ہوگا تو
یہہ نیت صحیح نہوگی۔ اور وصف نیت میں نیت صحیح ہو جاتی ہے۔ اگر نیت کی کہ شعبان کا دن ہے تو نفل ہے ورنہ فرض معتاد
ہو تو نیت ہو جاتی ہے۔ اس نے شک کیا کہ میں نے قضا نماز پڑھی یا نہیں پڑھی پھر پڑھ لے۔ اب معلوم ہوا کہ پڑھ چکا
تہا تو نماز نہوگی۔ اور نماز فرض پڑھی اور وقت اسکا [illegible] میں داخل نہ تہا پھر معلوم ہوا کہ وقت داخل تہا تو نماز نہوگی
رمضان میں عشا کے وقت لوگ نماز پڑھ رہے ہیں اسکو معلوم نہیں کہ فرض ہے یا تراویح ہے اب یہہ نیت کرلے کہ
اگر فرض عشا ہے تو تراویح ہوگی اور فرض بعد پڑھ لونگا تو یہہ نیت صحیح ہے اور تراویح ہے تو نفل ہوگی۔
فرع۔ صوم وصلوٰۃ میں نیت بالمشیت کرنا صحیح ہو سکتا ہے۔ اور اقوال طلاق اور عتاق مشیت کے ساتھ باطل ہے۔
تکمیل۔ کل عبادت میں نیت شرط نہ رکن ہے اور تکبیرۃ الاحرام یا مثل نیت شرط ہے یا رکن ہے۔
قاعدہ فی الایمان۔ عام کو نیت سے خاص کرنا دیانتہً قبول ہے نہ قضاءً۔ خصاف کہتے ہیں کہ قضاءً بھی قبول ہے
غاصب ہو [illegible] کے کہنے پر عام قسم کہا ہے گا اور خاص نیت کرلے گا۔ اور خاص کی تعمیم عام کرنا کہیں معلوم نہیں ہوا۔
قاعدہ ثالث اگر ظالم ہو تو اپنی نیت پر حلف کرتا ہے اور مستحلف اگر ظالم ہے تو اوسکی نیت پر حلف کر سکتا ہے
قاعدہ۔ قسم الفاظ پر مبنی ہے نہ غرض پر کسی سے خفا ہو کر کہا کہ اوسکے لیے میں ایک پیسہ کی چیز نہ خریدوں گا پھر
دو سو درم کو اوسکے لیے کچھ خریدا تو حانث نہوگا۔ اور جو قسم کہائی کہ دس درم پر میں یہہ نہ بیچوں گا پھر گیارہ پر بیچا تو بھی
حانث نہوگا گو غرض زیادتی ہے پر بسبب الفاظ کے حانث نہیں ہے۔ اور قسم کہائی کہ دس پر نہ خریدوں گا پھر گیارہ پر
خریدا حانث ہوگا۔ اور اگر لفظ طلاق مکرر کیا اور قصد استیناف کہا تو سب طلاق ہوگی یا تاکید کی نیت کی تو دیانتہً ایک
ہی ہوگی اور قضاءً تو سب۔ اور انت طالق فی ثلثین یعنی ثلثین سے نیت کی تو تین طلاق ہوگی داخل ہوا ہو یا نہوا ہو
ورنہ اگر داخل ہوا ہے تو تین طلاق ہے اور نہیں داخل ہوا ہے تو ایک ہے۔ چنانچہ ظرف کی نیت میں ہے اور ضرب
اور حساب کی نیت میں ایسا ہی ہے۔ اور اقرار سے بھی ایسا ہی ہے۔ اور مثل امی یا کامی کہا اوسکی نیت پوچھیں اگر نیت
عزت کی ہے تو عزت ہو کیونکہ کلام میں تکریم شائع اور ظاہر ہے اور ظہار کی نیت ہو تو ظہار ہے کیونکہ یہہ تشبیہ ہے اور
جو کہا کہ میں نے طلاق کی نیت کی تو طلاق بائن ہے اور کچھ بھی نیت نہیں کی تو صاحبین فرماتے ہیں کہ کچھ بھی نہیں ہے
اور امام محمد فرماتے ہیں کہ ظہار ہوگا اور اگر حرام ہونے کی نیت کی تو امام ابو یوسف فرماتے ہیں ایلاء ہے اور امام محمد
ظہار کہتے ہیں اور انت علی حرام مثل میری ماں کے تو جو نیت کریگا ظہار ہو یا طلاق ہو اور کچھ نیت نہیں تو امام ابو یوسف
ایلاء کہتے ہیں اور امام محمد ظہار۔ اور جنبی بہ نیت تلاوت قرآن پڑھنا حرام ہے اور بقصد ذکر پڑھنا حرام نہیں ہے۔ اور جنازہ

نیت اور منوی مین کار خیر نکرے اس لیے مرتد ہونے سے نماز باطل ہو جائیگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
صحبت مین رہ کر مرتد ہو گیا اور اوسی پر مر گیا کافر مرگیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو پھر مسلمان ہو گیا
تو صحیح ہے اور بعد مسلمان ہوا تو اوسمین تامل ہے - ایمان صرف نیت قطع سے جاتا رہتا ہے مرتد ہو جاتا ہے اور نماز صرف
نیت قطع سے باطل نہین ہوتی ہی جبتک کہ دوسری نماز کے لیے تکبیر نکہے - اور روزہ فرض کی فجر کے بعد نیت کی اور
پھر اوسکے قطع کی نیت کر کے نفل روزہ کی نیت کی تو روزہ فجر باطل نہوگا - اور فرق یہہ ہوکہ نماز فرض اور نفل دو جنس
ہین کہ تحریمہ مین ایک کو دوسرے پر ترجیح نہین ہے اور روزہ اور زکوۃ مین فرض اور نفل ایک جنس ہے - اور خزانۃ
الاکمل مین ہے کہ نماز فرض شروع کی اور پھر نیت نفل کی کی تو نماز نفل ہوگی ح یہہ مسئلہ اوپر کے خلاف ہی - اور
روزہ اور نماز مین کھانے یا جماع کی نیت کی تو نماز و روزہ باطل نہین ہے - رات مین روزہ کی نیت کی اور رات
ہی ابھی تھی کہ نیت توڑدی تو نیت ساقط ہوگی - روزہ مین بعد نیت ابتداء فجر امساک کر کے روزہ سے توڑ کی
تو روزہ باطل نہوگا - چنانچہ رات مین نیت اور فجر سے پہلے کھاتا رہا تو روزہ باطل نہوگا - اور اگر اقامت کر کے قطع
سفر کی نیت کی تو مقیم ہو جائے گا اور پانچ شرط سے سفر باطل - ۱ - جانا ترک کرے اگر چلتا جاسے اور اقامت
کی نیت کرے تو یہہ نیت صحیح نہین ہے - ۲ - موضع اقامت کے قابل بہی ہو - بحر یا جزیرہ مین نیت اقامت صحیح
نہین ہے - ۳ - موضع متحد ہو - ۴ - اور مدت بہی ہو - ۵ - اور خود باختیار خود سفر کرے - تابع کی نیت صحیح
نہین ہی - مسافر نے نماز مین نیت اقامت کی تو نماز چار رکعت کی ہو جائیگی - نیت اقامت شروع مین کرے
یا آخر یا بیچ مین کرے - اکیلا ہو یا مقتدی ہو یا مدرک ہو یا مسبوق ہو - (مدرک وہ کہ امام کے ساتھ نیت تحریمہ
نہ پائی ہو - رکعت اول مین رکوع سے ملا ہو - مسبوق وہ کہ اوسکو ایک دو رکعت امام کے ساتھ نہ ملی ہو) اور لاحق
(جو تشہد اخیر امام کے ساتھ پا یا ہو) وہ بعد فراغ امام اپنی نماز مستقل ادا کرے گا تو ایسی پہلی نیت سے نماز تمام
نکریگا - اور خیانت فی الودیعت کا حکم صریح معلوم نہین ہے - اور ودیعت والے نے تعدی کی اور پھر رجوع کی نیت
کی تو زائل نہوگی - فرع نیت قطع نیت قلب کے قریب ہے - ایک نماز سے دوسری نماز پر منتقل ہونا - صرف
نیت کافی نہوگی بلکہ جبتک کہ دوسری نماز شروع بہ نیت تحریمہ نکرے - اور دوسری نماز ادا ہوا اور پہلی ادا
نہو تو نماز اول باطل ہوگی - مثلاً ظہر شروع کر کے عصر شروع کی تو ظہر فاسد ہوئی پر ظہر پڑھکر دو رکعت نفل بہی
پڑھ لے تو اب نماز ظہر فاسد نہوسکیگی اور شرط یہہ ہے کہ نیت زبان سے نہو اگر زبان سے کہی تو نیت اول باطل ہوگی ح
فصل - اصل نیت کا منافی تردد اور عدم جزم ہے - ایک غلام خریدا اور یہہ نیت کی کہ فائدہ ہوگا تو بیچ گا

کہ کچھ نکلا یا نہین تو بے اسکے کہ آواز سنے یا ریح نکلے جا ہیے کہ نماز سے نہ نکلے - نجاست سے جبتک کہ ممکن ہو طہارت واجب ہے
اور اگر یہہ تو جانتے ہین کپڑہ ناپاک ہو گر وہ جانب معلوم نہین کہ اوسپر نجاست لگی تہی تو کسی جانب تجری کرکے دہوڈالا
جاسے - یا بے تجری دہو دے تو بہی پاک ہو جائیگا - کہ ثواب ہین تجری نہین ہے - اور تجری یہہ ہے کہ کہین سے
بہی کچہہ دہو ڈالے کیونکہ کپڑہ کی اصل تو پاک ہے اور نجاست کے لگنے مین شک ہے کہ معلوم نہین جس جگہہ کو دہویا
وہ نجس تہا تو اس شک سے نجاست کا حکم نہین ہو سکتا ہے اوس کپڑے سے نماز پڑہ لے اور دوسری جانب
نجاست دکہائی دے تو نماز دوبارہ پڑہنا واجب ہے اور جب نجاست معلوم نہین کہ کدہر ہے سارا کپڑا احتیاطاً دہویا جائیگا
کیونکہ نجاست تو یقینی تہی ایک طرف کو دہو لیا تو باقی مین شک رہ گیا اور حاصل یہہ ہے کہ وقوع نجاست بالیقین ہے
بعد زوال نجاست مین شک ہے - اور جو امر کہ پہلے کہ یقین ہوا اوسکو شک زائل نہین کرتا ہے اور شک اوسکا رفع
ہونا مین ہے اب اسمین سے کئی قاعدے نکلتے ہین - ا - یہہ کہ جو چیز جس شکل پر ہے اوسی پر رہیگی - اسمین سے
کئی مسئلے نکلتے ہین - جسکو طہارت کا یقین ہوا اور حدث کا شک ہو تو وہ پاک ہے اور حدث کا یقین ہوا اور
طہارت کا شک ہو تو وہ محدث ہے - پاخانہ مین گیا اور پاخانہ پہرنے کے لیے (استراحت) بیٹہا اور شک ہے کہ
کچہہ نکلا یا نہ نکلا تو محدث ہے وضو کے لیے بیٹہا اور پانی بہی پاس ہے اب شک ہے کہ وضو کیا یا نہین تو با وضو ہی ہے
اب تیمم کا یقین ہوا اور حدث کا شک تو تیمم ہی ہوگا - اور اسکے حدث کا یقین ہے - طہارت اور حدث مین شک ہے
اور یہہ یقین نہین کہ پہلے کون ہے تو با طہارت ہے - یہہ جانتا ہے کہ اپنا ایک عضو نہین دہویا اور معلوم نہین کہ
کونسا عضو نہین دہویا تو بایان پاؤن دہو لے کہ وہ آخری عمل ہے - وضو کے بعد اپنے عضو سے تری بہتے دیکہے تو
پہر وضو کرے اور بہت وقت دیکہتا رہتا ہے اور معلوم نہین کہ پیشاب ہے یا پانی ہے تو اوسپر التفات نکرے اور
اپنے عضو پر اور ازار پر پانی چہڑک لے کہ اس سے وسوسہ جاتا رہتا ہے - اب وضو بہت دیر کے بعد کریگا یا قطعاً
پیشاب معلوم ہوا تو یہہ حیلہ بکار آمد نہین ہے عمرو پر زید کے ہزار روپیہ ہین عمرو یا ادا پر یا بری ہونے پر گواہ لایا اور زید
پہر گواہ لایا کہ اسپر میرے ہزار روپیہ ہین تو یہہ گواہ قبول نہونگے جبتک کہ ثابت نکرے کہ یہہ ہزار بعد ادا اول
اول یا برا اول کے پہر واجب ہوئے ہین - وجود نجاست مین شک ہے تو طہارت یقینی ہے - حوض مین سے
چہوٹے لڑکے اور غلام اور باندیان اپنے میلے کچیلے ناپاک ہاتہون سے اپنے برتن بہرتے ہین جبتک کہ نجاست کا
علم نہو اوسمین وضو جائز ہے - اسی لیے راستون کی مٹی پاک ہے - آبخورہ مین سے چوہا نکلا اور یہہ معلوم نہین کہ
یہہ چوہا گہڑے مین تہا تو گہڑے پر بالشک ناپاک ہونے کا حکم نہوگا - اپنے کپڑے پر ناپاکی دیکہی اور نماز مین پڑہتا رہا

کی نماز مین بقصد دعا سورۂ فاتحہ مکروہ نہین اور تلاوۃً مکروہ ہی۔ خطیب نے بقصد خطبہ چھینک کر الحمد للہ کہا جائز ورنہ جائز نہین
اسی طرح ذبح پر چھینکتے ہوئے الحمد للہ کہا۔ نماز مین کوئی آیت یا دآئی بجواب کسیکا دیا نماز فاسد ہے ورنہ نہین۔

تکمیل نیت مین بات کرنا۔ مریض کو کسی نے تیمم کرایا تو مریض کی نیت پر ہے نہ اوسکی نیت پر۔ اور زکوۃ مین
بھی موکل کی نیت ہے نہ وکیل کی۔ وکیل نے بے نیت زکوۃ دی موکل نے نیت زکوۃ کی زکوۃ ادا ہوگی۔ اور
حج مین مامور کی نیت معتبر ہے بہ نیابت نہین ہے جتنے افعال ہین سب مامور کے ہین اوسکی نیت پر عمل چاہئے۔
تنبیہ اس قاعدہ الامور بمقاصدہا مین بہت مسائل بے شمار ہین۔ **خاتمہ** یہہ قاعدہ علم عربیہ مین بھی جاری ہے
امام سیبویہ اور سب نحوی قصد شرط کرتے ہین تو سوتے ہوئے کا کلام اور سہو کا کلام معتبر نہین ہے اور تعلیم کیے ہوئے
جانور کا کلام معتبر نہین ہے۔ اور کوئی اسکے مخالف بھی ہین مثلاً قسم کہائی کہ مین اوس سے بات نکرونگا اور سوتے ہوئے
بات کی کہ سُنائی دی حانث ہوگا۔ اور کوئی کہتے ہین کہ کلام بیداری کا اعتبار ہے۔ بہرحال اسمین اختلاف ہے
اور بے ہوش اور دیوانہ اور نشہ والے کے کلام کا حکم معلوم نہین ہے۔ جانور سے آیت سجدہ کی سُنی سجدہ واجب نہوگا کہ
قاری اہل نہین ہے اور جنبی اور حائض سے سُنے تو واجب ہوگا۔ اور مجنون سے سنے تو واجب نہین اور نائم سے سنے تو واجب ہوگا اور نشہ والے سے
سُنے تو واجب ہے منادی نکرہ مین قصداً ایک شخص متعین کا کیا تو معرفہ ہے اور مبنی علی الضم ہے ورنہ معرفہ نہین
اور منصوب ہوگا۔ اور الف لام سے معرفہ ہوتا ہے۔ اور یہہ قاعدہ عروض مین بھی جاری ہے۔ جو کلام قصداً موزون
ہو وہ شعر ہے اور جو بے قصد اتفاقاً موزون ہو وہ شعر نہین ہے مثلاً۔ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون۔ اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ ہل انت الا اصبع دمیت + و فی سبیل اللہ ما لقیت۔

القاعدة الثالثة اليقين لا يزول بالشك۔ شک سے یقین زائل نہین ہوتا ہے۔ شک تین قسم ہے
ا۔ اصل حرام ہے اور شک حلال ہونے کا ہے۔ ۲۔ اور اصل مباح اور حرام کا شک ہی۔ ۳۔ اور اصل
معلوم نہین ہے۔ اول بکری ذبح کی ہوئی ملی جب تک کہ یہ یقین نہو کہ مسلمان نے ذبح کیا ہے حلال نہوگی کیونکہ
اوس گانو مین گو مسلمان ہین پر مجوس بھی بہت ہین تو احتمال ہے کہ حلال ہو کہ وہ اوس جگہ اصل تو حرام ہے
اور اگر مسلمان بہت ہون تو حلال ہے۔ ۲ پانی کا رنگ بدلا ہے اب احتمال ہے کہ نجاست ملی ہو یا بہت دن
پڑے رہنے سے ہو لیکن اصل پانی پاک ہے اس لیے اوس سے طہارت جائز ہے۔ ۳۔ اکثر مال حرام ہے اوس سے
معاملہ کرنا جائز ہے کہ شک قلیل حرام کے ملنے کا ہے۔ یقین نہین ہے کہ حرام سے ہی معاملہ کریگا۔ اور اس قاعدہ
کی دلیل وہ حدیث ہے کہ حضرت ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہین کہ جب کوئی اپنے پیٹ مین کچھ گڑبڑ پاوے اور شبہ ہے

قبول ہے اور جو دراہم کا اقرار کیا کہ تین درہم لازم ہونگے کہ یہہ جمع مین کم ہے اور اسمین بھی علما کا اختلاف ہے
وہ کہتے ہین دو بھی جمع کمتر ہے تو دو ہی لازم ہونگے کیونکہ اصل بری ہونا ہے پر ہم تین ہی لازم کرتے ہین اور
اسی پر اقرار ہے - قاعدہ - جسنے شک کیا کہ مین نے وہ کام کیا یا نہین تو اصل یہہ ہے کہ نہین کیا - اور یہان
ایک قاعدہ اور بھی ہے کہ کوئی کام کیا اور قلیل اور کثیر مین شک ہے تو قلیل پر جو امر یقینی ہے حکم ہوگا پھر جسوقت
نفل پڑھنے مشغول ہو تو بے یقین برات نہوگی - قاعدہ ثالثہ - یقین - یقین سے زائل ہوتا ہے - اور گمان
غالب یقین ہے - کوئی نماز قضا نہین ہوئی اب چاہتا ہے کہ روز بلوغ سے سب نمازین قضا کرے تو جبتک
کہ اسکو یہہ گمان غالب نہو کہ طہارت مین شک ہوئے یا کوئی شرط ترک ہوئی قضا نہین کرسکتا ہے کہ اسمین
ممانعت وارد ہے - شک ہے کہ نماز پڑھی تھی یا نہین تو وقت مین ہے اعادہ کریگا - رکوع مین یا سجدہ مین شک کیا
نماز مین ہے تو اعادہ کرسکتا ہے اور نماز پڑھ چکا ہے تو اعادہ نہین ہے اگر شک ہے کہ کتنی رکعت پڑھی شک
اول ہی واقع ہوا ہے تو نئے سر سے نماز پڑھے اور کئی بار ہوا ہو تو تحری کرے اور تحری نہو سکے تو کم پر بنا کرے
یہہ شک نماز مین ہی ہوا ہے - اور اگر نماز پڑھ چکا ہے تو جبتک کہ کسی فرض کے ترک کا یقین نہو اسپر اعادہ
نہین ہے اور ترک فرض کا یقین ہے پر معلوم نہین کہ کونسا فرض ترک ہوا ہے تو ایک سجدہ کرکے بیٹھے اور پھر اٹھکر
ایک رکعت پڑھی اور دو سجدہ بدستور کرے پھر بیٹھکر سجدہ سہو کرے - اور سلام کے بعد شخص عادل نے اسکو کہا کہ
تو ظہر کی چار رکعت پڑھ چکا ہے اور اسکے صدق اور کذب مین شک ہے احتیاطا اعادہ کرے کہ مخبر کے صدق مین
شک ہونا نماز مین شک ہونا ہے - امام اور مقتدیون مین اختلاف ہے امام کو یقین ہے تو اعادہ نکرے ورنہ
مقتدیون کے قول پر اعادہ کریگا - بہ نیت ظہر نماز شروع کی دوسری رکعت مین اسکو شک ہوا کہ یہہ عصر کی نماز
ہے اور تیسری رکعت مین شک ہوا کہ یہہ نماز نفل ہے اور چوتھی رکعت مین بھی شک ہوا کہ نماز ظہر ہے تو
نماز ظہر ہوگی اور یہہ شکوک سب لغو ہین - عصر کی نماز پڑھ رہا ہے اسکو شک ہوا کہ ایک سجدہ ترک کیا ہے
عصر مین سے یا ظہر مین سے تو تحری کرے اور تحری نہوسکے تو یہہ نماز عصر پوری کرلے اور ایک سجدہ بجا لاوے پھر
ظہر ادا کرے پھر عصر ادا کرے اور کچھہ بھی اعادہ نکریگا تو کچھہ لازم نہوگا اسکو شک ہوا کہ تکبیر تحریمہ کی یا نہین اور حدث
ہوا یا نہین اور نجاست کپڑے کو لگی یا نہین اور سر کو مسح کیا یا نہین یہہ شک پہلے ہی ہوا ہے تو نئے سر سے نماز
پڑھے ورنہ نہین - شک ہے کہ تکبیر تحریمہ ہے یا تکبیر قنوت تو نماز شروع ہی نہین کی - ارکان حج مین بھی ایسی تحری کا
افعال نماز مین ہے - مگر اکثر علما فرماتے ہین کہ نماز دوبارہ پڑھے کیونکہ نماز زیادتی (اور کمی) سے فاسد ہوجاتی ہے

معلوم نہیں کہ نجاست کب سے لگی ہے تو آخر حدث سے حکم اعادہ نماز ہوگا۔ اور منی پر جب یہ حکم ہوگا کہ آخر وقت سویا تھا
کہ اس میں احتیاط ہے اور ظاہر پر عمل ہے۔ سحری رات میں کھایا اور فجر ہونے میں ابھی شک ہے تو روزہ صحیح ہے
کہ رات کا باقی رہنا یقین ہے اور یہی حکم وقوف عرفات کا ہے اور افضل یہ ہے کہ رات کا شک ہو کر نہ کھاوے کیونکہ شک کے
ساتھ کھانا برا ہے جبکہ اوسکی آنکھ میں خلل ہو یا رات چاندنی ہو یا ابر ہو یا ایسی جگہ میں ہے کہ فجر جلدی ظاہر نہیں
ہوتی ہے اور طلوع فجر گمان غالب ہو تو نہ کھانا چاہئے اور کھالیا اور کچھ معلوم نہوا تو اوسپر قضا نہیں ہے اور جو معلوم ہوا
کہ بعد فجر کھایا تھا تو بے کفارہ قضا ہے۔ اور غروب میں شک ہو تو نہ کھانا چاہئے کہ دن کا ہونا یقین ہے اور کھالیا اور کچھ
ظاہر نہوا تو صرف قضا ہے۔ عورت مدعی ہے کہ نفقہ اور لباس مقرر ہے بہت دن سے نہیں ملا تو اوسکا قول معتبر ہے
کہ اسکا باقی ہونا زوج پر اصل ہے مثلاً مدیون ادا دین کا مدعی اور دائن منکر ہے تو دائن پر حلف ہے۔ اور دونو
میاں بیوی وطی میں مختلف ہیں تو منکر کا قول قبول ہے کہ اصل وطی نہونا ہے۔ اور مرد مدعی ہے کہ تو نے نکاح
پر سکوت کیا اور عورت رد کرنے کی قائل ہو تو عورت کا قول قبول ہے کہ عدم الرضا اصل ہے اور عدت کے بعد
رجعت میں اختلاف ہو تو بھی عورت کا قول قبول ہے کہ عدم الرجعت اصل ہے اور عدت موجود ہو تو قول مرد کا معتبر ہے
کہ مرد نئی رجعت پیدا کرسکتا ہے تو اخبار کا تو مالک ہی ہے۔ بایع اور مشتری رضا میں مختلف ہیں تو رضا [illegible]
قول قبول ہے کہ وہ اصل ہے اور دو گواہ لائے تو اکراہ کے گواہ قبول ہونگے اور اسی پر فتوی ہے اور مشتری
کہتا ہے کہ گوشت مردار بکری کا ہے اور یا مجوسی کا ذبح کیا ہوا ہے اور بایع منکر ہے تو اسکا حکم معلوم نہیں ہے اور
قاعدہ یہہ مقتضی ہے کہ مدعی بطلان کا قول قبول ہووے کہ وہ اصل بیع کا منکر ہے یعنے قول مشتری۔ اور اس لحاظ سے
بھی کہ اصل بکری حرام ہے تو مشتری اصل حرمت پر مدعی ہے جب تک کہ اوسکا زوال (حلال ہونے سے)
نہووے کیونکہ بکری غیر کی ملک ہے۔ مطلقہ درازی طہر اور عدم انقضاء عدت کی مدعی ہے تصدیق کیجائیگی نفقہ پائیگی
کیونکہ عدت کا باقی رہنا اصل ہے۔ اور حمل کی مدعی ہے تو دو برس کا نفقہ لیگی اور دو برس گذر گئے اور اب
معلوم ہوا کہ حمل نہیں ہے تو مرد اوس سے نفقہ دیا ہوا واپس نہ لے سکیگا۔ قاعدہ ذمہ کا بری رہنا اصل ہے
اگر کسی کے ذمہ کوئی مدعی ہووے تو ایک گواہ کافی نہوگا۔ ذمہ کی برات کے لیے مدعا علیہ کا قول قبول ہے کہ وہ
اصل کے موافق مدعی ہے اور گواہ مدعی کے قبول ہونگے جو اصل کے مخالف ہوتے ہیں۔ تلف اور مغصوب کی
قیمت میں اختلاف ہے تو قول غارم یعنے غاصب کا قبول۔ جو مدعی کہتا ہے کہ اصل میں قیمت زیادہ ہے بری
ہوتا ہے۔ کسی شے یا کسی حق کا اقرار کیا اور ابھی اوسکی ایسی تفسیر نکی کہ اوسکی قیمت معلوم ہو تو مقر کا قول بقسم

مدعی اصل کا قول قبول ہے اور گواہ مخالف اصل قبول ہوتے ہیں

کہ مین نے تجھ سے ایک ہزار روپیہ غصب کرکے دس ہزار روپیہ فائدہ کمایا اور مالک کہتا ہے مین نے تجارت کا تجکو دیا تہا تو قول مالک قبول ہے کہ وہ عدم الغصب کا متمسک ہے جو اصل ہے - آپسمین روبیت مین مختلف ہین تو مشتری کا قول عدم رویت کا قبول کہ وہ اصل ہے - اور جو بعد روبیت تغیر مین اختلاف ہے تو بایع کا قول عدم تغیر کا کہ اصل ہے مقبول ہے تنبیہ عدم مطلقا اصل نہین ہے بلکہ صفات مین ہے جو عارض ہوتے ہین - اور صفات اصلیہ مین وجود اصل ہے اس شرط پر خرید اتہا کہ غلام روٹی پکاتا ہے یا کاتب ہے - اب مدعی ہوا کہ یہ وصف تو اسمین نہین ہے تو اسکا قول قبول ہے کہ وصف عرضی کا منکر ہے اور اس وصف کا عدم اصل ہے اور جو بشرط بکارت خرید ا اور اب اوسکے عدم کا مدعی ہوا اور بایع اوسکا منکر تو بایع کا قول قبول کہ وصف اصلی کا وجود اصل ہے - اس نے کہا کہ میرا جو غلام نوڈلی پکاتا ہے وہ آزاد ہے اب ایک غلام مدعی اور مولی منکر تو مولی کا قول قبول کہ اس وصف عرضی مین عدم اصل ہے - اگر کہا کہ میری کنواری باندی آزاد ہے ایک باندی مدعی ہوئی اور مولی منکر باندی کا قول قبول ہے کہ صفت اصلیہ کا وجود اصل ہے -

قاعدہ امر نو پیدا کو وقت قریب پر لگاتے ہین - مثلاً منی دیکھی تو آخر وقت پر جو سویا تہا اوسپر حکم لگیگا کو احتلام یاد نہو اور ہتیا ب جو آخر مین پیشاب کیا تہا اور (رعاف) نکسیر کا آخر وقت دیکھین گے - اپنا جبہ کہولا اوسمین چوہا مرا ہوا دیکھا اگر جبہ پہٹا ہوا نہین ہے تو جبسے کہ اوسمین روئی بہروائی تہی نماز پہیرے گا اور جو پہٹا ہوا تو تین دن کی نماز پہیرے گا - کنوئین مین چوہا مرا ہوا نکلا وقت علم سے حکم ہوگا اور کچھ نماز کا اعادہ نہوگا - اور امام صاحب فرماتے ہین کہ پہولا ہے یا پہٹا ہے تین دن کی نماز ورنہ ایک دن کی نماز اعادہ ہوگی - کیونکہ امر موہوم پر عمل نہین ہوتا سبب ظاہر پر احتیاطاً عمل ہوتا ہے - چنانچہ مجروح جو صاحب فراش رہ کر مرگیا تو حکم موت روز جراحت سے ہوگا - ایک شخص نے کہا کہ مین نے بایع کے ملک مین غلام کی آنکھ پہوڑی تہی اور مشتری کہتا ہے کہ میری ملک مین تو نے اوسکی آنکھ پہوڑی تہی تو مشتری ارش لیگا نہ بایع - عورت مدعی کہ مرض مین مجکو طلاق دی اور فار بالطلاق ہوا تو مین اوسکی وارث ہون اور وارث کہتے ہین کہ صحت مین طلاق دی اس لیے قول عورت کا قبول ہے وارث ہوگی ذمیہ نے کہا کہ مین زوج کے مرنے بعد مسلمان ہوی ہون اور وارث کہتے ہین اوسکے آگے مسلمان ہوئی تہی محروم ہوگی کیونکہ مسلمان ہونے کو جو فی الحال اب موجود ہے حکم قرار دین گے یعنے حال ظاہر پر استمرار کا حکم ہوتا ہے اور اس قاعدہ پر عمل نہوگا - ایک وارث کے لیے اقرار کیا اور مرگیا اور دوسرے وارثون نے کہا اقرار مرض موت مین کیا تہا ان وارثون کا قول قبول ہے اور مقرلہ کے گواہ قبول اور گواہ نہونگے تو حلف لے سکتا ہے - مسلمان مرگیا اوسکی جورو نصرانی تہی مدعی ہے کہ مین اوسکے مرنے سے پہلے مسلمان ہوگئی تہی اور وارث کہتے ہین بعد اوسکے مرنے

خبر لیگی تو حاکم اوسکو قسم دیگا کہ یہہ وہ نہین ہے جو طلاق دی تہی پہر اوسکو تحلیل کی اجازت دیسکتا ہے قسم بہی کہا ہے اور
پہر بہی جاہل ہے تب بہی صحبت حلال نہین ہے۔ ایک شخص نے اون باندیون مین سے تین باندیان بیچڈالین اور حاکم نے
بہی حکم دیا اور بیچنے کی اجازت دی اور اپنی رائے سے اوسکو ہی رکہلیا کہ آزاد ہے پہر ایک کو اون تین مین سے خرید لیا
یا بوراثت اوسکو واپس آئی تو بہی اسکو وطی جائز نہین ہے کہ قاضی نے بے علم حکم دیدیا تہا جیسے نکاح بحکم ملک کسی سے
صحبت نہین کرسکتا ہے۔ اپنے غلام باندیون مین سے ایک کو آزاد کرکے بہول گیا اور مرگیا حاکم وارثون کو یہہ نہین دیگا
کہ تم تحری کرکے جسپر بڑا گمان ہو اوسکو آزاد کردو بلکہ اونسے دریافت کریگا اونہون نے اگر ایک کو متعین کیا تو اوسکو
آزاد کریگا اور باقیون مین اونکے علم پر قسم لیگا۔ اگر کچھ نہ بتلا سکینگے تو سب کو آزاد کردیگا اور ہر ایک کی قیمت نسبت برابر
ہوگی اور باقی قیمت کے لیے سب سعی کرینگے۔ ایک بچہ کو بہت عورتون نے دودہ پلایا اور معلوم نہین ہوتا ہے کہ کس نے
دودہ پلایا جب تک کہ کچہ علامت نہو اور ایک شخص بہی گواہی نہ دے اوسکو اوس قوم مین نکاح جائز ہے۔ ہر شخص کی
باندی ہو اور ایک نے آزاد کردیا ہے اب وہ آزاد معلوم نہین ہے تو ہر شخص اپنی باندی سے وطی کرسکتا ہے جبتک کہ
آزاد بعینہ معلوم نہو۔ اور جسکو یہہ رائے غالب ہو کہ مین نے آزاد کیا ہے وہ وطی نکرے۔ جب تک کہ یقین نہو اور سوا
ایک کے اورون کو خرید لیا تو اوسکو اون سے وطی جائز ہے۔ اب اوس باقی کو بہی خریدا تو اب کسی سے وطی جائز نہین
اور نہ کسیکو بیچ سکتا ہے جب تک کہ آزاد معلوم نہو۔ ایک عورت اپنی چوچی بچی کے مونہہ مین دیتی رہتی تہی اور یہہ
بات سب کنبہ مین مشہور ہے اور پہر وہ کہتی ہے کہ مین جب بچی کے مونہہ مین چوچی دیتی ہون تو اوسمین دودہ نہین
ہے اور ایسی کے کہنے سے یہہ بات معلوم ہوئی (تو وہ عورت اسکی رضاعی ماں نہین ہے) اوس عورت کا بیٹا اوس بچی
سے نکاح کرسکتا ہے۔ شبہہ ہے کہ ان دو بچہ بچی نے دودہ پیا ہوگا جبتک کہ کوئی ثقہ عادل خبر نہ دیوے انکا نکاح جائز
ہوگا۔ اور نکاح کے بعد خبر ہوئی تو مفارقت ضرور ہے۔ اور عورت کے حلال ہونے کے لیے گواہین [illegible]
ایک عادل کی خبر ضرور ہے۔ ایک شخص نے زید کی باندی خریدی اور کہا کہ یہہ باندی باکرہ ہے [illegible]
بیچنے کا مجکو وکیل کیا ہے تو خریدار اوس باندی سے وطی کرسکتا ہے۔ باندی نے اگر کہا کہ مجکو میرے مولی نے تیرے
پاس ہدیہ بہیجا ہے اور اسکو معلوم ہوتا ہے کہ باندی سچ کہتی ہے تو وطی جائز ہے۔ وکیل کو کہا کہ اس طرح کی باندی
میرے لیے خرید لا وکیل نے خریدی اور موکل کو دینے سے پہلے مرگیا تو اب احتمال ہے کہ شاید وکیل نے اپنے لیے
خریدی ہوگی اس لیے موکل اوس سے وطی نہین کرسکتا ہے کیونکہ وکیل غیر متعین کے خریدنے کے لیے خود بہی خرید [illegible]

مسلمان ہوئی تھی تو وارثون کا قول قبول ہے - قاضی نے بعد عزل ایک آدمی سے کہا کہ مین نے تجھ سے روپیہ لیا تھا اور زید کو تیرے فیصلے کی تعمیل مین دیدیا تھا اوسنے کہا کہ تو نے موقوف ہو کر ظلماً لیا تھا تو عزل پر لینے کا حکم کرینگے کہ وہ وقت قریب ہے - پر صحیح یہہ ہے کہ قاضی کا قول قبول ہے کہ وہ ایسے وقت پر لگاتا ہے کہ جس سے ضمان لازم نہ آئے - اور اگر وہ شخص کہ جس سے روپیہ لیا ہے وہ مدعی ہے کہ مین نے قبل حکومت تجکو روپیہ دیا ہے تب بھی یہی حکم ہے - غلام کہتا ہے کہ مین نے حالت غلامی مین تیرا ہاتھ کاٹا تھا اور وہ کہتا ہے کہ آزاد ہو کر تو قول غلام کا ہوگا - مولی نے غلام کو کہا کہ مین تجھ سے غلامی مین پانچ روپیہ ماہوار فائدہ (غلہ) لیتا تھا اور غلام نے کہا بعد آزادی لیتا تھا تو مولی کا قول قبول ہے - وکیل نے کہا کہ مین نے وکالت کے عزل سے پہلے بیچدیا یا مشتری کو دیدیا اور موکل کہتا ہے کہ عزل کے بعد اگر مبیع خرچ ہوگئی تو قول وکیل ہے اور جو موجود ہے تو قول موکل ہے - اور اسی طرح غلہ خرچ ہوگیا ہے تو قول غلام ورنہ قول مولی ہے - غلام بیمار خریدا اور مشتری کے یہان مرگیا تو مشتری بائع سے قیمت نہین لے سکتا ہے کیونکہ موت کے لیے مرض زیادہ ہوتا جاتا ہے مرض سابق سے موت نہین ہوتی ہے - پر نقصان عیب لے سکتا ہے -

قاعدہ - اصل سب اشیا کی جب تک کہ عدم اباحت کی دلیل موجود نہو اباحت ہے - اور جب تک کہ دلیل اباحت کی نہو سب حرام ہین - قبل ورود شریعت افعال کے لیے کچھہ حکم نہین ہے کہ حکم ازلی ہو لیکن حکم کا عدم تعلق فعل کے ساتھہ شرع متقرر ہونے سے پہلے ہی تو تعلق افعال زائل ہوگیا کہ اوسمین کچھہ فائدہ نہین ہے - اور بعض علماء حنفیہ کہتے ہین کہ اشیاء مین اصل اباحت ہے - اور کوئی خطر کہتے ہین اور کوئی توقف کرتے ہین کہ ہم بذریعہ اپنی عقل کے واقف نہین ہوسکے - اور ہدایہ مین ہے کہ اصل اباحت ہے پس سکوت محمد اور ما اشکل مین اختلاف ہے انہین وہ حیوان ہے کہ اوسکا امر مشکل ہے اور وہ نبات ہے کہ اوسکا زہر مجہول ہے - وہ ظاہر کہ اوسکا حال معلوم نہین مباح ہے یا ملک اور کبوتر خانہ جو معلوم نہوا کہ مباح ہے یا ملک ہے - اور زرافہ باعتبار قاعدہ کے حلال ہے -

قاعدہ عورت مین اصلی حرمت ہے - اسلیے اصل نکاح مین خطر ہے اور بضرورت مباح ہے - اور کسی عورت مین حلال ہونا بھی ہو اور حرام ہونا بھی ہو تو حرام کا ہی حکم ہوگا - اس لیے عورتون مین تحری جائز نہین ہے - ایک شخص نے اپنے چار باندیون مین سے ایک کو آزاد کیا اور بھول گیا کہ کس کو آزاد کیا تھا تو یہہ جائز نہین ہے کہ وطی کے لیے یا بیع کے لیے اونمین تحری کرے اور حاکم اوسکو اونسے صحبت کرنے سے جبتک کہ آزاد معلوم نہو جاوے روک سکتا ہے - اور اپنی ایک جورو کو طلاق دیکر بھول گیا تب بھی یہی حکم ہے - اس نے سوا ایک کے سبکو جدا کر دیا تو اون ایک سے بھی صحبت نہین کر سکتا ہے - اگر یہہ ثابت ہوجاوے کہ یہہ مطلقہ نہین ہے تو کر سکتا ہے اور حاکم اوسکو بھی روک سکتا ہے اور جب اوسکو

عزل ضمان

مرض الموت کو سابق مرض سے

اور نہ برتن سے پینے سے پر جب کہا کہ دجلہ کا پانی نہ پیون گا تو جب اس طرح پینے سے حانث ہوگا - قسم کھائی کہ زید کے گھر مین قدم نہ رکھون گا تو مطلقاً اوسکے گھر مین جانے سے حانث ہوگا - زید کے گھر مین مین نہ ہونگا تو عام ہے کہ زید کی ملک ہو یا نہو - اللہ کے لیے رجب کے روزہ مجھ پر ہین تو یہ نذر ہے وضع القدم مجاز ہے عام ہے - لفظ یعلم فعل غیر ممتد کے ساتھ متعلق ہو تو وقت مطلق ہے وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ اور ممتد ہو تو صرف دن مراد ہے کہ وہ اوسکے لیے معیار ہوتا ہے اور قدم رکھنے سے تو مطلق الوقت مراد ہوگا اور گھر کی نسبت سکونت کے لیے ہی اور وہ عام ہے - اور نذر صیغہ سے استغفار ہے اور یمین قول موجب سے اسلیے کہ مباح کا واجب کرنا واجب ہے مثلاً نفل سے مباح حرام کرتے ہین - اور اختلاف ہو تو جمع نہین ہو سکتا ہے صح کیونکہ نذر تو صیغہ سے ہے اور یمین موجب سے ہی - اور صیغہ مین اور اسکے موجب مین جمع نا جائز ہے - مین ظہر نہ پڑھونگا تو چار رکعت پڑھنے سے حانث ہوگا - مین جماعت سے نہ پڑھونگا تو امام کے ساتھ ایک رکعت پائی حانث ہوگا اب خاتمہ مین فوائد ہین - فائدہ - بہت مسئلہ مشتبہ ہین - ۱ - مستحاضہ متحیرہ ہر نماز کے لیے غسل کرتی رہے - ۲ - تری پائی معلوم نہین کہ منی ہے یا مذی ہو تو مع الشک غسل ہے - ۳ - شکار کو تیر مارا اور نظر سے غائب ہوگیا پھر دیکھا کہ مرا ہوا ہے اور سبب موت معلوم نہین حرام ہے اگر اوسکی تلاش نہ کی ہو - ۴ - بلی نے چوہا کھا کر فوراً پانی پی لیا پانی ناپاک ہوگیا جیسا شراب والا فوراً پانی پیوے اور اگر تھوڑی دیر ٹھہرے تو پانی ناپاک نہوگا کہ اوسنے اپنا لعاب چاٹ کر مونہہ صاف کر لیا ہے اب یہان کے مسئلہ مین جسکا حال معلوم نہین ہے - مسافر کو معلوم نہین کہ وطن آیا یا نہین - مسافر کو شک ہے کہ اقامت کی نیت کی یا نہین اور مناسب ہے کہ شک سے رخصت نہین ہوتی ہے - نماز مین شک ہے مقیم ہو یا مسافر ہو چار رکعت کی نیت کرے اور قعدہ اولی پر بیٹھ جاوے - صاحب عذر کو رفع عذر مین شک ہے اپنی طہارت پر نماز پڑھنے لگا صحیح نہین ہوگی - شک ہے کہ امام کے آگے بڑھا ہوا ہے یا نہین ہے - شک ہے کہ امام سے پہلے تکبیر بانده لی یا بعد اسکے پڑھنے اسپر متوجہ ہوگی کہ امام کے بعد ہے تو جائز ہوگی اور جو بعد پہلے کے راے ہو تو نا جائز اور دونون گمان برابر تو بھی جائز ہے جب تک خطا ثابت نہ ہو جاوے - اوسکو شک ہی کہ اسپر قضا ہے یا نہین تو قضا کی نیت کرنا مکروہ ہے - نہین جانتا ہے کہ اسپر قضا ہے یا نہین تو بہتر ہے کہ ظہر اور عصر اور عشا مین سنت مین سورہ فاتحہ اور کوئی صورت پڑھے -

فائدہ ثانیہ - جب دونو طرف برابر ہون تو شک ہو - اور جانب صواب غالب ہے تو ظن - اور جانب خطا غالب ہے تو وہم اور اکبر الراے اور غالب الظن فقہا کے نزدیک قبول ہے - اور ظن بھی شک ہے کہ ظن وجود شے اور عدم مین تردد ہے دونو جانب برابر ہون اور ایک غالب - اسی لیے اگر کہا کہ میرے (ظن) گمان مین اوسکے ہزار روپیہ مجھ پر ہین تو بھی اقرار صحیح نہین جبتک اسمین شک ہو - اور غالب الظن قریب یقین ہے - اور اسی پر احکام بنتے ہین - بحث [illegible]

اور بیٹھین کو کل کھے ہی لیوے لیگا تو موکل ولی کرلیگا - اور مناسب یہہ ہے کہ اُرتون سے دریافت کیا جاوے کہ وہ اوسکے مال غنیمہ
مین - اس لیے جو باندیان اس زمانہ مین روم اور ہندوستان اور ترک سے آتی ہین بدون اسکے کہ امام مال غنیمت
بانصاف اور بے ظلم تقسیم کرے حرام ہین قاعدہ - کلام مین اصل حقیقت ہے - نکاح کے معنے حقیقی وطی ہے اس لیے ولا
تنکحوا ما نکح اباؤکم من النساء نکاح کے معنی وطی ہے - اپنے باپ کے ولد کے لیے وقف کیا یا وصیت کی تو
ولد صلبی مراد ہے نہ ولد الولد - ولد ہو تو ولد الابن مراد ہوگا اور ولد البنت شامل نہو سکے گا کہ ولد صلبی معنے حقیقی ہے - اور جو لا
کا لفظ بولا تو نسل مراد ہوگی - اور لفظ مفرد ہو یا جمع ہو صلبی کے لیے حقیقت ہے - اس نے قسم کہائی کہ نہ بیچیگا اور نہ خریدیگا
اور نہ کرایہ دیگا اور نہ کرایہ لیگا اور نہ مال پر صلح کریگا اور نہ تقسیم کریگا اور نہ نالش کریگا اور نہ اپنی ولد کو مارے گا
تو بذات خود مرتکب ہونے پر حانث ہوگا نہ بذریعہ وکیل کے کہ در حقیقت ہے اور یہہ مجاز ہے پر جب یہہ شخص ایسا ہو کہ خود
یہہ کام نہین کرسکتا ہے کیونکہ قاضی ہے یا امیر ہے تو خواہ مخواہ معنے مجاز مراد ہوگا - اور جو خود بہی یہہ کام کرتا رہتا ہے
اور وکیل سے بہی لیتا رہتا ہے تو اکثر کا اعتبار ہوگا اور نکاح اور طلاق اور خلع اور عتاق اور کتابت اور صلح عن دم عمد
اور ہبہ اور صدقہ اور قرض اور استقراض اور ضرب العبد اور ذبح اور بنا اور خیاطت اور ایداع اور استیداع اور
اعارہ اور استعارہ اور قضاء الدین اور قبضہ دین اور لباس اور حمل مین خود مباشرت سے حانث ہوتا ہے - اور
ایمان مین افعال اور عقود خاص ہوسکتے ہین یا فاسد بہی شامل ہوسکتے ہین - اجازت نکاح اور بیع اور توکیل بالبیع
مین فاسد بہی شامل ہے اور توکیل بالنکاح شامل نہین ہے - اور یمین علی النکاح زمانہ ماضی مین شامل ہے اور مستقبل
مین شامل نہین ہے - اور یمین علی الصلوۃ اور یمین علی النکاح اور یمین علی الحج اور علی الصوم اور علی البیع شامل ہے
اور قسم کہائی کہ آج نماز نہ پڑہے گا یا آج نکاح نکریگا تو صحیح خاص نہوگا اور استحسانا صحیح ہی ہوگا - اور جو کہا کہ یہہ حویلی
زید کی ہے تو اقرار اوسکی ملک کا ہے اور جو کہے کہ اوسکا مسکن مراد ہے قبول نہوگا - اور جو کہا کہ فلان اس حویلی کا رہنے
والا ہے تو بہی اقرار بالملک ہے - اور جو کہا کہ فلان کی زراعت ہے یا درخت لگاتا ہے یا بناتا ہے اور مدعی ہے کہ اوسنے
باجرت یہہ کام کیے ہین تو مقر کی ملک ہوگی - اور اگر یہہ کہا ہے کہ مین اس بکری مین سے نہ کہاؤنگا تو گوشت کہانے
سے حانث ہوجائیگا کہ یہ حقیقت ہے نہ اوسکے دودہ اور نہ اوسکے بچہ کے کہانے سے - اور درخت مین سے نہ کہاؤنگا
تو اوسکے پہل کہانے سے حانث ہوگا کہ وہ حقیقت ہے (نہ اوسکے پتے اور چہال وغیرہ سے) اور نہ شہد سے جو اوسپر
لگا ہو - اور گیہون کی قسم کہائی تو اوسی کے کہانے سے حانث ہوگا نہ روٹی کے کہانے سے (کیونکہ گیہون مزہ دار بنا کر
کہاتے ہین) - قسم کہائی کہ دجلہ مین سے پانی نہ پیونگا تو مونہہ سے پانی پینے سے حانث ہوگا نہ لوٹے کے پینے سے

مین انطار کرنا اور اعتکاف سے نکلنا اور حج مین اور رمی جمار مین نائب بھیجنا۔ اور احرام مین فدیہ دیکر مخطور مباح کرنا۔ اور
نجاست اور شراب سے علاج کرنا۔ اور قاضیخان ناجائز کہتے ہین۔ اور لقمہ حلق مین پھنس جاوے تو شراب سے اوتار لے۔ اور [illegible]
اور عضو دیکھ سکتا ہی۔ ثالث اکراہ۔ رابع نسیان۔ خامس جہل۔ سادس تنگی اور بلوے عام ہونا اشیا اور اس نجاست کے
ساتھ نماز پڑھنا جو معاف ہو کم درم سے نجاست مغلظہ مین اور کم ربع ثوب سے نجاست خفیف مین اور سوئی کی نوک نجاست
جو اوسکے بدن اور کپڑے کو لگتی جاتی اور [illegible] ہو مین نکلتی رہے۔ اور جھنگر کا خون جو بہت ہو۔ اور سوئی کی ناک کے
برابر پیشاب کی چھینٹین۔ اور کھاٹ کی مٹی۔ اور نجاست کا دہبہ جو دور نہو سکے۔ اور بلی جو سوار پانی کے [illegible] اور
برتن پر پیشاب کر دے اسپر فتوی ہے۔ اور بلی اور چوہا اور کبوتر اور چڑیا کی بیٹ جسقدر اور سونے ہو اور حرام پرندکی
بیٹ اور جسکا خون بہتا نہو اور سوتے ہوئے کی رال اور بچون کی رال اور گوبر کا غبار اور کم ناپاک دھوان اور جانور دن
کا رستہ اور پاد اور جسکی جو گیلی پیانی کو لگے سب معاف ہین۔ اور گوبر اور گوہ جو جلکر راکھ ہو جاوے پاک ہی ورنہ [illegible] جو
اوس سے نکلتی ہے اور جسکی سے ناپاک ہوگی اور چمگادڑ کا پیشاب اور بیٹ سب پاک ہے۔ اور دودھ مین مینگنی
پڑجاے اور رنگ بدلنے نہ پاوے اسکو نکال کر پھینک دیوے۔ اور صاحبین فرماتے ہین کہ گوبر نجاست خفیف ہے۔ اور ناپاک پسینہ
جو کپڑے کو لگے۔ اور پاخانہ مین جو بیٹ جوا کہ راستے مین نجس ہو اور اینٹ کا پانی اور لید سوتا ہے گھر مین جلائی گئی اور اینٹ کو
دھوان لگکر پانی ٹپکا اور کپڑے کو لگ گیا۔ اور اصطبل گرم ہو اور روشن دان مین اینٹ یا نجاست خانہ کی اینٹ لگی ہو
اور حمام مین نجاست ڈالی ہو اور اوسکے روشندان و دیوارون مین پسینہ آیا ہو اور ٹپکا ہو اور اصطبل مین گھڑے پانی کے
بھرے ہوئے لٹکے ہین اور اونکی پیندی گیلی ہے۔ اور مشک پاک ہے جو خون ہے۔ اور زباد یعنے وہ پسینہ کہ جانور کے دم
کے نیچے جمع ہو دے اور جانور بھی حرام ہو۔ اور ناپاک پانی سے پاک مٹی کا گارا کیا جاوے یا اسکے عکس۔ اور میت کے
غسل کے پانی کی چھینٹین جو غسال پر پڑے کہ اوس سے بچ نہین سکتے ہین۔ اور رقدم تو ایسیو اور رستہ اوس سے پھر گیا اور
چھینٹین لگین اور کتون کے رہنے کی جگہ اور گوبر ملی ہوئی مٹی اور رستہ کا کیچڑ اور پتھر سے استنجا کرنا کہ وہ مزیل نہین ہے
چنانچہ نالے مین جا پڑے تو نجس ہو جائیگا۔ اور جو پانی بہتا ہے اور اوکھاڑ دیتا ہے نجاست کو حقیقت مین صدکر دیتا ہے
اور بچہ قرآن شریف کو ہاتھ لگاتے ہین اور بہر وضو پر موزہ کو مسح کرنا کہ نکالنے مین تکلیف ہو اور صرف غسل مین نکالنے مین
کردہ بار بار نہین ہے اور پانی جو عضو پر اید ہر سے اودہر پھرتا ہے وہ ناپاک نہین ہے (جب تک کہ عضو سے جدا نہو وے)
اور جب تک نجس آدمی پانی مین سے باہر نہ نکلے ناپاک نہین ہے اور پانی بہت دن رہنے سے اور مٹی اور کنجال ملنے سے
اور اوس چیز سے کہ اوس سے بچنا دشوار ہے اور رواج کے نکلنے کے پیہے چلتا اور اوندہا لیٹنا اور نماز مین یہ کام مباح ہونا

نہین ہی کہ غالب شغل متحقق ہی۔ اور طلاق مین ظن ہے تو واقع نہوگی اور غالب ظن ہی تو واقع ہوگی۔ **فائدہ ثالثہ** استصحاب
ہوا مرکہ پہلے ثابت اور راوس عدم کا ظن ہو تو وہ استصحاب ہے۔ بہت کہتے ہین کہ یہہ حجت ہی اور بہت کہتے ہین کہ نہین۔
اور ابو زید اور شمس الائمہ اور فخر الاسلام کہتے ہین کہ دفع کے لیے حجت ہی نہ استحقاق کے لیے۔ اور وجہ یہ ہے کہ یہاں اصلا حجت نہین ہے
عدم کا اصلی ہے استمرار ہونا دفع ہے کیونکہ وجود کا باعث ہے وہ اوسکے بقا کا ہمیشہ کے لیے باعث نہین ہے تو اب
بقا کا حکم کرنا بے دلیل ہے اس لیے حویلی مین سے ایک ٹکڑہ بیچا اور شریک شفعہ کا مدعی ہے اور مشتری کہتا ہے کہ شفیع
اپنی شی مقبوض کا مالک نہین ہے تو مشتری کا قول قبول جب تک شفیع گواہون سے شفعہ ثابت نکرے۔ اور اسی لیے مفقود
نہ وارث ہی نہ مورث ہی۔ گواہون کے سامنے کسی کا تیل پھینک دیا اب مالک اپنا نقصان مانگتا ہے اور اس نے جواب دیا
کہ اسمین چوہا گر گیا تھا ناپاک ہوگیا تھا اسلیے مین نے پھینک دیا تو اوسکا قول قبول ہوگا کہ وہ ضمان کا منکر ہے اور گواہ
پھینکنے کے ہین نہ عدم نجاست کے۔ گوشت تلف کر دیا اور کہا کہ مردار تھا تو اوسکا قول قبول نہوگا اور گواہ بحکم الحال یہہ
گواہی دیسکتے ہین کہ گوشت حلال تھا۔ کسی کو قتل کیا اور قصاص کے لیے پکڑا گیا تو کہا کہ یہہ مرتد ہوگیا تھا یا میرا باپ مارڈالا
تھا مین نے قصاصًا یا مرتد ہونے سے مارا تو قول قبول نہوگا اور قتل قصاصًا کیا جائیگا ورنہ باپ عداوت مفتوح ہوگا۔ اور خون
ریزی مین بہت بھاری امر ہی مہمل چھوڑنا نچاہیئے۔ اور مال بہ نسبت خون کے امر آسان ہے کہ مال پر نکول سے حکم ہوسکتا ہے
اور نہ مقدمہ خون مین جب تک اقرار کرے یا قسم کہاے قید کیا جاے۔ اور مال مین ایک قسم کافی ہی اور خون مین پچاس
قاعدہ رابعہ مشقت سے آسانی پیدا ہوتی ہے۔ اور اسکی دلیل یہہ قول اللہ تعالی کا ہے۔ **یرید اللہ بکم الیسر**
ولا یرید بکم العسر۔ وما جعل علیکم فی الدین من حرج۔ اور حدیث مین ہی احب الدین الی اللہ
تعالی الحنفیۃ السمحۃ۔ اور اسی قاعدہ سے دین کی سب رخصتین اور تخفیفات نکلی ہین۔ عبادت مین تخفیف کے سبب
سات ہین۔ ۱۔ سفر وہ دو قسم ہی ایک طویل تین دن قصر نماز اور افطار روزہ اور ایک دن رات سے زیادہ مسح کرنا
اور قربانی کا ذمہ سے ساقط ہونا۔ ۲۔ طویل نہو شہر سے کچھ چلا جانا اوس سے ترک جمعہ اور ترک عیدین اور ترک جماعت
اور گھوڑے پر سوار نفل پڑہنا اور تیمم جائز ہونا اور اپنی عورتون مین قرعہ ڈالنا اور مسافر کے لیے قصر رخصت اسقاط ہے
کہ گویا تمام کرنا نماز کا مشروع نہین رہا اگر نماز چار رکعت پڑہیگا گنہگار رہیگا اور نماز فاسد اگر بے نیت اقامت قعدہ
اولی پہ نہ بیٹھا۔ ۳۔ مرض اور اسکی رخصتین بہت ہین۔ اپنی جان کا یا عضو کا یا زیادت مرض کا یا دیر مین صحت کا
خوف ہو تو تیمم جائز ہے اور نماز فرض بیٹھکر پڑھنا یا لیٹ کر پڑھنا یا اشارہ سے پڑہنا یا جماعت سے پیچھے رہنا کو ثواب پاتا
رہیگا۔ اور شیخ فانی کو رمضان مین افطار کرنا اور فدیہ دینا اور کفارہ ظہار مین روزہ نرکھنا اور کہانا کہلانا اور رمضان

اور دین پر رہن یا کفیل یا کفیل بالنفس لینا یا صلح سے یا ابراء سے کل یا بعض دین ساقط کرنا اور صلح عن انکار یا اسلیے کرنا کہ قسم
سے محفوظ رہے - اور جب جنس ایک ہی ہو اور منافع پر بھی اجرت ٹھہری ہو تو چونکہ وہ چیز نہیں ہے کہ جس سے اجارہ شروع ہے
تو یہہ اجارہ ناجائز ہے اور وہ اجارہ کہ کسی چیز سے مین منفعت متعدد نہو جائز نہیں ہے کہ عاریتہ سے بھی یہہ منفعت ہو سکتی ہی -
اور عقود محتیجا جائز ہین کہ لزوم مین مشقت ہی کہ بہت کام خود نہین کر سکتے ہین اور حقوق لازم ہوتے ہین - اور بیع وغیرہ
ثابت نہوتی اور حرج دفع کرنے کے لیے ضرور ہے کہ وکیل کو اپنا موقوف ہونا معلوم ہو تو موقوف ہوگا - اور قاضی یا اور صاحب
(وظیفہ) عہدہ و خدمت کا موقوف ہونا اوسکے علم پر ہے - اور جب کا اور گواہ کا اور سونے کا دیکھنا جائز ہے اور ایسے ہی
بھی نکاح جائز ہے کہ اوسمین تکلیف ہی کیونکہ سب لوگ اپنی بیٹیون اور بہنون مین یہہ بات جائز نہین رکھتے ہین - پس نظر
تمیز نکاح مین خیار رویت نہین ہے - اور بیع مین خیار رویت اور اس خیار مین مشقت اور تکلیف نہین ہے - اور اسی لیے
نکاح مین حکم کرنا ایجاب ہی نہ بیع مین - اور اسی لیے نکاح مین وسعت دی گئی ہے کہ بے دیکھے اور بے شرط عدالت شہود
جائز ہی - اور شروط مفسدہ سے فاسد نہین ہوتا ہی - اور صرف لفظ نکاح اور تزویج پر موقوف نہین ہے بلکہ جس لفظ سے کہ ملک
عین مفہوم ہی ہو جاتا ہی اور عاقدین کے دو بیٹے گواہ ہو سکتے ہین اور سونے والے ہی گواہ ہو سکتے ہین اور نشہ والے
جو نشہ اترنے پر ذکر کرین اور عورتین خود اپنا نکاح کر سکتی ہین اور عورتین ہی مرد کے ساتھ گواہ ہو سکتے ہین - یہہ
سب آسانی اسلیے کی گئی ہے کہ زنا اور اوسکی تکلیفون سے بچے - اور اسی لیے تعجب ہے کہ حنفی زنا کرے - اور تاکہ مرد پر
آسانی ہو اور عورتون پر بھی آسانی ہو کہ وہ بہت ہین چار عورتے نکاح جائز ہوا اور چار سے زیادہ اس لیے جائز نہیں ہے
کہ برابر حق رسانی مین مرد پر تکلیف ہوگی - اور جب جورو مرد مین آپسمین نفرت ہو جاوے اور زوجیت کے حقوق برابر
نرہین تو طلاق مشروع ہوئی ہے - اور اسی لیے خلع یعنی عورت مال دیکر طلاق لے سکتی ہے - اور تین حیض سے پہلے عدہ
مین رجوع ہو سکتی ہے - اور یہہ سب حاجت پر مشروع ہے نہ ہمیشہ - اور ایلا والے پر جب چار مہینے گزر جاوین تو دفع ضرر کے
لیے طلاق پڑ سکتی ہے - اور آسانی کے لیے ظہار اور قسم مین کفارہ مشروع ہوا ہی - اور چونکہ قسم بار بار ہو سکتی ہے اسکے لیے
اختیار ہے کہ کفارہ جو چاہے دیوے نہ اور کفارہ مین کہ وہ نادر الوقوع ہین - اور جو نذر معلق بالشرط ہی اوس کو اختیار ہے
کہ کفارہ مین دیوے اور نذر پوری کرے اور اسپر فتوی ہے اور امام نے مرنے سے سات دن پہلے اس مسئلہ پر رجوع فرمایا
ہے - اور غلام تمام عمر غلامی مین رہے اسمین بہت تکلیف ہی اس لیے کتابت شروع ہوئی ہے اور اسی لیے کتابت مین
شروط فاسدہ موثر نہین ہین - اور وقت موت وصیت شروع ہوئی ہے کہ جو کوئی انسان سے اپنی زندگی مین نقصانات
ہوئے ہین اونکا تدارک کر لے اور تاکہ وارثون کو ضرر نہو ثلث کی وصیت دی گئی ہے نہ زیادہ کی چنانچہ [illegible] تو

نکاح مین خیار رویت نہین ہے

اور شہر سے کوس بہر نفل اشارہ سے پڑھنا۔ اور عورت اور ذکر کا مس کرنا نقض وضو نہیں ہے اور طہارت اور کپڑے میں نیت
شرط نہیں ہے۔ اور پانی میں بہت گنجائش ہے اور رفع حدث نیت پر موقوف ہے اور حکم فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآن قرآن
شریف کچھ متعین نہیں ہے۔ اور اس طرح مقرر کرنا کہ سوا اس کے اور کچھ جائز نہیں ہے تکلیف و تنگی ہے۔ اور مقتدی سے قرأت
موقوف ہے تا امام کو تکلیف غلط نہو دے اور تکبیر تحریمہ اوسی لفظ سے ہے کہ تعظیم ہو۔ اور قرآن شریف کا نظم ضروری رکن ہے۔ اور
رکوع اور سجدہ طمانیت فرض نہیں ہے۔ اور خواہ مخواہ زکوۃ اور صدقہ فطر اوسی قسم کے مستحقوں کو دینا ضرور نہیں ہے اور روزہ
میں تاخیر نیت اور رمضان میں نیت تعیین نہونا اور حج میں صرف دو رکن ہیں عرفات میں ٹھہرنا اور طواف زیارت
اور طہارت اور بشر شرط نہیں ہے۔ اور مناسک سب ارکان نہیں ہیں بلکہ اکثر ہیں اور عمرہ عمر بھر میں ایک ہی بار واجب
ہے۔ اور شدت حرارت میں ظہر ٹھنڈی پڑھنا۔ اور جمعہ میں ٹھنڈا کرنا نہیں ہے جلدی پڑھنا مستحب ہے۔ اور بارش سے
اور عذروں سے جو مشہور ہیں جماعت اور جمعہ ترک کرنا۔ اور اندھے سے جمعہ اور حج گو اوسکو ہاتھ پکڑ کر لیجانے والا بھی
ہو ساقط ہے۔ اور نماز جو بار بار ہوتی ہے حائض سے ساقط ہے نہ روزہ۔ اور حکم مستحاضہ بھی ایسا ہی ہے اور ایک دن رات سے
جو بیہوشی زیادہ ہوجاوے تو نماز ساقط ہے اور جو مریض کہ سر سے اشارہ نکر سکے اوس سے بھی نماز ساقط ہے۔ اور کشتی میں
جو قدرت قیام نہو بخوف دوران سر نماز جھککر جائز ہے۔ اور سال میں ایک بار روزہ رکھنا اور عمر میں ایک بار حج کرنا
اور چالیسواں حصہ زکوۃ دینا چنانچہ میسر ہونے پر زکوۃ ہے نہ جب کہ مال نہو اور حالت اضطرار میں مال غیر کھانا اور
مردار کھانا اور پھر ضمان دینا اور مال یتیم میں سے بقدر محنت ولی اور وصی کھانا۔ اور حج سے رک گیا یا موسم جاتا رہا
تو حلال ہوگا۔ اور حاجی حرم کی گھانس موسم میں چرا سکتے ہیں اور کھجلی اور لڑائی میں حریر پہننا۔ اور بیع سلم مفلسوں کے
رفع حاجت کے لیے۔ اور ڈھیر کا اوپر اور نمونہ دیکھہ لینا کافی ہے اور خیار شرط شرے کے لیے کہ مذاق نہو اور خیار
قیمت تین دن میں دینا اور اسی لباس پر بیع بالوفا کہ بیع امانت ہے جو مشایخ بلخ و بخارا نے ایجاد کیا ہے واسطے دستی
کے جائز ہے۔ اور بیع ناحق پھر واپس کرنے کا اختیار ہے یا جب کہ دھوکا ہونا یا مشتری پھر رجعت کرنا ہو۔ اور عیب
پھر واپس کرنا اور تحالف کرنا اور اقالہ کرنا اور حوالہ اور رہن اور ضمان اور ابرا اور قرض دینا اور شرکت کرنا اور صلح
اور حجر اور وکالت اور اجارہ اور مزارعت اور مساقات اور مضاربہ اور عاریہ اور ودیعت حاجت اور مشقت کیلیے
مشروع ہے۔ کیونکہ ہر شخص اپنے ملک سے فائدہ لیتا ہے اور فائدہ پورا وہی کا لیتا ہے جسپر حق لازم ہے اور اپنا حق کامل
لیتا ہے اور سب کام بذات خود کرتا ہے تو غیر کے مال سے انتفاع بطریق اجارہ و اعارہ اور قرض جائز ہوا اور دوسرے کے
سے مدد لینا مثلاً وکالت و ابضاع اور شرکت اور مضاربہ اور مساقات اور جو دولت مند ہو اوس سے فاصل کرنا مثلاً حوالہ

گران لینا واجب نہین ہے اور ان لے سکتا ہے۔ فائدہ ثانیہ شرع کی تخفیفات کئی قسم ہین۔ اول تخفیف اسقاط مثلاً عذر ہو تو عبادت معاف ہو سکتی ہے۔ ثانی تخفیف نقصان۔ مثلاً سفر قصر نماز۔ پورا نماز پڑھنا اصل ہے یا قصر اصل ہے اور یہہ سفر اتمام فرض ہے تو کچھہ تخفیف نہین ہے مگر ایک صورت سفر مین۔ ثالث تخفیف ابدال چنانچہ وضو اور غسل تیمم سے بدل گیا اور قیام نماز قعود واضطجاع سے بدل گیا۔ اور رکوع اور سجود ایما سے ہوا۔ اور روزہ کھانا کھلانے سے بدل گیا۔ رابع تخفیف تقدیم مثلاً عرفات مین دو نماز جمع کرنا اور زکوۃ پیشگی دینا۔ اور صدقہ (زکوۃ) فطر پیشگی دینا۔ اول مین نصاب کا مالک ہونا اور دوم مین راس المال موجود ہونا اور دول ہونا اور مکلف ہونا۔ خامس تخفیف تاخیر مزدلفہ مین نماز جمع کرنا اور مریض اور مسافر کو رمضان اور نماز تاخیر کرنا۔ سادس تخفیف ترخیص۔ مثلاً جو آدمی کہ پتھر وغیرہ سے استنجا کرے اور نجاست لگی رہے اوسکا نماز پڑھنا۔ اور گلے مین نوالا اٹک جاے تو شراب سے اوتارنا۔ سابع تخفیف تغیر مثلاً خوف مین نماز کی صورت بدل جاتا۔

فائدہ ثالثہ مشقت اور حرج کا وہان اعتبار ہے کہ نص وارد نہوئی ہو اور نص کے ساتھہ نہین ہے اسی لیے حرم کی گہاس سوا اذخر کے چرانا اور کاٹنا حرام ہے۔ اور گو بر نجاست مغلظہ ہے۔ اور بسبب اس نص کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ گو بر نجس ہے۔ بلوی کا اعتبار نہین ہے۔ اور امام صاحب فرماتے ہین کہ اس سے پرہیز مین کچھہ حرج نہین ہے اور یہہ مشہور ہے کہ جب بلوی عام ہو تو تخفیف ہوتی ہے۔ **فائدہ رابعہ** جب کسی کام مین تکلیف ہو تو وسعت ہو جاتی ہے۔ اور جب کوئی امر وسیع ہو تو تنگ ہو جاتا ہے۔ اور جو اتحاد سے متجاوز ہو تو ضد پہ منعکس ہوتا ہے۔ ایک کام کے ہمیشہ رہنے کے لیے امر کے محتاج ہوتے ہین کہ آیندہ اوسکی حاجت نہین ہوتی ہے اور جسکی ابتدا مین حاجت ہے اوسکے بقا مین حاجت نہین ہے اور اس کا ذکر قواعد مین آگے آتا ہے انشاء اللہ تعالی۔ **قاعدہ خامسہ** ضرر زائل ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لا ضرر ولا ضرار ضرر دوسرے کو ضرر دینا ہے گو اپنا فائدہ ہو اور ضرار ابتدائً بے وجہ ضرر رسانی ہے۔ امام مالک نے اپنے موطا مین روایت کی ہے عمرو بن یحیی اپنے باپ سے مرسل کہتے ہین۔ اور حاکم نے مستدرک مین اور بیہقی اور دارقطنی نے ابو سعید خدری سے اور ابن ماجہ نے عبداللہ بن عباس سے اور عبادہ بن الصامت سے روایت کی ہے۔ اور مہذب مین اسکی یہہ تفسیر ہے کہ کوئی اپنے بھائی کو نہ ابتدا مین نہ جزا مین ضرر دیوے اور ہمارے علما غصب اور شفعہ وغیرہ مین یہہ حدیث بیان کرتے ہین۔ اور اس قاعدہ مین سے بہت مسائل نکلتے ہین اور وہ بالعیب اور سب اختیارات اور حجر کے سب اقسام اور شفعہ کہ شریک کے تقسیم کے ضرر کے دفع کے لیے ہے اور ہمسایہ بد کے ضرر کے دفع کے لیے اور اسکے سبب گہر سستے اور مہنگے ہوتے ہین اور قصاص اور حدود اور کفارات اور تلف کا ضمان اور حسب شرائط تقسیم پر جبر کرنا اور حاکمون اور قاضیون کا مقرر ہونا اور اپنے اوپر جو حملہ کرے اوسکو دفع کرنا اور مشرکین اور باغیون کا قتال کرنا۔ اور کشمش اور انگور کے

اور وصی سے لے سکتا ہے - اور وارث کے لیے وصیت ہو تو اور وارثوں کی اجازت پر موقوف ہے - اور متروکہ کا متوفی کی ملک میں
رہتا ہے کہ اس کے حوائج ادا ہوویں کہ اس پر رحمت ضرور ہے - اور وصیت معدوم کی بھی ہو سکتی ہے ح مثلاً باغ کا پھل
یا زراعت کا غلہ جو اب موجود نہیں ہے - اور شروط فاسدہ سے باطل نہیں ہوتی ہے - اور مجتہدین اگر خطا کریں تو گناہ نہو گا
اور ظن پر اکتفا کر کے فتوی دیوین کہ امر یقین پر فتوی ہونا تو مشقت ہے اور مشکل ہے کہ اور آسانی کے لیے فاسق قاضی ہو سکتا ہے
اور فسق سے معزول نہیں ہو سکتا ہے بلکہ مستحق ہے اور گواہوں کا تزکیہ واجب نہیں کہ حال مسلمان صلاحیت پر ہے - اور
گواہ پر جرح مجرد نہیں ہو سکتا ہے - اور قضا اور وقف میں بہت وسعت ہے اور امام ابو یوسف کے قول پر تو یمین فتوی
ہونا چاہیے - اور قاضی گواہ کو تلقین کر سکتا ہے - اور تا سفر نہو دے ایک قاضی دوسرے قاضی کو خط بھیج سکتا ہے - اور
اور ایسی ذات پر اور اس کام میں جو منقطع ہو جاوے اور مشاع وقف ہو سکتا ہے اور متولی کو سونپ دینا شرط نہیں ہے اور حکم قاضی
بھی شرط نہیں ہے اور حاجت پر بیچ شرط قرض لے سکتا ہے اور تا کہ وقف پر غیبت ہو سکے قرض شرط لے سکیگا اور سبب رابع نقصان ہے (عقل میں)
مثلاً لڑکپن اور دیوانگی میں مال کی حفاظت اور تربیت ولی کو دی گئی اور حضانت عورتوں کو دی گئی کہ ان پر
رحم ہو وے - اور عورتوں کو تکلیف نہو حضانت پر اور ان کو جبر نہیں ہوتا ہے - اور عورتوں پر جمعہ اور جماعت اور جہاد اور
جزیہ نہیں ہے - پر دیت عاقلہ ہے اور حریر اور زیور پہن سکتی ہے - اور غلاموں کو وہ تکلیف نہو نا جو آزاد پر واجب ہے اسلیے
غلام کو سزا حدود اور رجم تو نصف ہے - **فائدہ اولی** - مشقت دو قسم ہے - ایک وہ کہ مشقت سے عبادۃ معاف نہیں ہوتی
مثلاً سردی سے وضو وغسل زائل نہیں ہوتا ہے اور شدت گرمی اور بڑے دن ہونے سے روزہ معاف نہیں ہوتا ہے
اور حج اور جہاد مشقت سفر سے معاف نہیں ہوتا ہے اور سزا حدود اور زانی پر رجم اور جنایت پر قتل اور باغیوں سے قتال
بہرحال معاف نہیں ہوتے ہیں - اور دوم وہ کہ عبادات معاف ہو جاتی ہیں وہ کئی مراتب ہے - اول خوف نفس اور خوف
اعضا کہ کام کے نرہیں - اس لیے تخفیف واجب ہے - اسی لیے اگر سوا دریا کے اور کوئی رستہ نہو اور عدم سلامت غالب ہے
تو حج واجب نہیں ہے **ثانیہ** - خفیف درد انگلی میں یا سر میں یا خفیف سو مزاج تو اسکا کچھ اثر نہیں ہے اور نہ ان پر کچھ
التفات ہے کہ ان پر التفات کرنے سے بہتر یہ ہے کہ عبادات کرے اور اسکی خوبیاں لیوے - اس لیے وہ مریض کہ روزہ
رکھ سکتا ہے تو رمضان ہی کے لیے روزہ رکھیگا نہ یہ اور روزہ رکھے اور رمضان کا نہ رکھے - **تنبیہ** - زوج کا مرض گر
مضر نہیں ہے خلوۃ کا مانع ہے نہ مرض عورت کا - **ثالثہ** وہ مشقت کہ ان دونوں میں متوسط ہے مثلاً مریض کہ روزہ سے خوف
ہے کہ مرض زیادہ ہو یا دیر میں تندرست ہو تو روزہ نہ رکھے اور ایسا ہی تیمم - اور حج میں زاد اور راحلہ مناسب احوال
شخص ہو وے کہ سلامت رہے اور کجاوہ کے پیچھے نہ بیٹھے بلکہ کجاوہ میں بیٹھے کہ جس سے سر کو سردی نہ لگے - اور پانی بقیمت

ضرر خاص کیا جاتا ہے اور کسی کی دیوار جو رستہ پر جہکی ہو اوسکو گرا دیا جاسکے کہ عام کو ضرر نہو۔ بالغ عاقل حر پر حجر جائز ہے مفتی
نا حق اور طبیب جاہل اور مفلس کرایہ دینے والے پر اور سفیہ پر حجر جائز ہے اور مدیون جو قید میں ہو اوسکا مال بیچکر قرض میں
دیا جاسکے۔ اور جب غلہ بیچنے والا تعدی غبن فاحش سے کریں تو نرخ مقرر کیا جاسکے۔ محتکر (جو غلہ جمع کرے) کا غلہ جبراً بیچا جاسکے
اور اوسکو بیچنے سے ممانعت کیجاسکے۔ اور کپڑہ کے بازار میں تندور نہ لگایا جاسکے وہ دوسری تمثیل ہے ایکسا کا ضرر دوسرے سے سخت ہے
تو بہت ضرر کم ضرر سے دور کیا جاسکے۔ دین اور نفقہ واجب پر حبس کیا جائیگا۔ باپ اولاد کے نفقہ میں قید کیا جائیگا نہ ولد کے
دین میں۔ کڑی غصب کرکے اپنی عمارت میں لگالے اور عمارت کی قیمت بہت ہو تو عمارت والا قیمت کڑی کی دیدیگا۔
اور کڑی کی قیمت بہت ہو تو کڑی والا قیمت عمارت کی دیدیگا۔ زمین غصب کرکے اور عمارت بنائی یا درخت لگائے زمین کی
قیمت بہت ہو عمارت اور درخت اوکہاڑ دیں اور زمین واپس کرینگے۔ ورنہ زمین کی قیمت دیدینگے مرغی موتی نگل گئی
جسکی قیمت زیادہ ہو تو وہ کم قیمت والیکو نقصان دیدیگا۔ کسیکے گہر میں اونٹ کا بچہ گہس گیا اور بغیر دیوار توڑے کے نہیں
نکل سکتا ہو اور بکرا نے دیگ میں موںہہ ڈالدیا اور بغیر توڑے کے نہیں نکلتا ہو تو وہی حکم بالا ہے۔ اور شافعیہ فرماتے ہیں
اگر جانور کے ساتھ مالک بھی ہو تو وہ اسکے ترک حفاظت اوا لاک ہے۔ اگر وہ جانور حلال نہیں ہے تو دیوار اور ہانڈی توڑی جاسکے
اور ادسے اوسکی قیمت لیجاسکے اور جانور حلال ہے تو اوسکے ذبح میں دو روایتیں ہیں۔ اور اگر مالک ساتھ میں ہے ہانڈی والے
نے کچھ زیادتی کی تو جانور والا ارش لیگا ورنہ نہیں لیگا۔ اسکو یہہ خوف کہ فلان کی کوٹھری کریگی تو خود اندر جاکر اپنا اسباب
نکال لے تاکہ کوٹھری والا تلف نکردے یا نہ چہپادے۔ اور اپنے قرض کا جنس لیوے۔ اگر یہہ امید ہو کہ بچہ زندہ نکلیگا تو میت کا
پیٹ پہاڑدیں چنانچہ امام صاحب نے یہہ حکم دیا تھا اور بچہ زندہ نکلا اور جیتا رہا۔ اور موتی نکالنے کے لیے مرغی کا پیٹ
نہ پہاڑا جاسکے کیونکہ آدمی کی حرمت بہت ہے۔ اور موتی کی قیمت مرغی والے کے مال میں لازم ہوگی اگر اوسکا ترکہ نہیں ہے
تو کچھ نہیں ہے۔ قاعدہ رابعہ جب دو فساد جمع ہوں تو وہ اختیار کرتے ہیں کہ جسکا ضرر کم ہو نہ وہ کہ اوسکا ضرر اعظم ہے اور
نماز میں دو امر میں فساد دونوں کا برابر ہو تو جسے چاہے اختیار کرے۔ اور جو ایک کم اور دوسرا زیادہ تو کم اختیار کرے کہ بے
ضرورت حرام پر ارتکاب نہیں ہوسکتا ہے۔ سجدہ میں زخم بہتا ہے ورنہ نہیں تو سجدہ نکرے اور رکوع و سجود بیٹھکر اشارہ سے
کرے کہ ترک سجود بہ نسبت نماز بحدث آسان ہے۔ اور جانور پر نفل پڑھنے میں سجدہ خود ہی متروک ہے۔ بڈہا بیٹھکر قرات
پڑھ سکتا ہے نہ کھڑا ہوکر تو بیٹھکر نماز بضرورت پڑھے کیونکہ ترک قرات جائز نہیں ہے۔ اور یہہ دو نو نماز کہ کہڑے ہوکر حمد
سے باہر قرات پڑھے تو جائز ہوگی۔ دو کپڑے ہیں دونوں میں درہم سے زیادہ نجاست ہے (ہر ایک میں کم اور دوسرے میں
زیادہ) لیکن ربع سے کم ہے تو جس میں چاہے نماز پڑھے کیونکہ دونوں ناپاکی میں برابر ہیں اور جو ایک ربع سے کم ہے

سود رشوت بیچے اور مشتری اونکو توڑ ڈالے کیونکہ جو پڑھتا ہے لوگون کی بے پردگی ہوتی ہے تو اوسکو حکم کرینگے کہ پڑھتے ہوئے
پکار دے اگر نہ پکارے گا تو حاکم سے نالش کرین کہ اوسکو پڑھنے سے منع کرے - اور یہہ قاعدہ اور جو اس سے پہلے ہو
ایک ہی ہے اور ان پر بہت قواعد متعلق ہین - ضرورات سے محظورات مباح ہو جاتے ہین - اسی لیے بھوک مین مردار کھا سکتے ہین
اور کشتی کے بچانے کے لیے اگر اوسمین بہت بوجہ ہو گیا ہے مسافرون کا مال تلف کر دینا اور جو آدمی قرض ادا کرے اوسکا
مال بے اجازت اپنے قرض مین لے لینا اور حملہ کرنے والے کو دفع کرنا گو اس دفعہ مین وہ مارا ہی جاوے مگر اس قاعدہ مین
یہہ بھی ہے کہ محظور جب مباح ہو کہ نقصان نہو - اگر مردہ بھی ہے تو اوسکا کھانا جائز نہین ہے کہ اوسکی عزت اور عظمت مضطر
کی جان سے زیادہ ہے - اور کسے قتل پر اسکو جبر کیا گیا ورنہ اسکو قتل کرینگے تو جائز نہین اگر قتل کریگا تو گناہگار ہوگا کہ اپنا
قتل ہونا دوسرے کے قتل ہونے سے آسان ہے - بلا کفن دفن کیا گیا تو اوسکے کفن دینے کے لیے نہ اوکھاڑین
کیونکہ ستر تو مٹی سے ہو گیا اب صرف ہتک حرمت ہوتا ہے اور بے غسل دفن ہو گیا تو بھی یہی حکم ہے اور قبر پر نماز پڑھ
لیجاوے - اور محظور بقدر ضرورت مباح ہوتا ہے جو لی تم ضرورت کے لیے مباح نہین ہے - اور مردار بقدر سد رمق کھایا جاوے
کیونکہ وہ ضرورت کے لیے مباح ہے - اور جنگلون مین کو دن مین بار پچھے نہین ہوتے ہین اور اونٹ اور سکے گرد بیٹھتے
ہین اور پیشاب اور مینگنی کرتے ہین تو نجاست قلیل اونمین پڑے معاف ہے - اور شہر کے کنون مین یہہ نہین ہے اسلیے
اونمین نجاست قلیل معاف نہین ہے - اور وضو کرنے والے کو جو استعمال کیے معاف ہے اور غیر متوضی کو وہ بھی معاف نہین
اور شہید کا خون اوسکے حق مین معاف ہے نہ اور کسے لیے - اور پٹی اوسی قدر بدن پر باندہی جاوے کہ ضرورت ہے
اور تندرست جگہہ پر نہ باندہی جاوے - اور شافعیہ فرماتے ہین کہ مجنون کو ایکسا عورت سے نکاح کر دینا کافی ہے کہ اسمین حاجت
رفع ہوتی ہے - تذنیب جو عذر سے جائز ہوا وہ عذر کے جاتے رہنے سے زائل ہو جاتا ہے - اسی لیے جب پانی پر قدرت
ہو تو تیمم جاتا رہا اسکے سب مسائل معروف و مشہور ہین - ثالثہ ضرر کے ساتھ ضرر زائل نہین ہوتا ہے اسی لیے شریک
پر عمارۃ واجب نہین ہے - اور جو شخص عمارت بنانا چاہتا ہے اوسکو کہا جائے کہ تو خرچ کر اور جائداد روک لے تا قیمت بنا یا
اپنا خرچ لیلیوے - اول جب ہے کہ حاکم کا حکم نہو - دویم حاکم کا حکم ہونا ضرور ہے - اور شریک پر تین مسئلون مین عمارت
پر جبر ہوگا - ۱ - نیچے کی دیوار گر گئی تو تاکہ (علو) بالاخانہ کا ضرر نہو دیوار بنانے کا اوسپر جبر نہوگا - ۲ - ایک دیوار دو مین
مشترک ہے یا اوسپر دوسرے کی کڑیان ہین اسلیے اس دیوار کے بنانے پر جبر ہوگا - ۳ - نیچے والے نے جو اپنا گھر ڈہایا
تو اوسپر جبر ہوگا کہ بناوے ورنہ بالاخانے والیکو ضرر ہوگا - اور مولی پر اپنے غلام باندی کا نکاح کر دینے پر جبر نہوگا - اور
ایک مضطر دوسرے مضطر کا کھانا نہ کھاوے اور نہ اوسکے بدن مین سے کچھ کھاوے - تنبیہ ضرر عام دفع ہونیکے لیے

پھر فائدہ دیا کرے۔ قاعدہ سادسہ العادۃ محکمہ۔ اسکی اصل یہہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ما راٰہ المسلمون
حسنا فہو عند اللہ حسن جس امر کو سب مسلمان اچھا جانیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہے۔ علائی کہتے ہیں کہ حدیث کی کتابوں
میں کہیں یہہ حدیث مرفوعاً میں نے نہیں پائی۔ اور نہ سند ضعیف سے ہی اور بہت دریافت کے بعد یہہ معلوم ہوا کہ حضرت عبد اللہ بن
مسعود رضی اللہ عنہ کا قول موقوف ہے جو احمد کی سند میں ہے۔ عادۃ اور عرف کا ذکر فقہ کے مسائل میں بہت ہے اسی لیے اسکو ایک
اصل مقرر کیا گیا ہے اور اصول میں یہ بحث کی ہے کہ حقیقت بدلالۃ الاستعمال والعادۃ ترک ہوتی ہے۔ لفظ کو معنی موضوع لہ
الاصل سے معنی مجازی میں بسبب غلبہ استعمال کے شرعاً لینا استعمال ہے۔ اور معنی مجازی میں عرفاً لینا عادت ہے یا امور متعودہ(?)
طبائع سلیمہ جو نفوس میں جم جائیں عادت ہے۔ اور (عادت) عرف تین قسم ہے۔ ۱۔ عرف عام۔ مثلاً وضع قدم۔ عرف خاص ہر
طائفہ کی اصطلاح مثلاً نحو میں رفع اور ناظرین کے یہاں نقض(?) اور جمع اور نقض(?) اور عرف شرعی صلوٰۃ زکوٰۃ حج کہ اسکے لغوی معنی کر
ہیں۔ اور مار جاری وہ ہے کہ لوگ اسکو مار جاری جانتے ہوں اور گزند میں لگی بہت وہ ہے کہ اسکو جانچنے والے بہت کہیں
اور مار کثیر جو بہانے مار جاری کی ہے اور اسکی راے پر موقوف ہے کہ مبتلی ہو نہ یہہ کہ وہ درد وغیرہ ہو۔ اور جو حیض و نفاس سے تا ایسے(?)
ایام عادت پر زیادہ ہووے۔ اور نماز میں وہ عمل مفسد ہے جو عرف میں اس سے ہو کہ خارج ہو وہ دیکھا یہہ کہے کہ یہہ نماز سے خارج ہے
اور جو پہل کہ خود گر گئے ہیں اونکا کھالینا۔ اور نانا کا دودھ پلانے پر نوکر رکھنا۔ اور جن زیور کے اموال میں کہ نص وارد نہیں
ہوئی ہے عرف کا اعتبار ہے کیلی ہو یا وزنی ہو۔ اور جسکا کیلی وزنی ہونا نص میں ہے اوسمیں عرف کا اعتبار نہیں ہے۔ اور ہر
منصوص میں عرف کا اعتبار نہیں ہے زیور کی خصوصیت نہیں۔ ناف (سرہ) عانہ پر بال اگنے کی جگہہ ستر نہیں ہے کیونکہ مزدور
وہاں سے (ازار) تہہ بند باندھتے ہیں اور اس عادۃ کا دور کرنا بہت حرج ہے۔ اور یہہ بہت ضعیف وعید ہے اصل یہ ہے
التعامل جو نص کے خلاف وہ قابل اعتبار نہیں ہے اور جسکو عادت ہو یوم الشک کا روزہ مکروہ نہیں ہے اور رمضان سے پہلے دو دن کا روزہ بھی اور یہہ روزہ
بنیت نفل مطلقاً مکروہ نہیں ہے اور قاضی ہونے سے پہلے جس عادت سے تحفات لیتی کی ہے بغیر عادت کے لے سکتا ہے نہ اوس سے زیادہ کہ زیادہ جو لیگا وہ رشوت ہوگا۔ اور
ضیافت میں جو کھانا سامنے رکھا گیا کھانا جائز ہے گو اذن صراحتاً نہو۔ وقف اون کے عرف میں جو لفظ وقف کے ہیں نذروا اور روپیہ اور قسم لیکن جو عرف
میں لفظ ہیں۔ اور اقرار کے جو لفظ عرف میں ہیں اب یہاں بہت مباحث ہیں۔ اول وہ امر کہ دو بار کرنے کی عادت ہو
ایک ہی بار سے عادت ہے۔ اور اسی پر فتوی ہے۔ وہ کتا جو شکار تین بار نہ کھاے تو پھر معلم ہوگا(?)۔ ۲۔ قاضی کے لیے کبھی
بار ہدیہ ہونا عادت ہے۔ بحث ثانی۔ عادت کا اعتبار جب ہے کہ بہت ہو اور کثرت سے ہو۔ جب نقد کا رواج اور نا لینا
میں اختلاف ہو تو جس کا برتاو بہت ہو اوس پر بیع ہو جائیگی کہ یہہ متعارف ہے۔ تاجر نے بازار میں کپڑا بیچا اور ادا قیمت نوبہ(?)
بہ تاجیل(?) کے تصریح نہیں ہوئی تو متعارف پر عمل ہوگا مثلاً ہر جمعہ پر کچھ لیتے رہتے ہیں کچھ حاجت بیان کی نہیں ہے کیونکہ معروف

[illegible]

مثل شہر والوں کو بیت المال سے بھی تو مشتری سے بیان کیے قسط بندی کر سکتا ہے - اور مرابحہ میں بھی بے بیان بیچ سکتا ہے کہ ادھین
عقد بے قسط نوکر ہوتی ہے اور باعتبار کاتب پر سیاہی دقلم ہے اور درزی پر سوئی تاگہ ہے - اور کحال پر سرمہ ہے - اور
غلام کا کھانا کرایہ لینے والے پر ہے اور جانور کا گھانس و دانہ کرایہ دینے والے پر ہے - اگر کرایہ لینے والے پر شرط کرلین تو اجارہ فاسد
اور دانا کا کھانا اور کپڑا اگر مقدار معلوم ہے عرفا نوکر رکھنے والے پر ہے (اور ہندوستان میں اناکا صرف کھانا واجب ہے) مالک نے
جانور کو دانہ گھانس نہ دیا اور وہ بھوک سے مرگیا تو مستاجر پر ضمان نہیں ہے - رمضان میں مسجد میں شمع بھی نصف و ثلث
جل گئی تو باقی امام یا موذن بلا اجازت نہیں لے سکتے ہیں گو عرف یہ ہے کہ بے اذن لے سکتے ہیں - اور مدرسہ میں بروز
سہ شنبہ یا ورنا شنبہ (اور جمعہ) درس فقہ سے (طلبات) تعطیل رہتی ہے - اگر یہ تعطیل شرط ہے تو وظیفہ معمول کچھ کم نہوگا
ورنہ جیسا مطالعہ میں تعطیل ہے مدرسہ میں بھی رہیگی اور قاضی روز تعطیل بھی بیت المال سے اپنا حق اجرت لیگا - اور اس
زمانہ میں ایام تعطیل بہ نسبت ایام درس کے بہت ہیں - اور اکثر مدرسین تنخواہ پوری لیتے ہیں اور مسجد میں تعطیلات نہیں ہو سکتی ہیں
[illegible] - امام ہر مہینہ میں ایک ہفتہ اپنے گھر آرام لے سکتا ہے کہ یہ عادۃ اور شرعاً معاف ہے - اور جو مدرسہ کہ حدیث شریف
کے لیے وقف ہیں گو واقف کی مراد معلوم نہو کہ اوسمین علم حدیث مثلاً مختصر ابن الصلاح پڑھیں یا متن مثلاً بخاری مسلم یا دونو بحث کہ
اس زمانہ میں جاری ہیں - جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں مدرسہ شیخونیہ میں یہہ درس شرط ہے - واقف کی شرطون
کا اتباع ضرور ہے کہ اونکی شرطیں مختلف ہوتی ہیں - اور ہر شہر میں رواج علحدہ ہے - اہل شام شاگردون کو حدیث خود
پڑھکر سناتے ہیں اور مصر میں شاگرد پڑھتا ہے -

۹ فصل عرف کا شرع سے متعارض ہونا - شرع پر عرف غالب ہوتا ہے - قسم کھائے کہ میں فرش پر یا بچھونے پر نہیں بیٹھونگا
اور چراغ سے روشنی نہ لونگا - زمین پر بیٹھا یا دھوپ کی روشنی لی حانث نہوگا گو اللہ تعالے نے زمین کو فرش اور
آفتاب کو چراغ فرمایا ہے اور گوشت نکھاونگا تو مچھلی کھانے سے حانث نہوگا - گو اللہ تعالی نے اوسکو بھی گوشت فرمایا ہے
میں جانور پر سوار نہونگا کافر پہ سوار ہوا حانث نہوگا گو کافر کو اللہ تعالے نے جانور فرمایا ہے - ایسا ہی آسمان کو بھی
چھت فرمایا ہے میں چھت کے نیچے نہ بیٹھونگا تو آسمان کے نیچے بیٹھنے سے حانث نہوگا - پھر کئی مسئلوں میں شرع عرف
پر مقدم ہے - قسم کھائے کہ میں نماز نہیں پڑھونگا نماز جنازہ سے حانث نہوگا اور روزہ نرکھون مطلق امساک سے حانث
نہیں ہوتا ہے - میں اوس عورت سے نکاح نکرونگا صرف وطی سے حانث نہیں ہوتا ہے جبتک عقد خاص نہو - اور کہا
کہ میں اپنی بیوی سے نکاح نکرونگا تو وطی پر حانث ہوگا (پر ہندوستان میں نکاح عقد خاص پر بولتے ہیں - تو ہلال
دیکھی گئی تو طلاق ہے اوسنے نہ دیکھا پر علم ہوگیا طلاق پڑگئی کہ رویت (دیکھنے سے علم مراد ہے - رسول اللہ صلی اللہ علیہ

اقرار کیا اب کہتا ہی کہ وہ کہوٹے تھے یا نبہرجہ تھے اگر اقرار کے ساتھ متصل کہا ہو تو قول قبول ہے - یا اقرار کیا کہ اسباب کی قیمت
یا قرض کے مجہپر ہزار درہم ہین اب کہتا ہے زیوف ہین متصل کہا یا بعد کہا تو متصل پر تصدیق ہوگا اور اقرار کیا کہ غصب لیا
و ودیعت ہے تو کہا کہ زیوف ہین تو مطلق قبول ہے - اور دعوے مین عادۃ نہین ہے کیونکہ اقرار اور دعوی اوس امر کی خبر
ہے جو پہلے ہوچکا ہو تو اب اوسکے ساتھ عرف لگانا ہے تو مفید نہین ہوگا اور معاملات عقد جو فی الحال کیے ہین اونمین عرف
جو سابق سے جاری ہو موثر ہوتا ہے بلد مین نقود کا رواج مختلف ہو ایک کا رواج غالب ہے تو بے بیان دعوی قبول نہوگا
کہ کون سکہ کا دعوی ہی - (دینار رحم) دینار سرخ کا دعوی ہے اور بلدہ مین دینار سرخ کے سکے کئی ہین تو بے بیان کہ کس
سکہ کا دعوی ہے دعوی قبول نہین ہے - اور بیع مین زیادہ جسکا رواج ہو اوسپر عمل ہو کچہ حاجت سکہ کے بیان کی نہین ہے
اسی لیے مدرسہ مین جو تعطیل کئی مہینہ کی عرف ہین تو جو وقف کہ بعد ہوا ہو اوسپر حکم نہوگا اور جو وقف کہ پہلے ہے
اوسپر حکم ہوگا - واقف نے شرط کی کہ حاکم نگران رہے اوسوقت حاکم شافعی تہا اب حنفی آیا ہے تو اسپر وہ شرط موثر نہوگی
کیونکہ شرط متقدم ہی اور یہہ متاخر - حاکم نے قسم دی کہ جو مفسد بلدہ مین آئے مجکو خبر دینا - جب یہہ حاکم بدلجاے اور نیا آئے تو یہہ
قسم زائل ہوجاے گی حاکم ثانی اطلاع نہ دینے پر حانث نہوگا - بلدہ پر وقف کیا تو حرم شریف مراد ہوگا اور یہہ شرط لگائی ہے
کہ حاکم نگران رہے تو حاکم حرم مراد ہے یا حاکم اسکے شہر کا یا قاضی اوس جگہہ کا کہ وہان جائداد و واقف موجود ہے چنانچہ تہیم ایک بلدہ
مین ہو اور یہہ ایک بلدہ مین اور جائداد دوسری جگہہ اور کہا کہ حاکم نگران رہے تو کون نگران رہے گا مگر حکم یہہ ہے کہ حاکم بلدہ تہیم مراد
ہے اسی لیے مسئلہ اول مین حاکم حرم نگران رہیگا - اور راجح یہہ ہے کہ حاکم جائداد موقوفہ کا نگران رہے کہ وہ اوسکے مصالح سے
خوب واقف ہی - اور جب زمین وقف اس قاضی کے حدود مین نہو تو اس مسئلہ کی تصحیح مین اختلاف ہے -

تنبیہہ احکام مین عرف عام کا اعتبار ہے یا عرف مطلق کا حکم عام عرف خاص سے ثابت نہین ہوتا ہے اور کوئی کہتے ہین
کہ ثابت ہوتا ہے - ایک ہزار روپیہ قرض لے اور قرض دینے والے نے اسکو اپنے آئینہ وغیرہ کی حفاظت پر دس روپیہ ماہوار
پر نوکر رکہا اور آئینہ کی قیمت بہی اتنی ہی ہے (جب قیمت اور ماہوار مساوی ہے تو حفاظت قرض سے زیادہ رہے جسمین احتمال
ربوا ہوا) تو یہہ نوکری صحیح ہے یا نہین - اسمین تین قول ہین - ۱ - باعتبار عرف خواص بخارہ کے کراہت (اجارہ) نوکری
درست ہی - ۲ - صحیح تو ہے پر کراہت بہی ہی - ۳ - اجارہ بعرف عام صحیح ہوتا ہے وہ تو نہین ہے اسلیے اجارہ فاسد ہی اکابر
علما نے اسپر فتوی دیا ہی - مستقرض نے مقرض کو نوکر رکہا تو یہہ حکم ہو تعارف ثابت ہی کیونکہ یہہ تعارف ایک خاص بلد والا
کا نہین ہے - عرف عام ہی - اور بعض صحیح کہتے ہین پر موجد اسکے خاص اہل بخارہ ہین تو بہی تعارف مطلق نہوا اپنا بچاو ضرور
سے خواص جانتے ہین نہ عام تو اس قدر سے تعارف ثابت نہین ہوتا ہے - اسی لیے ایک شہر والون نے بخلاف [illegible]

یا نہیں - اور عادت ہو کہ کافر جو مسلمان کے مقابلہ مین آ ئے تو اونکو امان دیتے ہین تو اسوقت مسلمانون پر حرام ہے کہ مسلمان کی
اعانت کرین - کہ عادت امام بمنزلہ شرط ہے - شکر پکانے کے لیے جو چولہا کرایہ لے اور (نخار) ٹھیکرے لال مٹی نکالنے کی اجارت
رس جو تلف ہو گئی اور سب جگہہ مٹی بقیمت ملتی ہے تو بدین حکم کہ معروف بمنزلہ مشروط شرعی ہے تو اوسکی ضمان کی گو یا تصریح ہو گئی ہے
تو مٹی کی قیمت دیگا - اور عاریت مین شرط ضمان کر لی ہے تو ضمان دیگا - باپ نے بیٹی کے لیے جہیز دیا اور اب مدعی ہے کہ
عاریت دیا تھا اور گواہ نہیں ہین اگر عرف یہہ ہے کہ باپ جہیز ملک دیا کرتا ہی نہ عاریت تو اوسکا قول قبول نہیں ہے ورنہ قبول
ہوگا - اور اگر متوسط درجہ کا آدمی ہے تو بھی اوسکا قول قبول ہے - اور عورت کے مرنے کے بعد زوج کا قول قبول ہے اور باپ
گواہ گذار سکتا ہے کیونکہ ظاہر حال زوج کے موافق ہے - اور عرف ہر بلدہ کا عرف ہے - ح ضوابط اور قواعد پر مفتی کو فتوے
دینا جائز نہیں ہے مفتی پر لازم ہی کہ نقل صریح روایت لکھدے - حکم اشیا ظاہر عادت پر ہے - اگر بازارون مین غالب حلال ہے
تو (سوال م) احتساب واجب نہین ہے اگر غالب حرام ہے یا یہہ شخص جو پاتا ہے لے لیتا ہی اور حلال حرام مین کچھہ تامل نہین
کرتا ہے تو احتساب بہتر ہی - گدہا بیچا تو اوسکے ساتھہ اوسکا پالان وکسی وغیرہ سب دیگا - حمال کا بوجھہ لینا عرف پر ہے کہ کہانتک
پہونچا ـ دروازے تک یا اندر گھر مین - مولی نے اپنا غلام جولاہہ کو سونپا کہ کپڑہ بُننا سکھا دے جب وہ سیکھہ چکا اور اجرت
سیکھنے کے لیے مقرر نہین ہوئی تھی اب اوستاد تو مولی سے اور مولی اوستاد سے اجرت مانگتا ہے تو اس شہر کے عرف پر حکم ہوگا
اگر اوستاد کے موافق ہے تو اس تعلیم کی اجرت مولی اوستاد کو دیگا اور اگر مولی کے موافق ہے تو اس غلام کا اجر مثل اوستاد سے
مولی کو دلاینگے - اور اپنا بیٹا کام سیکھنے پر دیا تو بھی یہی حکم ہے - اکثر بازار والے چوکیدار شب کے لیے مقرر کرتے ہین تو
اگر کوئی اسپر راضی نہو پر سب اوسکی اجرت دینگے - جولاہہ کو آدہے کپڑے پر سوت دیا تو بربنا ء عرف جائز ہے - مبحث الع
وہ عرف معتبر ہے کہ الفاظ کے ساتھہ سابق اور قدیم سے جاری ہو نہ وہ کہ اب کوئی نکالے - جو عرف کہ اب عارض ہوا ہے
اوسکا اعتبار نہین - اسی لیے معاملات مین عرف کا اعتبار ہے نہ تعلیق مین (اگر زید آ ئیگا تو مین تیرا قرض دونگا [illegible]
تعلیق عام رہتی ہے عرف سے خاص نہین ہوتی ہے - مرد نے سفر کا قصد کیا عورت نے اوسکو قسم دی کہ کوئی باندی خرید
لائے - اوسنے کہا کہ جو جاریہ کہ مین خریدون آزاد ہی اور اسنے یہہ نیت کی کہ کل سفینہ جاریہ (یعنے کشتی جو جاری ہے) تو اوسکی
نیت بیکار ہوگا اور کوئی باندی آزاد نہوگی اللہ تعالی نے فرمایا ہے وله الجوار المنشات فی البحر کالاعلام کیونکہ
اوسکی جورو اس قسم دینے مین ظالم ہی اور وہ مظلوم ہے اور مظلوم کی نیت معتبر ہے - حلف دے کہ کل امراۃ اتزوج علیک [illegible] او
اوسنے یہہ کہا اور نیت [illegible] رقبتک کی تو نیت قبول ہے کیونکہ علیک کے معنی علی رقبتک تیری گردن پر تیرے سر پر [illegible] ہونا
حقیقت ہی - اور اقرار مین بھی عرف نہین ہے کہ اقرار حق سابق کی خبر دیتا ہے اور عرف غالب پر وجوب مقدم ہے - درہم کا

نماز بھی نہین سکتا ہے - ایک گواہی گذری کہ اسنے مکہ مین یوم النحر قتل کیا اور دوسری گواہی گذری کہ مقتول اسی مدت سے کوفہ مین اوسی دن مرگیا تو دونو گواہی لغو ہین اگر اول گواہی پر حکم قضا ہو کر قتل کیا گیا اور پھر دوسری گواہی گذری تو اوسکا کچھ اعتبار نہوگا - اور ایسے ہی دو برتن ہین ایک مین نجس پانی کا حکم ہے اور تیمم کریگا کیونکہ برتنون مین تحری ہو سکتی ہے بلکہ دونو برتنون کا پانی پھینک دے اور بالاتفاق تیمم کرلے - ایک مقدمہ مین حکم دیا اور پھر اوسکا اجتہاد بدل گیا تو وہ حکم نہین توڑیگا - اگر کوئی اور مقدمہ آوے تو دوسری رائے ہو ویسا حکم کریگا - اور اسی لیے مرافعہ مین حکم حاکم جب تک کتاب و سنت و اجماع منسوخ نہین ہو سکتا ہے - ایسا ہی قاعدہ سے دو مسئلہ نکلتے ہین - ۱ - تقسیم مین جب غبن فاحش ہو تو ٹوٹ سکتی ہے کیونکہ (معادلہ) مساوات نہ تھی تو گویا ابتدا ہی سے تقسیم نہین ہوئی کیونکہ اگر کوئی شرط قضا و قاضی مین فوت ہو گئی اور اوسنے غلطی کی تو بے شک اوسکا حکم منسوخ ہوگا - ۲ - امام کی رائے مین ایک بات آئی پھر مرگیا یا معزول ہو گیا تو امام ثانی اوسمین مصلحت امور عام کی دیکھے تو بدل سکتا ہے کیونکہ اسمین مصلحت ہے کہ اوسکا اتباع ضرور ہے -

تنبیہات - ۱ - وثیقہ (فیصلہ) لکھنے والے ہمارے زمانہ اور اس سے پہلے مقدمہ کے آخر مین بیع یا نکاح ہوا یا اجارہ ہوا یا وقف ہوا اقرار ہوا - یہ لکھتے ہین کہ حاکم نے اسکے موافق حکم کیا تو مرافعہ مین منسوخ ہو سکتا ہے اگر خاص ایک مقدمہ مین ہوا اور مدعی کا مدعا علیہ پر دعوی صحیح دائر ہوا ہو تو منسوخ نہین ہو سکتا ہے ورنہ نہین - کیونکہ شرط قضا مجتہدات مین یہہ ہے کہ حادثہ اور دعوی صحیح ہو ورنہ فتوی ہے جو منسوخ ہو سکتا ہے - یہ حکم کو فسخ نہین ہو سکتا ہے اور اسی پر اجماع ہے - شافعی نے حکم بیع زمین کا دیا تو ہمسایہ کے شفعہ کا حکم نہوگا اور قاضی حنفی ہو تو ہمسایہ کا شفعہ ہو سکتا ہے - ۲ - (موثق) وثیقہ لکھنے والے کا یہہ کہنا کہ حکم صحیح ہے سب شرایط اوسمین پورے ہین کافی ہے یا نہین جواب یہہ ہے کہ یہہ کہنا کافی نہین بلکہ چاہیے کہ مقدمہ اور دعوی اور کیفیت حکم سب لکھے اور (سجل) فیصلہ مین لکھنا کہ میرے نزدیک ایسا ثابت ہے کہ جو اور شرط حکمیہ ثابت ہوتے ہین تو یہ تفصیل صحیح کافی نہوگا - اور (محاضر) عرضی دعوی اور (سجلات) فیصلہ مین بیان بالتصریح ہونا چاہیے نہ بالاجمال صرف فلان آیا اور فلان کو لایا کافی نہوگا جب تک کہ یہ فلان اوس فلان کو لایا اشارہ نہو اور فیصلہ مین گواہی تمام و کمال ہونا چاہیئے اور ثبت عندی کا ہدیہی کافی نہین ہے جو اوپر مذکور ہوا کیونکہ ایک بلدہ سے دوسری جگہ تعمیل کیلیے جاتے ہین تو اوسمین جرح نہو - ۳ - اور حکم بالصحت اور حکم بالموجب ایک چیز ہے - وقف مین صرف صحت کا حکم دینا کافی نہوگا بلکہ شرائط کی صحت کے حکم دینا چاہیے - ۴ - مذہب مین قول ضعیف اور مرجوع عنہا اور مذہب مخالف پر عمدا اور فیصلہ نافذ نہین ہوتا ہے - ۵ - مخالف اجماع عمل نہ چاہیے اور ائمہ اربعہ کا خلاف نہ چاہیے کہ اوسپر اجماع ہے - ۶ - خلاف شرط واقف خلاف نص ہے اور حکم بے دلیل نافذ نہین ہو سکتا ہے - ہے شرط واقف مسجد مین [illegible]

شہرون کے دراہم اور آبریشم کے تولنے کے زیادہ وزن کے بٹ بناے تو یہہ جائز نہوگا - حمال سے کہا کہ اپنے پلہ مین ہار اُٹھا لین تو یہہ فاسد ہے اجر مثل لازم آویگا نہ اجر مسمی - اور پیسنی والے کے پلہ مین لینا بالنص منع ہے - اور بیع بالوفا حاجت کے لیے جائز کی گئی ہے تا ربوا لینے دینے سے بچین - اہل بلخ اجارہ اور دین کے عبادہ والی ہے کہ انکو جائز نہین ہے اور اہل بخاری اجارہ طویلہ تصور کرتے ہین جو درختون مین نہین ہو سکتا ہے تو بالضرور بیع وفا کے لیے مضطر ہوے - اور جس چیز کی تنگی ہوتی ہے اوسکا حکم وسیع ہو جاتا ہے - حاصل یہہ ہے کہ عرف خاص کا اعتبار نہین ہے - مگر بہت مشایخ نے اوسکا اعتبار بھی کیا ہے - تو اس اعتبار پر دوکانو مین ایک خلوہ بناتے ہین اسکا ہونا لازم ہوگیا ہے تو یہہ خلوہ دوکان سے متعلق حق ہوگیا ہے تو مالک اوسکو خلوہ سے نکال نہین سکتا ہے - اور نہ کسی اور کو کرایہ دے سکتا ہے - اور سلطان غوری نجارون کے لیے یہہ خلوہ بناتے ہین اور اوسکو اونکے اوترنے کے لیے وقف کرتے ہین - چنانچہ عرف خاص مین فقہا مصر نے یہہ ٹہیرایا ہے کہ وظیفہ داران سے کچھہ نہ کچھہ لیتے رہتے ہین - اسکو اپنے یہان تعارف کیا ہے چاہیے کہ جائز ہو جاے اگر کچھہ لیا تو مالک نہوگا لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم - مصر کے کئی مسائل پر عمل کیا ہے ایک یہہ ہے گھر کی بیع مین سیڑہی بھی داخل ہوتی ہے کیونکہ گھر کئی درجہ کا ہوتا ہے بغیر اسکے کچھہ انتفاع نہین ہو سکتا ہے - واللہ تعالیٰ اعلم علمہ اتم واسلم -

النوع الثانی قواعد کلیہ - قاعدہ اول - ایک اجتہاد دوسرے اجتہاد سے رفع نہین ہوتا ہے - اجماع اسکی دلیل ہے - حضرت ابوبکر نے جو کئی حکم کیے اور حضرت عمر نے انکے خلاف کیا پر انکا حکم نقض نہین کیا کیونکہ اجتہاد ثانی اجتہاد اول پر قوی نہین ہے - اور اس صورت مین کوئی ثابت نہین رہیگا - ہر وقت بدلنے مین بہت تکلیف ہے اور اجتہاد ثانی مثل اجتہاد اول ہے پر اول کے ساتھہ قضا قاضی ہو یہ ہوگئی ہے تو کم درجہ والا نہین توڑ سکتا ہے - اور اول کو سوا سبقت کے اور کچھہ ترجیح نہین ہے - اسی لیے قبلہ کی جہت مین اگر خطا معلوم ہووے تو دوسری طرف نماز پڑہ سکتا ہے یہان تک کہ چار رکعت چار طرف پڑہ سکتا ہے - ایک رکعت ایک طرف پڑہکر دوسری طرف پھر گیا پھر اے آدمی کہ جدہر رکعت پہلی پڑہی تہی اودہر ہی قبلہ ہے کوئی کہتا ہے پھر جاے کوئی کہتا ہے کہ نہ پھرے - قاضی نے کسی کی گواہی فاسق جانکر رد کردی اب وہ توبہ کرکے آیا تو پھر اوسکی گواہی قبول نہوگی کیونکہ اب اسکی گواہی قبول کرنے مین ایک اجتہاد دوسرے اجتہاد سے توڑتا ہے - سوا لڑکے اور غلام اور کافر اور اندہے کے اور کسیکی گواہی جو کسی سبب سے نامقبول ہوئی ہو اور وہ سبب زائل ہوگیا ہو اوسی مقدمہ مین قبول نہوگی - دو کپڑے مین ایک ناپاک ہے معلوم نہین کہ کونسا ہے اب تحری کرکے ایک مین نماز پڑہ لے اور بعد نماز معلوم ہوا کہ دوسرا پاک ہے تو

والیان حرم مین ہون یا حل مین ہون تا طلوع پر قیمت واجب ہوگی - بکری ذبح اور بے ذبح والی معلوم نہین ہوتی ہو اور کچھ علامت
نہین رہی کیونکہ چھلی ہوئی ہے پر کوئی علامت ذبح کی نہین رہی ہے تو سوا مخمصہ اور اضطرار کے اسکا کہانا جائز نہین ہو - اور
تحری بہی نہین ہو سکتی ہے - اور ذبح کیے ہوئے بہت ہون تو تحری ہو سکتی ہے - مردار کی چربی تیل مین ملگئی تو سب ضرور
حرام ہو اور جانور شکار کچھ حرم مین ہے اور کچھ حل مین ہے اگر اوسکو شکار کیا تو سزا کا مستحق ہوگا کیونکہ خطر اباحت پر غالب
ہو اور اعتبار یہہ ہے کہ پانون اگر حل مین ہین اور سر حرم مین ہو تو کچھ سزا نہین ہے گائے کا دودہ گدہے کا دودہ مل گیا
یا پانی اور پیشاب مل گیا تو تحری سے بہی کہانا جائز نہین ہے - اپنی عورت اور اجنبی عورت مین تمیز نہین رہے تو طلاق کی
مبہم طلاق دی کہ میری دو عورت مین سے ایک پر طلاق ہے تو جب تک کسی کو تعین نکرے دونو سے وطی حرام ہے - اگر ایک سے
وطی کریگا تو دوسری پر طلاق ثابت ہوگی - حالت کفر مین چار عورت سے زیادہ تہی اب مسلمان ہوگیا تو جبتک اختیار
نکرے کہ کس کس کو رکہتا ہے اور کسکو نکالتا ہے وطی حرام ہے اور امام صاحب اور امام یوسف فرماتے ہین کہ نکاح ہی باطل
ہو اور اگر اوسکے پاس دو بہنین ہین یا ما اور بیٹی ہین اور مسلمان ہوا تو نکاح باطل ہوگیا اور اسکو اختیار ہے کہ کسی چار کو
رکہتا ہے اور دو بہنون مین سے کسکو رکہتا ہے - اور ما اور بیٹی مین سے کسکو رکہتا ہے - شکار کو تیر مارا وہ پانی مین
جا پڑا یا چہت پر یا پہاڑ پر جا چڑہا اور وہان سے گرا تو مر گیا تو حرام ہے - اور اگر پہلے ہی زمین پر گرا اور مرا تو حلال ہے
۱ - ما یا باپ کتابی ہے اور دوسرا مجوسی ہے تو اوسکا نکاح اور ذبح جائز ہے اور اوسکو کتابی جانینگے کیونکہ کتابی مجوسی
سے بہتر ہے تو ولد کتابی کا تابع ہوگا نہ مجوسی کا - ۲ - برتن پاک و ناپاک مین تمیز نہین ہے اور ناپاک کم ہین تو تحری کر کے
برتنا جائز ہو اور پاک کم ہین تو پانی پہینک دے اور تیمم کر لے - ۳ - کپڑہ کوئی ناپاک ہو اور کوئی پاک ہے (تحری) اجتہاد
جائز ہے پاک بہت ہون یا ناپاک کیونکہ اول عذر مین ستر عورت کا بدلہ نہین ہے اور وضو کا عوض تیمم ہے - اور حالت اضطرار
مین پہن بہی سکتا ہو - اور جس کپڑے کا بانا صرف (ریشم) ہے حریر کم ہے یا دونو بانا تانا برابر ہین اوسکا پہننا حلال ہے
اور بہت تو اسکا حکم معلوم نہین ہے - سفر مین اپنے اور ہمراہیون کے برتن مل گئے - اور ہمراہی سب موجود ہین اور
اسکے چہاتی اور کی چہاتی سے مل گئی تو باضطرار تحری مین کرلے - اور کوئی عالم فرماتے ہین کہ مالک کے آنیکا انتظار
کرے - تفسیر زیادہ ہو تو محدث ہاتہہ لگا سکتے ہین (مس) اور قرآن زیادہ ہے تو نہین کر سکتے ہین - ۴ - بکری سے
شراب پلائی اور فورًا ذبح کی گئی تو بے کراہت حلال ہے - اگر حرام چارہ چر لیا تو نہ گوشت حرام ہے اور نہ دودہ اور
تقوی ترک ہو - اور اگر دیر کے بعد دن بہر تہوڑی رکہے تو بکراہت حلال ہے - ۵ - مطلق پانی کے ساتھ کوئی پاک
ایسی چیز مل گئی تو غالب کا اعتبار ہوگا کہ پانی غالب ہے تو وضو جائز ہے ورنہ نہین - ۶ - عورت کا دودہ پانی یا دوا

نہین ہو سکتا ہے اور فراش اجرت نہین لے سکتا ہے حکم قاضی جو بے موافق شرع جاری نہین ہے اوسی پر رد ہوگا۔
القاعدۃ الثانیۃ۔ اذا اجتمع الحلال والحرام غلب الحرام۔ ایک شے کہ حلال ہے اور حرام ہی ہونے کا گمان ہو تو حرام ہونے کا
حکم کیا جائیگا۔ اور جب ایک شے مین حرام ہونے کی دلیل ہو اور حلال ہونے کی دلیل ہو تو حرام ہونے پر عمل کیا جائیگا۔ پر
عبارۃ اولی حدیث ہے کہ بہت محدثین نے روایت کی ہے۔ عراقی کہتے ہین کہ اس کی کچھ اصل اور سند نہین ہے اور بیہقی اسکو
ضعیف کہتے ہین اور عبدالرزاق کہتے ہین کہ حضرت عبداللہ بن مسعود کا یہ قول موقوف ہے۔ اور زیلعی نے اسکو مرفوعا بیان
کیا ہے۔ دو دلیل ایک چیز پر ہین ایک حرام ہونے کی اور دوسرے مباح ہونیکی تو حرام ہونے پر عمل ہوگا۔ اور اصول مین
یہ دلیل ہے کہ نسخ کم ہونا چاہیے کیونکہ اصل ہر شے کی اباحت ہے تو باعتبار اصل کے ہر شے مباح ہے اب دلیل حرمت پیدا
ہوئی تو اباحت اصلی منسوخ ہوئی اب دوبارہ اباحت کی دلیل پیدا ہوئی تو یہ حرمت منسوخ ہوئی تو ایک شے پر دو
بار نسخ وارد ہوا جسکا کم ہونا ضرور ہے۔ اور دلیل مبیح اگر ہے تو موافق اصل کے ہے اور کسی چیز کی ناسخ نہین ہے اب اگر محرم پیدا ہو
تو اوسپر احتیاطا عمل ہوگا کیونکہ اب اوسکا کوئی ناسخ نہین ہے۔ اور حضرت عثمان سے جو پوچھا گیا کہ دو بہنین باندی خریدی گئین
تو بحکم ملک یمین دونون سے صحبت جائز ہے یا نہین اور ایک آیت تو اوسکی حرمت کی ہے اور دوسری آیت اوسکی حلت
کی ہے تو حضرت عثمان نے جواب دیا کہ ہم حرمت پسند کرتے ہین۔ دو حدیث ہین ایک یہ کہ حیض والی سے ازار کے اوپر سے
مباح ہے اور دوسری یہ کہ سوا صحبت کے سب کچھ کر سکو تو اول سے ثابت ہوا کہ ناف سے گھٹنے تک مساس حرام ہے اور
دوسری حدیث سے ثابت ہوا کہ سوا صحبت کے مساس اوسکا بھی مباح ہے تو احتیاطا اسکے لیے حرمت ہوئی۔ امام ابو یوسف اور
امام محمد اور امام احمد کے سب کا اتفاق ہے۔ ایک جانور کا باپ یا ماں حلال ہے اور دوسرا حرام ہے تو بلحاظ حرام یہ جانور بھی حرام
ہوگا۔ بکری پر کتا چڑھ گیا اور بچہ جو پیدا ہوا تو وہ حرام ہوگا۔ اسی لیے گدھا جو گھوڑے پر چڑھ گیا تو خچر حرام ہوا۔ اور جانور پالتو وحشی جانور
سے پیدا ہوا اور بچہ ہوا تو وہ قربانی نہین ہو سکتی ہے کہ وحشی کا اعتبار ہوگا۔ اور دو کتے معلم اور غیر معلم یا ایک مسلمان کا کتا ایک دوسرا
مجوسی کا کتا۔ یا ایک پر بسم اللہ اللہ اکبر کہا اور دوسرے پر نہ کہا ایک شکار پکڑا اور وہ مر گیا تو وہ شکار حرام ہے۔ مسلمان کے
ہاتھ مین چھری ہے اور اوس نے ذبح شروع کیا تو مجوسی نے اوسکا ہاتھ پکڑ کے مدد کی (چھری گلے پر چلوائی) اور مسلمان اپنی
کمان نہ کھینچ سکا مجوسی نے اوسکی مدد اور کمان دونو نے کھینچ کر تیر چلایا تو شکار حرام ہے اور وہ ذبح حرام ہے۔ اور مشرک
باندی سے وطی جائز نہین ہے کچھ درخت حرم مین ہین اور کچھ حل مین تو درخت کی ڈالیان جڑ کے تابع ہین۔ ۱۔ جڑ تو
حرم مین ہے اور ڈالیان حل مین ہین کاٹے گا تو قیمت درخت کے دیگا۔ ۲۔ جڑ حل مین ہے اور ڈالیان حرم مین ہین
تو حلال ہے پتا بھی نہین ہے نہ جڑ اوکھاڑنے کے اور نہ ڈالی توڑنے کے۔ ۳۔ کچھ جڑ حل مین ہے اور کچھ حرم مین ہے اور

تو مستحق اجرت ہے یا نہین اور کسقدر کا - یہہ حکم کہین نہین پایا گیا - اور کفالہ اور ابراء شرط فاسد سے فاسد نہین ہوتی ہے -
ح - مگر ابراء بشرط فاسد فاسد ہو جاتا ہے - اور کرایہ اور ضمان نفقہ مین یہہ کہا کہ ہم ہر مہینے مین اتنا دینگے تو ایک مہینہ کا
کرایہ اور ضمان نفقہ جاری ہوگا - اور یہہ شرط فاسد سے فاسد نہین ہوتا ہے - اجنبی اور وارث کے لیے وصیت کی
اجنبی نصف وصیت لیگا اور وارث بے نصیب - قاتل اور اجنبی کو وصیت کی تو بھی یہی حکم ہے - دین کا یا غبن کا اقرار
اجنبی اور وارث کے لیے کیا تو نہ وارث کے لیے ہوگا اور نہ اجنبی کے لیے - گواہی باطل کے ساتھ گواہی جائز بھی باطل ہے
اپنے ہمسایہ کے محتاجون کے لیے وصیت کیا اب وارث منکر ہین اور ثبوت وصیت کے لیے وہ دو آدمی گواہ گذرے کہ
انکی اولاد اسمین شامل ہے تو یہہ شہادت باطل ہے - مثلاً گواہی دی کہ اس شخص نے جاریہ اور فلانی عورت کو
قذف کیا تھا تو اوس عورت کیلیے بھی گواہی جائز نہوگی - ہمسایہ کے فقیرون پر وقف کیا اور ان مین سے دو نے گواہی
دی تو گواہی جائز اور یہہ قول امام ابو یوسف کا ہے - اور بقیاس قول امام محمد جائز نہوگی کیونکہ ابو یوسف بعض امر کی گواہی
قبول کرتے ہین اور بعض مین نہین کرتے ہین - اور امام محمد اصلا باطل کرتے ہین - بھائی اور بہن کے دعوی پر اور انکے
شوہر اور ایک اور شخص نے گواہی دی تو گواہی بالکل باطل ہے نہ بہن کے لیے نہ بھائی کے لیے اور نہ شوہر کے اور نہ غیر کے
لیے اسلیے کہ شہادت امر واحد ہے جب بعض کے لیے باطل تو کل کے لیے باطل - جسکے لیے اسکی شہادت باطل ہے اور دوسرے
کے لیے نہین تو دونو کے لیے گواہی باطل ہے - عداوت دنیوی سے گواہی قبول نہین ہوتی ہے - عداوت پر قائم ہو یا نہو
اسواسطے کہ عداوت فسق ہے اور اوسکی تجزی نہین ہوتی ہے - دو گواہ ایک موافق دعوے اور دوسرا مخالف گذرے
گواہی باطل ہے - اہل مقدمہ مین ایک ایسا ہے کہ اوسکے لیے قاضی قضا نہین کر سکتا ہے تو باقی کے لیے بھی نہین کر سکتا ہے
تمام مہینے کے روزے کی نیت کی تو سوا ے اول روزے کے اور سب مہینے کی نیت باطل ہے - جنازہ مین زندہ اور
مردہ کی نیت کی تو صرف مردہ کی نماز جائز ہوگی - پیشاب کا استنجا پتھر سے کیا اور پھر سو گیا اور احتلام ہو گیا اور منی نکلی
اور کپڑے کو لگی تو صرف چھیلنے سے پاک نہوگا کیونکہ پیشاب (ترک) چھیلنے سے پاک نہین ہوتا ہے تو منی بھی پاک نہوگی
اور مذی بھی چھیلنے سے پاک نہین ہوتی ہے مگر جب کہ منی کے ساتھ لگی ہو تو پاک ہو سکتی ہے - اپنی زوجہ اور غیر عورت کو
طلاق دی یا اسکی زوجہ پر طلاق ہو جاویگی - چار طلاق دی تو تین طلاق ہو جاینگی جو اسکی ملک مین ہین - اسنے عاریت لیا
کہ گروی کرے گا اور جس مقدار پر کہا تھا زیادہ پر گروی کیا یا دوسرے شخص اور شہر میں کیا تھا اور اسکے خلاف کیا
تو مالک (معیر) یا مستعیر سے یا مرتہن سے ضمان لیگا - اگر معیت پر گروی کرنے کو کہا تھا اور قیمت مثل سے کم پر گروی کیا
یا زیادہ پر تو ضمان نہ لیگا کیونکہ خلاف بخیر کیا (نہ بضرر) واقف نے شرط لگائی کہ سال بھر سے زیادہ کرایہ نہ دیا اور جس نے

بکری کے دودھ کے ساتھ مل گیا غالب ہو یا دونون برابر ہون تو حرمت ہوگی اور دو عورت کا دودھ ہو تو دونو سے حرمت
ہوگی اب اعتبار غلبہ اور عدم غلبہ کا نہین رہا - ۷ - ہدیہ بھیجنے والے کا مال اکثر حلال ہے تو ہدیہ لینا جائز ہے اور مال حرام غالب
ہے تو جائز نہین ہے - اور جبتک یہ نہ کہے کہ مال حلال ہے مین وارث ہوا ہون یا مین نے قرض لیا ہے نہ کہائے - اور
بادشاہی (جائزہ) وظیفہ ہدیہ وغیرہ اس حیلہ سے لیتا رہے کہ اپنے حاجات کی چیزین خرید لیا کرے اور اسی مال سے ادا
کر دیا کرے بلکہ اس مال پر تجری کرے اگر دل مین حلت غالب ہے تو لیوے اور کہا وے ورنہ نہین - رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ اپنے دل سے فتوی لیا جاے - اور جسکے دل مین تقوی اور صفائی ہوتی ہے وہ بنور اللہ تعالی
اپنی فراست سے حلت اور حرمت کا ادراک کر لیتا ہی - ۸ - اسکے کبوترون کے ساتھ جنگلی کبوتر مل گئے جو کسی کی ملک نہین ہین
انکا کہانا حرام نہین ہے مکروہ ہی اگر کسی گانو مین کبوترخانہ پایا تو اوسکی حفاظت چاہئے اور دانہ ڈالنا چاہیے - اور کسیکے
کبوتر اسکے کبوترون کے ساتھ مل گئے تو انکو نہ پکڑے اور اوسکا ضالہ کا حکم مالک کو واپس دیدیوے - ۹ - اسکو یہ
گمان ہی کہ بازار مین اکثر معاملہ فاسد ہوتے ہین اگر حرمت غالب ہے تو نہ خریدے اور خریدیگا تو حلال ہوگا - اور دلال جو جوز
بکواتا ہے ہزار پر دس لیتا ہی تو یہ جوز لینا مباح ہے - اور قصائی جو بکری جہیلتا ہے اور اوسمین اپنا حق کچہ گوشت لیتا ہے
اور حسب عادت مالک راضی ہوتا ہے تو خریدنا جائز ہے - اور (قمار) جوا کہیلنے والون کے اخذ مین اور جوز جو جوے مین لیے
ہین خریدنا جائز نہین ہے - شہر مین حلال و حرام مل گئے ہین تو خریدنا اور لینا جائز ہے جبتک کہ حرمت پر دلیل قائم
نہو - حلال عورت اور حرام عورت نکاح مین جمع ہوے تو حلال جائز ہے حرام نکالدے مثل محرم عورت یا مجوسی عورت
یا بت پرست عورت یا طلاق والی یا کسی کی زوجہ منکوحہ یا جو کسیکی عدت مین ہو باندی اور حرہ کو ایک عقد مین نکاح
کیا تو وہ نکاح ہی باطل ہے حرام چیز مہر باندہی تو دس درہم واجب ہونگے مثلاً خمر وغیرہ اور خلع بہی ایسا ہی ہی اس شرط
سے نکاح اور خلع باطل نہین ہوتا ہے - ولی نے یا وارث نے مہر مثل سے زیادہ پر نکاح کیا صحیح ہے - عقد بیع مین حلال اور
حرام جمع ہوا اور حرام مال نہین ہے مثل مردار اور روپیہ اور غلام اور آزاد تو چونکہ حرام قوی ہے حلال مین بہی بطلان سرایت
کریگا بیع بالکل ناجائز ہوگی اور فی الجملہ یا بہت ہے مثلاً سرکہ اور شراب یا مدبر اور غلام تو فساد غالب نہوگا - اور صرف
غلام بک جائیگا - اور ملک اور وقف مین ہی ملک بک جائیگی نہ وقف - اور مسجد عامر آباد مثل حر ہے اور مسجد غامر ویران
مثل مدبر ہے - خیار شرط جو تین دن سے زیادہ ہو تو بیع باطل ہے تین دن کے اندر اگر جائز کر لے تو بیع صحیح ہوگی ورنہ
نہین - مجہول اور معلوم ملا کر بیچا مجہول کی جہالت سے نزاع پیدا نہین ہوتی ہے تو سب مین بیع جائز ہے ورنہ نہین -
اور اجارہ بہی مثل بیع ہی - جولاہہ سے کہا کہ اتنی اجرت پر کپڑا اس طول و عرض کا بن دے اوسنے کم طول یا عرض بن دیا

نہین ہو سکتا ہے - حمل اپنی ماں سے جدا نہ بیع ہو سکتا ہے نہ ہبہ - اور طریق اور پانی زمین کی بیع کے ساتھ بک سکتا ہے تنہا - حمل کے
قتل مین کفارہ نہین ہے اور حمل کی نفی پر لعان نہین ہے - حمل بے ماں کے آزاد ہو سکتا ہے اگرچہ چھ مہینے کے اندر پیدا ہو - اور
اوراسی شرط پر اوسکے لیے وصیت ہو سکتی ہے اور مردہ کسبی کی وصیت ہو سکتا ہے اور جانور کے حمل کا بھی یہی حکم ہے - اگر سبب
مقتول ہیانی کرکے تو اوسکے لیے وصیت ہو سکتا ہے - اور زندہ پیدا ہو - ہے تو وارث بھی ہو سکتا ہے - کسی نے حمل پر
مارا اور مردہ نکل پڑا تو غرہ اوسکے وارثون مین تقسیم ہوگا - (غرہ دیت کا حصہ) آدمی مین حمل کی مدت کم سے کم چھ مہینہ ہین اور
جانورون مین جو جا چھونے والے ہین مدت مقرر کرین تو اوسکے لیے ہو سکتا ہے گو سبب مقتول اوسکے لیے بیان نکیا ہو - حمل کا
نسب ثابت ہوتا ہے - مدیون مدت دین ترک کرے اور بلدی [illegible] تو مدت باطل ہو جائیگی کیونکہ مدت دین کی صفت
ہو اور صفت موصوف کی تابع ہوتی ہے سو دین سے جدا اوسکے لیے حکم نہین ہو سکتا ہے - اور رہائن جو وہ ساقط کرے
تو اوسکو اختیار ہے کہ اوسکا حق ہے - (راہن شے یا مرتہن شے) حفاظت رہن کا حق ترک کردیا تو صحیح ہے - دائن نے
کفیل کو بری کیا تو صحیح ہے - ثانیہ متبوع ساقط ہو تو تابع بھی ساقط ہو جاتا ہے - جسکی نماز جنون مین ساقط ہوئی تو سنت
معمول بھی ساقط - وقوف عرفات جسکا ساقط ہوگیا رمی جمرات اور مزدلفہ مین شب گزاری ساقط ہوگئی کہ یہ اوسکے
تابع ہین - خراج کے دفتر مین جنکا نام ہے مثلاً لشکر اسلام اور علماء اور طالب علم اور مفتی اور فقہا تو اونکے بعد اونکی اولاد
کا بھی نام رہیگا تاکہ رغبت ہووے کیونکہ تکبیر تحریمہ مین اور تلبیہ مین اپنی زبان ہلاتا ہے - اور قرأت کی کچھ ضرور نہین ہے
اور بہرہ گونگا آدمی اپنے سر پر استرہ پھرواویگا - تنبیہ اصل جب ساقط ہوئے تو فرع بھی ساقط ہے - اصیل کو بری
کیا تو کفیل بھی بری ہے نہ اسکے عکس - فرع ثابت ہوتی ہے گو اصل ثابت نہو کہا زید کے عمرو پر ہزار روپیہ قرض ہین مین
اوسکا ضامن ہون اور عمرو اسکا انکار کرتا ہے جب زید دعوی کریگا تو یہ ضامن دیگا نہ عمرو - زوج خلع کا مدعی ہے اور
عورت منکر ہے مال ثابت نہوگا اور عورت بائن ہو جائیگی - مین نے اپنا غلام زید کے ہاتھ بیچا جو اوسنے آزاد کردیا اور
زید انکار کرتا ہے غلام آزاد ہو جائیگا - اور مال لازم نہوگا - مین نے غلام کو اوسی کے ہاتھ بیچا غلام منکر ہے تو غلام بلا عوض
آزاد ہو جائیگا - الثالثہ تابع متبوع پر مقدم نہین ہوتا ہے - مقتدی امام سے پہلے تکبیر تحریمہ نہین کر سکتا ہے اور نہ کوئی
رکن پہلے کر سکتا ہے - الرابعہ تابع مین ایسی چیز کی حاجت پڑتی ہے کہ اور کسی مین اوسکی حاجت نہین پڑتی ہے یعنی
کسی کام مین ضمناً ایسے امر کی حاجت ہو جاتی ہے کہ قصداً اوسکی حاجت نہین ہوتی ہے - شریک نے اپنا حصہ غلام کا
آزاد کردیا اور دوسرے کا حصہ خریدا تو جائز نہوگا اور وہ اپنا کسی طرح منتقل بھی نہین کر سکتا ہے گو معتق نے اپنا مال ادا
کردیا تو اوسکے حصہ کا مالک ہو جاویگا - غلام غصب کیا اور غلام بھاگ گیا مالک نے اوس سے قیمت لے لی تو غلام [illegible]

صفت موصوف کی تابع ہے

زیادہ پر کرایہ دیا تو کل مدت مین کرایہ فاسد نہ صرف اوس مدت زیادہ مین اسلیے اجارہ مثل بیع ہے اوسمین تفریق صفقہ جائز نہین ہے کہ جب بعض عقد فاسد ہوے تو کل عقد فاسد ہو گئے -

بعض عقد فاسد ہونے سے کل عقد فاسد

تنبیہ - اور مسح موزہ مین اقامت کی ہی دلیل ہے - اور سفر کی ہی دلیل ہے تو دلیل سفر غالب ہوگی - اقامت مسح موزہ کیا اور مدت تمام نہوئی تہی کہ سفر کیا صورت ہے کہ مدت سفر پوری کرے اور اسکے عکس مین یا قامت کی مدت پوری کرے کیونکہ جانب حضر غالب ہوتی ہے - حضر مین ایک موزہ پر مسح کیا تہا اور سفر مین دوسرے موزہ پر سفر سے مدت حضر کا اعتبار ہے - احرام باندہا اور کشتی وطن مین واپس آگئی تو مدت اقامت پوری کرے کشتی مین نماز قصر کی نیت کی اور کشتی وطن مین آگئی تو نماز اقامت پوری کریگا - روزہ کی نیت کی اور سفر میش ہوا اور دن مین سفر کرنا پڑا تو افطار کرنا حرام ہے -

فصل مانع اور مقتضی جمع ہون تو مانع غالب ہوگا - وقت یا پانی سنت طہارۃ سے کم رہ گیا تو سنت نہ بجا لائے جب جراحت عمدا یا خطاءً یا نقصان والے کی اور کسی طرح سے (بدرم) معاف ہوگی اور مرگیا تو قصاص نہوگا - جنبی شہید ہوا امام صاحب فرماتے ہین غسل دیا جاے اور صاحبین فرماتے ہین کہ نہ دیا جاے - مسلمان اور کافر مردہ سب ملگئے تمیز نہین ہوتی ہے کسیکو بہی غسل نہ دیا جاے اور علامت اسلام جسپر ہو اوسکی نماز ہو ورنہ نہین - اور علامت کچہہ نہو پر مسلمان بہت تہے تو غسل بہی دیا جاے اور نماز بہی پڑہی جاے - اور مسلمانون کی نماز دعا مین نیت کیجاے اور مسلمانون کے قبرستان مین دفن ہون اور کفار زیادہ ہون یا دونو برابر تو نہ غسل ہے اور نہ نماز اور قبور کفار مین دفن ہون ایک کا بالاخانہ ہے اور دوسرے کا نیچے کا گہر ہر شخص اپنی ملک مین تصرف نہین کرسکتا ہے کہ دوسرے کا حق اوسمین متعلق ہے گو ملک سالم ہے پر حق غیر مانع ہے - ایسے لیے راہن مرہون مین تصرف نہین کرسکتا ہے کہ حق مرتہن متعلق ہے اور شے اجارہ مین اجارہ دینے والا تصرف نہین کرسکتا ہے کہ مستاجر کا حق مانع ہے - کیونکہ تاچہ مین منفعت زائل ہوتی ہے -

القاعدۃ الثالثہ - ثواب مین ایثار کرنا یعنی دوسرے کو ثواب دینا قربت مین ایثار نہین ہے اپنے وضو کا پانی یا اپنا ستر عورت یا اپنی جگہہ صف اول کی دوسرے کو نہ دیوے اور مضطر کو اپنی جان کا خوف ہے پر دوسرے کو اپنا کہانا دے سکتا ہے کہ اوسکی جان بچے - ایک فقیر کے پاس درہم ہے اگر اپنی جان پر صبر کرسکتا ہے تو ایثار افضل ہے ورنہ اپنی ہی جان پر خرچ کرنا بہتر ہے -

القاعدۃ الرابعۃ التابع تابع - تابع تابع رہتا ہے بیان کئے قاعدہ مین اولی - اس لیے اوسپر حکم مستقل اور تنہا

برابر لینا امام کی راے پر ہے پر اپنے خواہشون مین مصروف نہو رہے - اور اپنے کار پردازون کیلیے اور اونکی مددگارون کیلیے
وظیفہ بقدر حاجت ویسیا مقرر کرے کہ اونکو کافی ہو وے اور اہل حقوق کو دیکر جو بچے وہ مسلمانون کو تقسیم کر دے اور جو کم
ہوجاے تو اللہ تعالی اوس سے حساب لیگا - ذیلیہ - غرض مال بیت المال کو چار قسم ٹہرا کر یہہ لکہا ہے کہ ہر قسم کے لیے ایک
بیت مقرر کیا جاے اور ایک دوسرے سے ملنے نپاوے کہ ہر قسم کا حکم جدا گانہ ہے اور امام پر واجب ہے کہ اللہ تعالے
سے ڈرتا رہے اور ہر مستحق بقدر حاجت دیوے نہ اوس سے زیادہ اب اسمین کمی ہو جائیگی تو اللہ حساب لینے والا ہے -
حضرت ابوبکر نے لوگون کو مال برابر تقسیم کر دیا اونسے لوگون نے آکر کہا کہ تم نے سب کو برابر حصہ دیا حالانکہ انمین بہت
ایسے ہین کہ اونکو فضیلت ہے اور سبقت ہے اور قدامت ہے اگر اونکو لحاظ اونکی فضیلت کے زیادہ دیتے تو بہتر تہا حضرت نے
جواب دیا کہ فضیلت اور سبقت اور قدامت پر تمکو کس نے جتلایا نہین اور یہہ ایسی شے ہے کہ اوسکا حق ثواب اللہ تعالی پر ہے
اور یہہ معاش ہے اسمین بہ نسبت ترجیح کے برابری بہتر ہے - اور جب حضرت عمر ہوے تو اونہون نے اہل فضیلت کو
بہ نسبت اورونکے زیادہ دیا اور کہا کہ جنہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر رہکر جہاد کیا ہے اور
جنہون نے اونکے ساتھ رہکر جہاد کیا برابر نہین ہو سکتے پس مہاجرین اور انصار جو سابق اور قدامت والے
ہین اہل بدر مین ہون یا نہون پانچ پانچ ہزار درہم مقرر کیے اور جو اونسے کم ہین اونکو اونکے رتبہ کے موافق مقرر کیا
عشر اوسکے لیے مقرر کیا کہ اوسکے تحصیل پر عامل ہے جائز ہے غنی ہو یا فقیر ہو - اگر وہ فقیر ہے تو جائز ہے سلطان پر
ضمان نہین ہے اور اگر تونگر ہے تو سلطان بیت المال خراج مین سے بیت المال صدقہ کے لیے ضمان دیگا تا فقرا کو
دیا جاے - تنبیہ جو کام امام کا مصلحت پر ہے تو موافق شرع کے ہو تو جاری ہوگا ورنہ نہوگا - اور امام جب تک کہ حق ثابت
نہو کسی سے کچہہ نہین لے سکتا ہے - سلطان نے حکم دیا کہ شہر مین سے کچہہ زمین پر مسجد کے لیے دوکانین بنائی جائین
یا اونچی مسجد بنائی جائین اگر وہ شہر جہاد سے فتح ہوا ہے اور راستہ مین بہی کچہہ تکلیف اور حرج نہوگا تو لوگ حکم سلطان
کی تعمیل بجا لائینگے اور صلحا فتح ہوا ہے تو اوسمین مالکون کے حقوق بدستور قائم رہینگے حکم سلطان تعمیل نہین ہو سکتا ہے
ایک شخص کے نام پر عطا وظیفہ دفتر شاہی مین لکہا ہوا ہے دو بیٹے چہوڑکر مرگیا آپسمین یہہ صلح ہوئی کہ ایک کا نام
دفتر مین لکہا جاے اور دوسرا بے نصیب رہے اور جسکا نام دفتر مین ہے وہ اسکو کچہہ دیتا رہے تو یہہ صلح باطل ہے
اور بدل صلح واپس اور عطا اوسیکو ملتا رہیگا جسکا نام دیوان مین لکہا ہوا ہے - کیونکہ عطا امام کے مقرر کرنے سے
ہوتا ہے نہ اسمین رضامندی سے - مگر سلطان اوس مستحق کو نہدیوے تو دو بار ظلم کرے گا مستحق کا محروم کرنا اور غیر مستحق
کو اوسکی جگہہ مقرر کرنا - تنبیہ - قاضی مال یتیم مین اور متروکہ اور وقف مین مصلحت پر کام کریگا ورنہ صحیح نہوگا - وصیت کی

مالک ہوگیا اور قصداً خریدا تو جائز نہوگا اور فضولی نے ایک عورت کا بے رضامندی نکاح کر دیا پھر زوج نے اوسکو اپنے نکاح کر دینے
کے لیے وکیل بھی کیا اور کہا کہ مین نے تیرا نکاح کیا ہوا توڑ دیا تو وہ نکاح نہ ٹوٹیگا - پر فضولی نے اوسی عورت سے
پھر اسکا نکاح کر دیا تو نکاح اول فسخ ہوگیا - گیہون کے گون خریدے اور بائع کو حکم کیا کہ تیرے لیے قبضہ کر لے صحیح نہوگا
اور اگر تھیلا دیکر حکم کیا کہ اسپر کر اسمین بھر دے تو صحیح ہے کہ بائع مشتری کا وکیل بالقبض نہین ہو سکتا ہے اور ضمناً
ہو سکتا ہے - بے دیکھے کوئی چیز خریدے اور کسی کو وکیل بالقبض کیا وکیل نے اپنا اختیار رویت ساقط کر دیا تو موکل کا
خیار رویت باقی رہا - اور اگر وکیل نے دیکھکر قبضہ کر لیا تو موکل کا خیار رویت ساقط ہوگیا - اور اسی قاعدہ مین سے ہے
کہ ابتداءً اوسکی اجازت (مثلاً بیع بالخیار مین) کافی نہین ہوتی ہے اور انتہاءً کافی ہوجاتی ہے - امام نے قاضی
کو (خلیفہ) نائب بنانے کا اختیار نہین دیا تھا پر اوسنے کسی کو نائب بنایا اور اوسنے فیصلے کیے اور اوسمین لیاقت قاضی
ہونے کی ہے اور قاضی نے اوسکے فیصلے جاری ہی کر دیے تو صحیح ہوگیا - وکیل بالبیع دوسرے کو وکیل نہین کر سکتا
پر اگر فضولی وہی چیز بیچ دے کہ جسکے بیچنے کا یہہ وکیل ہوا تھا تو اوسکو جائز کر سکتا ہے - تو بیع فضولی ابتداءً جائز
نہین ہے اور انتہاءً جائز ہو سکتی ہے - قاضی کو ہفتہ مین صرف دو دن کام کرنے کا اختیار ہے اس نے اور دنون
مین بھی کام کیا اور اسکی نوبت کے دو دن آگئے تو جائز ہوگیا - فاسق ابتداءً قاضی ہو سکتا ہے - ابتداءً عادل
تھا پھر فاسق ہوگیا معزول ہوجاوے گا - ماذون بھاگ گیا تو اوسپر حجر ہوگا اور آبق کو اجازت دی صحیح ہے -
القاعدة الخامسة - امام رعیت پر مصلحت سے کام اور احکام جاری کرتا ہے - جس مقتول کا کوئی ولی نہوگا امام
قاتل کو معاف نہین کر سکتا ہے یا قصاص لیگا یا صلح کریگا کیونکہ امام بشفقت نگران رہتا ہے اور مستحق کے لیے
معافی مین کچھہ شفقت نہین ہے - حضرت عمر کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ کے مال پر ایسا مقرر ہوا ہون کہ یتیم کے مال
پر جو والی مقرر ہوتی ہے مجکو حاجت ہوتی ہے تو مین اوس مین سے لیتا ہون اور بعد فراغت واپس کر دیتا ہون
اور تونگر ہوتا ہون تو کچھہ نہین لیتا ہون - اور حضرت عمر نے عمار بن یاسر کو نماز اور جہاد پر بھیجا اور عبداللہ بن
مسعود کو قاضی کیا اور بیت المال دیا اور عثمان بن حنیف کو زمین کی پیمایش پر مقرر کیا - اور انکے لیے ایک
بکری بیت المال مین سے مقرر کی نصف اور پیٹ عمار کے لیے اور ایک ربع عبداللہ کے لیے اور ایک ربع
عثمان کے لیے - مین اور تم اس مال مین بمنزلہ ولی یتیم کے ہین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو تونگر ہے وہ (عفت
کرے) کہ نہ لیوے اور جو فقیر ہے بحاجت دستور کہا سکے اور خدا کی قسم جس سرزمین مین ہر روز ایک بکری
لیجاسے بہت جلد ویران و تباہ ہوگی - اسی لیے امام کو اوروں سے زیادہ لینا جائز نہین ہے اور زیادہ اور

حدود وقصاص میں کفالت نہیں ہوتی - قاذف منکر کو قسم نہیں ہے

نفس ظریف

[illegible] کیا ہو - ان مواضع میں اگر حرمت کا علم ہو تب بھی حد نہیں ہے کیونکہ شبہہ جو مانع حد ہے وہ نفس محل میں ہے - اور اسی قسم ثانی میں غلام ماذون مدیون کی باندی بھی اور مکاتب کی باندی بھی ہے اور وہ باندی کہ بایع نے بیع فاسد کر کے مشتری کے قبضہ میں دیدی ہو - اور جسمیں مشتری کو اختیار رہا اور وہ اسی کی باندی کا اسکی رضاعی بہن ہو اور استبراء سے پہلے اسکی باندی اور اسکی وہ زوجہ کہ مرتد ہو کر اسپر حرام ہو گئی ہو یا اسکی وہ زوجہ کہ اوسنے اسکے بیٹے سے صحبت کرائی ہو اور اسکی وہ زوجہ کہ اوسکی ماں کے ساتھ اسنے جماع کیا ہو - اور ایک شبہہ امام صاحب کے نزدیک تیسرا ہے وہ شبہہ فی العقد ہے کہ حرام عورت سے عقد کیا اور صحبت کی اگر حرمت کا علم ہو تو صاحبین کے نزدیک اسکو حد ہے اور جس عورت کے نکاح میں اختلاف ہو وہ بھی شبہہ ہے - اور زنا کے لیے شراب پینا - اور حدود کی تعمیل کو وکالت جائز نہیں ہے - اور حدود کے اثبات میں وکیل کرنا اسمیں اختلاف ہے اور انہی حدود میں عورتوں کی گواہی جائز نہیں ہے اور نہ اسمین قاضی دوسرے قاضی کو خط بھیج سکتا ہے اور نہ اسمین شہادت علی الشہادت ہو سکتی ہے - اور حد کا اسمین مدت گزر گئی ہو سوا حد قذف کے گواہی نہیں لیجا سکتی ہے - پر جسمیں عذر ہے مدت گزر ہو تو گواہی لیجا سکتی ہے اور شبہہ والے کا اقرار حدود خالصہ میں صحیح نہیں ہے گر اسمین کہ مال دینا پڑیگا (سرقہ) اور حدود میں قسم نہیں لیجا سکتی ہے کہ خوف انکار ہے کہ قاذف منکر ہو تو شبہہ اوسکو رہا کر دیگی اور قسم نہیں لیگے اور حدود اور قصاص میں کفالت نہیں ہوتی ہے - قاذف متقذوف کے اقرار یا زنا پر دو گواہ دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں یا تو حد ہو گی - اور تین گواہ زنا ٹھہرا یا تو وہ بھی اور گواہ بھی حد ہونگے - اور بیٹے باپ دادا کے اور اولاد کے مال چرانے میں حد نہیں ہے اور زوج زوجہ یا زوجہ زوج کا مال چورے یا غلام مولا کا مال چرا لے یا مولا غلام کا مال چرا لے یا اوس گھر میں مال چرا لے کہ اوسمیں آمد و رفت کی اجازت ہے حد نہیں ہے - اور جس چیز کی اصل مباح ہو اوسکی چوری میں حد نہیں ہے مثلاً گھانس جو گھر میں سے چرا لے - چور نے دعوی کیا کہ مال مسروق میری ملک ہے گو ثابت نہ کیا اسکو لص ظریف کہتے ہیں اور زانی نے دعوی کیا کہ یہ عورت میری زوجہ ہے گو ثابت نہیں کیا اور جانتا بھی نہیں ہے تو حد نہیں ہے - تنبیہ قول مترجم - حدود میں ایسا ہی مقبول ہے کہ جیسا اور مقدمات حقوق میں اور یہ ترجمہ عبارت کبھی کا بدل ہے اور حدود بدل کلام میں ثابت نہیں ہوتے ہیں جیسے شہادت علی الشہادۃ اور کتاب القاضی الی القاضی سے ثابت نہیں ہوتے ہیں تو اسکا جواب یہہ ہے کہ ترجمہ کلام مجمی کا بدل نہیں ہے اور قاضی اوسکی زبان نہیں جانتا ہے اور یہہ مترجم جانتا ہے تو مترجم کا بیان نہ بدلا بلکہ اصلاً اوسی شخص کا بیان ہے کیونکہ ہم اوسکی شناخت سے عاجز ہیں لاچار ترجمہ پر مدار رکھا ہے - جب اقرار مدعا علیہ نہو تو لاچار شہادت پر مدار کار ہوتا ہے - تنبیہ القصاص کا مدار مثل حدود وقصاص

بکری لازم آئی اور پھر جماع کیا تو صرف جماع کی سزا کافی ہوگی - پر یہہ حکم صریح معلوم نہین ہوا - محرم نے ایک ہی جگہہ بیٹھکر اپنے
دونو ہاتھ اور دونو پاؤن کے ناخن لیے تو بالاتفاق ایک ہی (دم) بکری لازم ہوگی - اور کئی جگہون مین ہو تو امام محمد
بھی حکم فرماتے ہین اور شیخین ہر ہاتھ پیر دم اور پھر پاؤن پر دم کا حکم کرتے ہین - ایک عورت یا کئی عورتون کے ساتھ ایک
بار جماع کیا اور پھر دوبارہ کیا تو بھی ایک ہی سزا (دم) ہے - مگر وقوف کے بعد ایک بار جماع مین (بدنہ) اور دوسرے
اور دوبارہ مین بکری ہے - اور عنایت مین مجلس و یوم مین دوبارہ جماع کیا اور حج کی (رفض) ترک ارادہ نہین ہے تو جماع
ثانی پر ایک دم لازم ہوگا اور جماع ثانی (رفض) کا ارادہ کیا تو کچھ سزا نہوگی (پہر دونو بار حج فاسد ہے) مسجد مین جا کر نماز فرض
اور معمول سنت پڑھی تو تحیۃ المسجد بھی ادا ہوگئی - اور نیت مین اگر طواف فرض اور نذر ادا کیا تو طواف القدوم بھی
ادا ہوگیا - اور طواف الافاضہ مین طواف الوداع ادا نہین ہوتا ہے کہ ان دونون کا مقصود ایک ہی اور ان دونو کا مقصود
اور ہے اور مسجد حرام مین جا کر نماز بجماعت گزاری تحیۃ البیت ادا ہوگا کہ یہہ دونو دو جنس ہین اور فرض نماز پڑھے تو بھی
تحیۃ الطواف ادا ہوگا تحیۃ المسجد ادا ہوجاے گا کیونکہ دو رکعت طواف واجب ہے اور نماز کے ادا ہونے سے یہہ ادا ہوگا
نہ تحیۃ المسجد اور سجدہ تلاوت، سجدہ نماز مین ادا ہو جاے گا کہ مقصود دونو کا تعظیم ہے - اور اگر سجدہ تلاوت پہلے کر لیا تو جائز
ہوگیا - ایک مجلس مین آیۃ سجدہ کئی بار پڑھی تو ایک ہی سجدہ کافی ہوگا سہو کئی ہو تو ایک ہی سجدہ سہو لازم ہوتا ہے
کیونکہ سجدہ سہو مین رغم انف الشیطان مقصود ہے اور وہ ایک ہی ہے - اور جنایات احرام مین ہر شکار حرم ہر بار پر جدا
کی سزا جدا ہے - کئی بار زنا کیا یا کئی بار چوری کی یا کئی بار شراب پی تو ایک ہی حد لازم ہوگی خواہ دونو کی سزا ایک
ہو یا جدا جدا ہو - باکرہ سے زنا کیا اور پھر ثیبہ سے تو ایک ہی رجم کافی ہے - ایک کو یا کئی کو ایک مجلس مین یا کئی مجلس
مین قذف کیا تو ایک ہی حد ہے - زنا کیا اور کوڑے مارے گئے اور پھر زنا کیا تو دوبارہ حد ہوگی اور چوری اور زنا اور شراب اور
چوری یہ سب کام کیے تو ہر ایک سزا جدا جدا ہے کہ سب مختلف ہین - رمضان مین ایک ہی دن روزہ دن کئی بار
صحبت کی تو ایک ہی کفارہ ہے اور دو دن کی تو بھی ایک ہی ہے اگر کفارہ نہین دیا ہو اور جو پہلے کے لیے کفارہ
دے چکا تو دوسرے دن کے لیے پھر کفارہ دے گا اور دو رمضان کے دو دن مین تو بھی کفارے جدا جدا ہین - احرام
مین شکار کیا تو ایک ہی سزا ہی کہ احرام ایک شی ہے - اور خوشبو کا کپڑہ پہنا تو دو سزا ہین (ایک کپڑہ کی اور ایک
خوشبو کی) جیسا خضاب مہندی کا کیا) وجہ جب ہے کہ خضاب پانی کی طرح بہتا ہو اور اگر (بلند) دلدار ہو تو دو دم ہین
ایک خوشبو کا اور ایک سر ڈھکنے کا اور مفرد پر جس امر سے ایک دم آتا ہے قارن پر دو دم آتے ہین کیونکہ قران مین
دو احرام ہوتے ہین - اور میقات سے بے احرام گزر گیا تو قران نہین ہوتا ہے - ایک شخص نے کئی بار وطی کی تو ایک

ہو شبہ سے ساقط ہوتا ہے اور جس طرح حدود ثابت ہوتے ہیں وہ بھی ثابت ہوتا ہے - سوتے ہوئے کو ذبح کیا اور کہا کہ میں نے اسکو
مردہ ذبح کیا تھا تو قصاص نہوگا دیت آئے گی - اور حکم قصاص ہو چکنے کے بعد قاتل مجنون ہو گیا تو قصاص ساقط اور دیت
واجب - کسی نے کہا کہ مجھکو قتل کر ڈال اوسنے قتل کیا تو قصاص نہوگا اور صحیح یہہ ہے کہ دیت بھی نہوگی - میرے غلام کو یا میرے بھائی
کو یا میرے بیٹے کو یا میرے باپ کو قتل کر ڈال اوسنے کیا تو سوا غلام کے سب میں دیت ہوگی اور غلام میں کچھہ بھی نہیں ہے
اور چھوٹے بیٹے کے قتل میں قصاص ہے - قاتل کو یہہ علم نہیں ہے کہ اونمین مقتول ہمیشہ کے لیے محقون الدم ہو محفوظ ہے - تین
آدمیوں نے کسی کو قتل کیا اور توبہ کرکے یہہ گواہی دے کہ ولی نے ہمکو معاف کیا تو یہہ گواہی قبول نہیں ہے پر دو گواہ گزرین
تو یہہ تیسرا خود بھی معاف ہوگا - قصاص سوائے سات مسئلہ کے مثل حدود ہے - ۱ - قاضی قصاص اپنے علم پر کر سکتا ہے نہ حدود
۲ - حدود کی وراثت نہیں قصاص میں وراثت ہے - ۳ - حدود میں گو قذف ہو عفو نہیں ہو سکتا ہے مگر قتل میں ہو سکتا ہے
۴ - تمادی ایام قتل کے شہادت کی مانع نہیں ہے اور حدود میں مانع ہے اور قذف میں بھی مانع ہے - ۵ - گونگے کے اشارہ
اور لکھنے سے قتل ثابت ہوتا ہے نہ حدود - ۶ - شفاعت قتل میں قبول ہے نہ حدود میں - ۷ - سوا حد قذف کے سب حدود میں
دعوی ضرور نہیں ہے اور قصاص میں دعوی ضرور ہے - منجملہ شبہہ کے بھی تعزیر ثابت ہوتی ہے اسی لیے تعزیر مثل مال ثابت
ہوتی ہے اور اوسمین حلف بھی ہوتا ہے اور نکول سے حکم ہوتا ہے - اور شبہہ سے سوا کفارہ افطار کے سب کفارہ ثابت ہوتے ہین

قاعدہ سابعہ - حر شخص آزاد پر قبضہ نہیں ہو سکتا ہے اگر کوئی غصب کر لے تو ضمان نہیں ہے گو بچہ ہی ہو - کسی کا بچہ غصب
کرکے لے گیا اچانک یا بخار سے مر گیا ہو ضمان نہیں ہے - بجلی سے یا سانپ کے کاٹنے سے یا ایسی جگہہ لیجانے سے کہ وہان
امراض بخار وغیرہ بہت ہین مر گیا تو ضمان اتلاف ہے نہ ضمان غصب عاقلہ پر غاصب کے دیت ہے - اور حر کسیکا مال تلف کرے
تو ضمان دیگا اور غلام غصب اتلاف مین دونو مین ضمان دیگا - حرہ سے بالشبہہ وطی کی اور حمل رہ گیا اور زچگی مین
مر گئی تو دیت ہوگی - حرہ اگر زنا پر راضی ہو گئی تو زانی پر مہر نہیں ہے اور زانی لڑکا ہے تو نہ مہر ہے اور نہ حد ہے - ایک
عورت پر دو مدعی ہین اور وہ ایک کے گھر مین ہے یا ایک نے اوس سے صحبت کی ہے تو وہی مستحق ہے کہ یہہ امر اسکے مقدم
سبقت کی دلیل ہے اور زوجہ اور جو اوسکے پاس ہے وہ زوج کے قبضہ مین ہے - ایک گھر مین عورت ہے اور مرد اوسکو اپنی جورو
کہتا ہے اور ایک شخص خارج اوسکا مدعی ہے اور عورت اوسکی تصدیق کرتی ہے تو حکم گھر والے کے لیے ہوگا - اس سے حرہ پر
قبضہ بحفاظت خانہ ثابت ہوتا ہے -

قاعدہ ثامنہ - جب دو امر ایک جنس کے ہوں جنکا مقصود ایک ہی ہو مختلف نہو ایک دوسرے مین داخل ہو جاتے مین -
جب حدث اور جنابت یا جنابات اور حیض جمع ہوں تو ایک ہی غسل کافی ہے - محرم نے سوا فرج کے مساس کیا اور ایک

تمادی ایام حدود و قصاص

زنا سے مہر نہیں

ایک عورت پر دو مدعی ہوں

مہر لازم ہوگا کیونکہ وطی دوبارہ اوسی ملک پر وارد ہوئی ہے اور شبہۃ الاشتباہ ہو تو ہر وطی پر مہر ہے کہ ہر وطی ملک غیر ہے
اول مثلاً بیٹے کی باندی سے وطی کی اور ثانی مثلاً ایک شریک نے مشترک باندی سے وطی کی - باندی سے زنا کرکے اوسکو
قتل کیا تو حد اور قیمت دونو لازم ہین کہ دو فعل جدا جدا ہین - اور حرہ سے زنا کیا اور قتل کیا تو حد اور دیت ہے - بالغہ باکرہ
سے زنا بے شبہ کیا یا ازالہ بکارت کیا اگر وہ بھی راضی تھے تو دونو پر صرف حد ہے اور نہ بکارت کا لیکچہ ہے [illegible] اور نہ مہر ہے
اور دعوی شبہہ ہے تو حد نہین ہے اور بکارت کا کچھ عوض نہین ہے پہلا (عقر) یعنے وطی کا ضمان لازم ہوگا اور عورت پر اکراہ کیا
اور دعوی شبہہ بھی نہین ہے تو اوسپر حد ہے نہ عورت پر اور مہر بھی نہین ہے اور دعوی شبہہ ہو تو کسی پر بھی حد نہین ہے
اور ایسی صغیرہ ہو کہ جماع ہو سکتا ہو تو سواے سقوط ارش کے اوسکا حکم مثل کبیرہ ہے اور جو قابل جماع نہین ہے اور مثانہ اب
روک سکتی ہو تو ثلث دیت ہے اور مہر بھی ہے اور حد نہین ہے ورنہ صرف دیت ہے - جنایت کی گئی مثلاً عضو قطع کیا اور پھر قتل کیا
تو تداخل نہوگا پر اگر خطا ہو اور زخم عضو اچھا ہو گیا ہو اور یہہ سولہ صورتین ہین کیونکہ قطع عضو کیا اور قتل کیا تو دونو یا عمد
ہین یا دونو خطا ہین یا ایک عمد اور دوسرا خطا ہے اور ثانی قبل البرء ہے یا بعد البرء ہے - اور معتدہ سے بشبہہ وطی کی تو دوسری
عدت لازم ہوگی عدت ثانیہ والا مرد ہی ہو جو عدت اول الرہی یا کوئی اور ہو کیونکہ مقصود حاصل ہے -
القاعدۃ التاسعۃ کلام پر جب تک ہو سکے عمل کرنا بہتر ہے نہ اوسکا چھوڑ دینا ورنہ لاچار مہمل چھوڑ دیا جائیگا جب حقیقت
متعذر ہو تو مجاز لیتے ہین - اس درخت مین سے مین کچھہ نہ کھاؤنگا تو مراد مین پھل وغیرہ جو پیدا ہوتا ہے اوسکے کھانے سے
حانث ہوگا یا اوسکی قیمت کہا سے تو حانث ہوگا - کہا کہ آٹا نہ کھاؤنگا تو جو اوس سے روٹی وغیرہ بنتی ہے کھاسکیگا تو حانث
نہوگا - اور اصل [illegible] یا آٹا کہا یا تو حانث نہوگا - اور جو چیز شرعاً یا عادۃً متروک ہے وہ متعذر ہے اور حقیقت اور مجاز دونو
متعذر ہون اور لفظ مشترک ہو اور کسی معنی کو ترجیح نہین ہو سکتی ہے تو مہمل ہوگا کہ امکان عمل نہین ہے - اول - مثلاً عورت
کہ اسکی عمر بھی وہ اپنی باپ کی بیٹی مشہور و معروف ہو اوسکو یہہ کہتا ہو کہ یہہ میری بیٹی ہے تو یہہ کبھی اسپر حرام نہین ہو سکتی ہے - اور
ثانی - اپنے مولا کیلیے وصیت کی اور اسکے وہ مولی ہین جنھون نے اسکو آزاد کیا اور وہ مولی بھی جنکو اسنے آزاد کیا ہے
تو وصیت باطل ہے کہ اوسپر عمل ممکن نہین ہے - اور اگر اسکے آزاد کرنے والے ہین اور اوسکے آزاد کرنے والے بھی ہین تو
اسکے آزاد کرنے والون کو وصیت ملیگی کہ یہی معنی حقیقی ہین اوسکے آزاد کرنے والون کو اسنے اپنی ایک زوجہ کو کہا کہ تجکو
چار طلاق ہے وہ پہلی کو تین طلاق کافی ہے اسنے کہا چوتھی طلاق میری دوسری زوجہ پر ہے یا اسنے کہا تین تجہپر ہوا اور یہ
اور باقی دوسری پر تو دوسری کو طلاق نہوگی کیونکہ شریعت نے زیادہ کو باطل کیا ہے - اوسکا واقع کرنا ممکن نہین ہے
اپنی جورو کو اور اجنبیہ کو طلاق مین جمع کیا تو طلاق کسی پر بھی نہوگی اسی طرح اگر صحیحۃ النکاح اور فاسدۃ النکاح کو جمع کیا

بیع صحیح ہو یا فاسد - ۱۵ - شفیع بیع سنکر چپ ہو رہا شفعہ ساقط ہوگیا - ۱۶ - ۱۷ - ۱۸ - مسائل غلام ترک کیے گئے - ۱۹ - قسم
کہائی کہ اپنے گہر مین فلان کو اوترنے نہ دونگا اور وہ تو اسکے گہر مین اوترا ہوا ہی اور چپ رہا تو حانث نہوگا اور جو کہا کہ نیا
نکل جا اور وہ نہ نکلا پہر یہہ چپ رہا تو حانث نہوگا - ۲۰ - زوج نے عورت کی زچگی دیکہکر سکوت کیا اور اوسکو جو ولادت
پر مبارکباد (تہنیت) کہا اور یہہ چپ رہا تو یہہ اقرار نسب کا ہوا اب اوسکی نفی نہین کر سکتا ہی - ۲۱ - ترک ہے ۲۲ - بیع کی
پہلے اسکو خبر ہوئی کہ وہ چیز عیب دار ہے اب اسنے خرید لیا تو رضا بالعیب ہے - ۲۳ - باکرہ کو خبر ہوئی کہ اوسکے ولی نے نکاح
کر دیا ہی اور وہ چپ ہو رہی تو نکاح ثابت - ۲۴ - زوجہ یا کوئی قریب گہر یا زمین بیچ رہا ہے اور وہ چپ ہے تو یہہ اسبات کا
اقرار ہے کہ مبیع اسکی ملک نہین ہے - ۲۵ - دیکہہ رہا ہی کہ گہر یا زمین بیچ رہی اور مشتری اوسمین مدت سے تصرف کر رہا ہے
اور یہہ چپ ہے تو اسکا دعوی ساقط - ۲۶ - ایک شریک عیان نے دوسرے شریک سے کہا کہ مین اپنے لیے خاص باندی
خریدتا ہون وہ چپ ہو رہا تو یہہ مال شرکت نہوگا - ۲۷ - ایک شے معین کی خرید سپرد وکیل ہوا اوسنے موکل سے کہا کہ پہر تو
مین اپنے لیے خریدتا ہون اور موکل چپ ہو رہا تو وکیل کا مال ہوگا نہ موکل کا - ۲۸ - فاقل لڑکا معاملہ کر رہا ہی اور ولی
چپ ہے تو اذن ہی - ۲۹ دیکہا کہ اسکی مشک پہاڑی ہی اور جو اوسمین تہا وہ بہہ گیا اور یہہ چپ ہی تو یہہ رضامندی ہے
۳۰ - قسم کہائی کہ مین اوس سے کار خدمت نلونگا اور وہ بے حکم خدمت کر رہا ہی اور یہہ چپ ہی اور اوسکو منع نکیا حانث ہوگا
اور تین مسئلے اور بہی زیادہ کیے گئے ہین - ۱ - باپ کے مال مین سے اوسکی عورت نے اوسکی بیٹی کو جہیز دیا اور باپ چپ دیکہ
رہا ہی تو باپ پہر واپس نہین لے سکتا ہی - ۲ - اول کا ہم معنی ہی - ۳ - باندی بیچی اور وہ کچہہ زیور پہنے ہوئی ہی اور مشتری ہمراہ
اوسکے باندی کو لے گیا اور بائع چپ دیکہہ رہا ہے تو زیور باندی کی ملک ہی - اور بہی مسئلے ہین - شیخ حدیث پڑہ رہا ہی
پڑہ رہے ہین اور وہ سن رہا ہی تو یہہ اجازت ہی بجائے بولنے کے ہی - مزکے گواہ کے حال پر سکوت کرے تو تعدیل ہے -
مرتہن نے تبضہ کیا راہن چپ دیکہہ رہا ہے تو رہن صحیح ہی اور چپ ہونا اذن ہے -
قاعدہ ثالثہ عشر - نفل سے سوا ایک مسئلے کے فرض بہتر ہے - ۱ - مفلس کو بری کر دینا بہتر ہے نہ اوسکا مہلت دینا - ۲ -
پہلے سلام کرنا سنت ہی جواب سے بہتر ہے جو واجب ہے - ۳ - وقت سے پہلے جو مستحب ہے بہتر ہی اوس وضو سے جو وقت مین ہو
اور وہ فرض ہے -
قاعدہ رابعہ عشر - جو لینا حرام ہے اوسکا دینا بہی حرام ہی - مثلا ربوا اور (مہر بغی) زنا کی اجرت اور (کاہن) فال والے کا حلوا
اور ہر چیز جو اوسکو دیتے ہین - اور رشوت اور نوحہ کرنے والی اجرت اور مزامیر بجانے کی اجرت - رشوت اپنے مال اور
اپنی جان کی حفاظت کے لیے دینا یا اسلیے کہ بادشاہ کے یا امیر کے یہان اپنا کام درست ہو جائے یہہ دینا اور لینا

اور نعم سے نہوگا کہ وہ استفہام کا جواب نفی سے ہو گویا کہا نعم الطلقت ان مین سنے طلاق نہین دی۔ کہا کہ تجھپر میرے ہزار روپیہ
ہین مجکو وعدہ او سنے ہنستے ہوئے کہا کہ ہان اچھا کیا تو سنے تو یہہ اقرار ہے اس پر اس سے مواخذہ ہوگا۔ عورت نے اپنے مرد کو
کہا کہ مجھپر یہہ قسم کھا لے کہ اگر مین یہہ چیز یون تو تجھکو تین طلاق ہو مرد نے صرف یہہ کہا کہ تجھکو تین طلاق ہے اور یہہ نہ کہا تو چونکہ
جواب سوال کا متضمن ہوتا ہی تو یا تعلیق ہے یا تنجیز بلکہ تنجیز ہوگا۔

قاعدہ ثانیہ عشر۔ ساکت پر کوئی امر لازم نہین ہوتا ہی۔ اجنبی کو مالک نے دیکھا کہ اوسکا مال بیچ رہا ہے اور منع نہین کیا
تو وہ اسکا وکیل نہوگا۔ حاکم نے دیکھا کہ یتیم یا معتوہ تجارت کرنے لگے ہین اور چپ ہو رہا تو یہہ اذن تجارت نہین ہے۔ اور مرتہن
دیکھ رہا ہی کہ شے مرہون بیچتا ہی اور چپ رہا تو رہن باطل ہوگا اور رضامندی نہوگی۔ اجنبی اسکا مال تلف کر رہا اور یہہ چپ
دیکھتا رہے تو یہہ اتلاف کی اجازت نہین ہے۔ اپنے غلام کو ایک چیز بیچتے دیکھا تو اجازت نہوگی۔ اجنبی باندی سے کسیکو وطی کرتے
دیکھا تو مہر ساقط نہوگا۔ کسیکو اپنا مال تلف کرتے ہوئے دیکھکر چپ رہا پھر اوسکا کوئی عضو کاٹ ڈالا (تو ارش ساقط نہوگا)
حج کیونکہ اطراف انسان بجاے مال کے ہین کسیکو اپنا مال تلف کرتے ہوئے دیکھا تو یہہ رضامندی نہین ہے (فضولی ہوگا)
ایک عورت نے غیر کفو سے نکاح کیا اور ولی کتنے ہی مدت چپ رہے تو بھی رضامندی نہین ہے اور عنین کی عورت کتنی ہی
مدت تک چپ رہے رضامندی نہین ہے۔ اور چپ دیکھنے سے عاریت ثابت نہین ہوتی ہے۔ اور کئی مسئلہ ہین کہ اونمین
سکوت بجاے قول صریح کے ہی۔ ۱۔ ولی نے نکاح سے پہلے یا اوسکے بعد اپنی باکرہ بیٹی سے اجازت مانگی اور وہ چپ
ہو رہی تو یہہ اجازت ہی۔ ۲۔ اور مہر چپ ہو کر لیلے گی تو بھی اجازت نکاح ہی۔ ۳۔ باکرہ بالغ ہوئی اور چپ رہتی ہی
اجازت ہی۔ ۴۔ یہہ قسم کھائی کہ نکاح نکرونگی اور اوسکے باپ نے نکاح کر دیا کہ یہہ چپ دیکھ رہی ہے تو حانث ہوگی۔ ۵۔
جسکو صدقہ دیا وہ چپ ہو رہا تو رضامندی ہی۔ ۶۔ موہوب لہ کا سکوت رضا ہی۔ ۷۔ موہوب لہ نے یا متصدق علیہ نے مالک کے
روبرو قبضہ کر لیا اور مالک چپ دیکھ رہا ہے تو ہبہ اور صدقہ کامل ہوگیا۔ ۸۔ وکیل چپ رہا تو وکالت ہوگی اور صراحۃ رد
کریگا تو رد ہو جائیگی۔ ۸۔ مقر لہ چپ رہا تو اقرار ثابت اور رد کر دیگا تو رد ہو جاے گا۔ ۹۔ مفوض الیہ نے جب دیکھا کہ
اوسکو کوئی مال سپرد کر دیا ہے تو تفویض ثابت ہی (امانت) اور رد کر دیگا تو رد ہو جائیگا۔ ۱۰۔ موقوف علیہ کا سکوت قبول
ہے اور رد سے رد ہو جاے گا۔ ۱۱۔ بیع بالتلجیہ مین بایع نے یا مشتری نے کہا کہ مین نے بیع ثابت کر لی اور دوسرا چپ رہا
تو بیع ہوگی ح بیع بالتلجیہ یہہ ہے کہ آپسمین یہہ اتفاق کر لین کہ ہم نے بیع کی ہے اور لوگون مین ظاہر کر دین پر حقیقت مین
بیع نہین ہے۔ ۱۲۔ ترک کیا گیا۔ ۱۳۔ مشتری بالخیار نے اپنے غلام کو دیکھا کہ معاملات بیع و شرا کر رہا ہے اور اسکا خیار
جاتا رہا۔ ۱۴۔ جس بایع کو حق ہے کہ مبیع روک رکھے اوسنے مشتری کو دیکھا کہ مبیع پر قبضہ کر لیا تو یہہ اذن بالقبض ہے

جواب استفہام باثبات صریح ہے اور جواب استفہام بانفی نعم ہے

معزول کرین تو معزول نہین ہو سکتے ہین - ۲ - ولایت وکیل عزل ہو سکتی ہے موکل موقوف کر دے یا وکیل خود اپنے کو موقوف کر دے - اور موکل کو خبر کر دے - ۳ - اور وصیت سے وصی اپنے کو موقوف نہین کر سکتا ہے - اولی [illegible] علیا ہے - ثانیہ ولایت مستقل ہے - ثالثہ درمیان ہے - ۴ - وقف کا ناظر - امام ابو یوسف کہتے ہین کہ واقف ناظر کو موقوف کر سکتا اور خود اپنے کو موقوف کر دے اور قاضی پہلے اوسکی موقوفی کا حکم لگا دے تو موقوف ہو جائے گا - ان تینون مین وصی سے تصرف کر سکتا ہو نہ قاضی - قاضی قیم وقف بے ظہور خیانت موقوف نہین کر سکتا ہے - اور ناظر کے ہوتے ہوئے کو قاضی نے ولی اسکو مقرر کیا ہو تو قاضی وقف مین تصرف نہین کر سکتا ہے -

قاعدہ سابعہ عشر - جو گمان کہ اوسمین غلط ظاہر ہو اوسکا اعتبار نہین ہے - عشا کی نماز نہ پڑہی اور اسی خیال سے وقت فجر تنگ ہو گیا نماز فجر پڑہ لی اب معلوم ہوا کہ وقت مین بہت گنجایش ہے نماز فجر باطل ہو گی - اب اگر وسعت ہے تو عشا بہی پڑہے اور فجر بہی پڑہے اور وسعت نہین ہے تو فجر اعادہ کرے - کوئی گمان تہا کہ پانی ناپاک ہے وضو کر لیا اب معلوم ہوا کہ پاک تہا نماز صحیح ہو گی - گمان ہوا کہ یہ شخص زکوۃ کا مستحق نہین ہے اور اوسکو زکوۃ دیدی پہر معلوم ہوا کہ وہ مصرف ہے تو باتفاق صحیح ہو گیا - ۱ - گمان ہوا کہ مصرف زکوۃ نہین ہے اور دیدی اور اب معلوم ہوا کہ وہ غنی ہے یا اوسکا بیٹا ہے - امام صاحب اور امام محمد جائز کہتے ہین اور غلام ہے یا مکاتب ہے یا حربی ہے تو جائز نہو گا - ۲ - گمان ہے کہ کپڑا ناپاک ہے اور نماز اوسمین پڑہ لی پہر معلوم ہوا کہ پاک ہے تو نماز پہر پڑہ لیوے - ۳ - گمان ہو کہ بے وضو ہون اور نماز پڑہ لی پہر معلوم ہوا کہ وضو ہے - ۴ - اسکو خیال ہے کہ وقت نماز ابہی نہین آیا اور نماز فرض پڑہ لی اور اب معلوم ہوا کہ وقت آگیا ہے تو ان دونو صورتون مین جائز نہین ہو گی - سوا ان مسائل مین مکلف کے ظن کا اعتبار ہے نہ نفس الامر کا - اور مسائل مین نفس الامر کا اعتبار ہے بگمان طہارت کپڑہ مین نماز پڑہی یا بگمان وقت نماز پڑہی یا بگمان وضو نماز پڑہی اب معلوم ہوا کہ یہ سب غلط ہے نماز اعادہ کرے گا - ایک عورت سے نکاح کر لیا اور وہ محل نکاح اسکی ہرا آئین نہین ہے پہر معلوم ہوا کہ محل نکاح ہے تو نفس الامر کا اعتبار ہے - اپنے بستر پر عورت دیکہی اس گمان سے کہ اوسکی جورو ہے وطی کر لی تو کو اندہا ہو جاوے گی یا اپنی جورو کو پکارا اور اس عورت نے جواب دیا اور اوسکے پاس آئی اور وطی ہو گئی تو حد نہین ہے - (یعنی اندہے کے پکار نے پر کہا کہ مین تیری جورو ہون -) بخیال فتوی یہ اقرار کیا کہ مین زوجہ کو طلاق دے چکا ہون اور حقیقت مین فتوی الاطلاق نہ تہا - اقرار باطل ہے سحر مین کہانا کہایا اور خیال ہوا کہ فجر طلوع ہو گئی تو صرف قضا روزہ کریگا - نہ کفارہ اور ایسا ہی بگمان غروب روزہ کہول لیا اور ابہی دن باقی تہا تو صرف قضا ہے نہ کفارہ - کچہہ سیاہی کو دشمنون کا حملہ گمان کیا اور نماز خوف پڑہ لی پہر معلوم ہوا کہ کچہہ نہ تہا نماز خوف صحیح نہو گی کہ دشمن کا موجود ہونا شرط ہے -

سبب حرام ہی - اور قیدی کو رشوت دیکر چھڑانا اور جو یہ خوف ہو کہ میری ہجو کریگا اوسکو کچھ دینا یہ بھی حرام ہے -

حکایت - حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت مین ایک شخص بیٹھے - ایک شخص ہم قوم ہاشمی نسب حاضر ہوا - اور
اپنا حال کچھ عرض کیا حضرت نے اوسکو پانچ درہم دیے وہ لیکر چلا گیا - پھر اوسی وقت شاعر آیا اور بہت ثنا کی حضرت نے
پچاس درہم دیے وہ لیکر چلا گیا - اب اوس شخص نے کہا کہ مرد شریف ہاشمی النسب کو تو پانچ درہم دیے اور اس شاعر کو پچاس
درہم بہت تعجب ہے حضرت نے فرمایا کہ ہاشمی کو صرف کفاف کے لیے دیے ہین اور اسکو اسلیے دیے ہین کہ اس زمانہ مین
دشمن بہت ہین ہمارے اجداد کی ہجو سے خوش ہوتے ہین بلکہ ہجو کرواتے ہین اب اسکو جو پچاس درہم دیے تو یہہ اونکی
تعریف کرتا ہوا اور اون پر تحیات اور صلوٰۃ اور سلام کہتا ہوا گیا جو دشمنون کے رغم انف کا باعث ہوا اس سے خدا بہت
خوش ہوا (دیگر) - وصی اور ناظر کہ صاحب مال لیگا تو اوسکو کچھ دینا چاہیے کہ مال محفوظ رہے جسکے پاس بقدر قوت
موجود ہو اور وہ سوال کرتا ہے یا جاسکے اندر پایا جاے - ایسی تحدید پر جو حسد فقر کی ہو دیا جا تو یہہ ... کی ہو ... کیا جا
تنبیہ - جو کام حرام ہے اوسکی خواہش اور طلب بھی حرام ہے سوا دو مسئلہ مین جائز ہے - ۱ - سچا دعویٰ کیا قرض دار نے
انکار کیا تو قسم کھانا یہ حلف لینا جائز ہے - ۲ - ذمی سے جزیہ لینا حلال اگر اوسکو دینا حرام ہے -

قاعدہ خامسہ عشر - جو شخص وقت سے پہلے کوئی چیز مانگے وہ اوس سے محروم رہتا ہے - اپنے مورث کو قتل کیا کہ میراث
ہوگا تو بالکل محروم ہو گیا - اپنے مرض الموت مین عورت کو تین طلاق دی کہ وارث نہو نے پاوے تو وہ وارث ضرور ہوگی
قرضخواہ نے قرضدار کو قتل کیا تو دین فوراً ادا کرنا واجب ہوگا - اپنی جورو کی صحبت اسلیے ناگوار ہے کہ وہ وارث ہوگی
اسکو روکے رکھا اب وہ مرگئی تو یہہ اوسکا وارث ہوگا - خلع کے لیے روکا اور اوس نے خلع کر دیا تو خلع جائز ہوگا دوا اسلیے
پی کر حیض آ جاے تا نماز نہ پڑھے تو نماز قضا نہ کریگی - سال سے پہلے مال بیچ ڈالا کہ زکوٰۃ لازم نہو وے تو نہو گی - فجر سے پہلے سفر
ہونے کے لیے دوا پی بیمار ہو گیا تو روزہ نہ رکھنا جائز ہے - اسکا نظیر عربیت مین یہہ ہے کہ فاعل اپنے معمولات پر عمل کرے گا
اب اوسکی نعت ہو سکتی ہے اور جو پہلے اوسکے اور نعت ہو تو اب معمولات مین عمل نکرے گا -

قاعدہ سادسہ عشر - ولایت خاص ولایت عام سے زیادہ قوی ہے اسی لیے قاضی یتیم لڑکے اور لڑکی کا نکاح نہین
کر سکتا ہو اور جب اونکا کوئی ولی نہین تو کر سکتا ہے گو قاضی کا وہ رحم محرم ہو یا اوسکی ماں ہو - اور ولی خاص قصاص اور
صلح اور شفعت معاف کر سکتا ہو اور معتوہ کا باپ قصاص اور صلح کر سکتا ہے نہ معاف - اور قاضی مثل باپ ہے - اور وصی
صرف صلح کر سکتا ہو نہ قتل اور نہ معاف - مال اور نکاح دونو مین باپ اور دادا ولی ہین اور صرف نکاح مین عصبہ
اور ذو رحم ولی ہین اور وصی صرف مال مین ولی ہے - ۱ - باپ اور دادا کی ولایت وصف ذاتی ہے اگر لڑکہ

مریض نے اس گمان سے کہ میں زندہ نہ بچوں گا حج میں نائب کر کے بھیجا پھر تندرست ہوگیا اب خود حج ادا کرے۔ دین گمان کر کے دیدیا پھر معلوم ہوا کہ دین نہ تھا جو دیا ہی واپس لے لے۔ عورت کو اجنبی جانکر خطاب کیا یعنے یا مطلقہ کہا اور پھر معلوم ہوا کہ وہ اُسکی جورو ہے تو طلاق ہوگی۔

قاعدہ ثامنہ عشر جسکے اجزا نہیں ہوسکتے ہیں اسکے جز کا بیان کرنا کل کا بیان کرنا ہے۔ انصف طلاق دی تو ایک طلاق کل پڑے گی۔ یا نصف عورت کو طلاق دی تو کل عورت پر طلاق پڑے گی۔ نصف قاتل کو معاف کیا تو کل قاتل معاف ہوا۔ ایک ولی نے معاف کردیا تو کل معاف ہوگیا اور باقی اولیا کا حق باطل ہوگیا۔ اور کہا کہ نصف نسک حج پر احرام باندھا تو کل حج کا احرام ہوگا۔ ضابطہ کل سے جز زیادہ نہیں ہوتا ہے مگر پھر تو ایسی ہے کہ میری ماں کی پیٹھ تو تو پیرا (ظہار کے لیے صریح ہے اور جو کہا کہ تو مثل میری ماں کے ہے تو یہ ظہار کے لیے) کنایہ ہے۔

قاعدہ تاسعہ عشر (مباشر) مرتکب فعل اور اسکا سبب دونوں جمع ہیں تو مباشر پر حکم پڑتا ہے کسی نے کسی کو کنوئیں میں دھکا دیدیا تو کنواں کھودنے والے پر کچھ ضمان نہیں ہے۔ چور نے کسی کے بتلانے سے مال چرایا تو بتلانے والے پر کچھ ضمان نہیں ہے۔ کسی کو کہا یہہ حرہ ہے تو اس سے نکاح کرلے اور بعد ولادت وہ باندی نکلی تو اوس کہنے والے پر ضمان نہیں ہے۔ لڑکے کو حفاظت کے لیے چھری ہتھیار دیدیا بچہ نے اپنے کو ہلاک کر ڈالا تو اوس پر کچھ ضمان نہیں ہے۔ ۱۔ امانت وار نے خود چور کو مال کی جگہ بتلایا تو اوس پر ضمان ہو کہ اوسنے حق حفاظت (جو اوس پر واجب تہا) ترک کیا۔ ۲۔ عورت کے ولی نے کہا اس سے نکاح کرلو کہ یہ حرہ ہے۔ ۳۔ یا وکیل نے یہہ کہا اور اسنے نکاح کیا اور بچہ پیدا ہوا اور اب معلوم ہوا کہ وہ کسیکی باندی ہے تو ولد کی قیمت ان سے لیگا۔ ۴۔ محرم نے حلال کو شکار بتلایا اوسنے شکار کیا تو محرم پر بھی سزا دلالت ہوگی۔ ۵۔ ساعی کو بقصد سعایت کرے اوس پر ضمان ہو۔ ۶۔ حفاظت کے لیے چھری بچہ کو دی بچہ اوس پر گرا اور زخمی ہوا تو چھری والے پر ضمان ہے۔ فائدہ۔ ولی مدعی ہے کہ کنوئیں میں گر گیا اور کنواں بنانے والا کہتا ہے کہ اوسنے اپنے کو خود گرایا تو (ضامن) کنوئیں والے کا قول ہے (کہ وہ ضمان سے رفع کرتا ہے) تکمیل: امام محمد فرماتے ہیں کنوئیں کھودنے پر اور مشک پھاڑنے پر اور قندیل کی رسی کاٹنے پر اور پنجرہ کا دروازہ کھولنے پر حکم لگتا ہے۔ اور امام صاحب اور امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ ضمان نہیں ہے مثلاً غلام کی زنجیر قید کھولدینا۔

واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ وسلم

محدث بے وضو حدیث و فقہ کی کتاب لے سکتا ہے (مقلد) چاقو کھنا ... پر رکھنا کاٹنے کے لیے مکروہ نہیں ہے ورنہ مکروہ ہے
سوا نماز کے دعا کے لیے وقت مقرر کرنا مکروہ ہے۔ صلوۃ الرغائب اور صلوۃ البراءۃ (شب برات کی رات) اور لیلۃ القدر
مکروہ ہے۔ اور نذر منت ماننے کہ اس امام کے ساتھ نماز پڑھونگا تو جائز ہے۔ کئی بار سہو ہوا تو ایک ہی سجدہ سہو ہے مگر مسبوق
پر امام کا سہو لازم ہے اگر اپنا الگ بیٹھ کر اذان دینا مکروہ ہے۔ فجر کی نماز روشنی میں افضل ہے مگر حاجی مزدلفہ میں تاریکی میں
پڑھینگے۔ مغرب میں تاخیر کرنا مکروہ ہے اور سفر ہو یا دسترخوان بچھا ہو تو مکروہ نہیں ہے۔

کتاب الزکوۃ۔ فقہ اور کتابوں سے جنکی اسکو حاجت ہے غنی نہیں ہے۔ پر اسکی نقد وغیرہ کی کتابیں قرض
میں بک سکتی ہیں۔ مگر میں جو سبعہ (مثقال) کا وزن ہے اسکا اعتبار ہے۔ قرضخواہ جسکا مفلس پر قرض ہے گو وہ
اقرار بھی کرتا ہو فقیر ہے۔ مریض نے اپنی بہن کو زکوۃ دیدی اور مر گیا اور ... پر ادا ہوئی اور جو کوئی اور بھی وارث ہو
تو کافی نہوگی کہ وارث کے لیے وصیت نہیں ہو سکتی ہے۔ کسی اور کا (طعام) گیہوں صدقہ فطر دیدیا اور اوس نے اجازت دی
اور رضامند ہو گیا تو جائز ہو گیا ورنہ نہیں۔ مامور نے اپنے پاس سے زکوۃ دیدی اور بدلے اسپر لینے کی نیت کی تو زکوۃ ادا
ہوگی۔ قرض کے نام سے زکوۃ ادا کی زکوۃ ادا ہوگی۔ نذر والے نے ایک ہی مسکین متعین کر لیا تو اور کو بھی دے سکتا ہے
اور اگر وہ شے کہ جسکی نذر مانی ہے متعین کی تو مسکین بھی متعین ہو جائیگا مثلاً کہا کہ اس مسکین کو کھانا کھلاؤنگا۔ اور
دو مسکین کی نیت کی تو ایک کو بھی دے سکتا ہے۔ سال زکوۃ قمری ہے نہ شمسی۔ بنی ہاشم کو سب صدقہ زکوۃ اور واجب جیسے
نفل اور عشر اور کفارہ اور نذر حرام ہے۔ پر نفل اور وقف جائز ہے۔ شک ہے کہ زکوۃ دی یا نہیں تو دیدے ادا کرے کہ اوسکا
وقت عمر بھر تک باقی ہے۔ ودیعت دیکر بھول گیا پھر یاد آئی تو زکوۃ واجب نہیں ہے۔ زوج پر مہر موجل ہے اور وہ ادا نہیں کیا
تو زکوۃ کا مانع نہیں ہے اور قرض مانع زکوۃ ہے۔ ایک فقیر کو بقدر نصاب زکوۃ دیدینا مکروہ ہے اور مدیون اور صاحب
عیال کو دینا مکروہ نہیں ہے۔ دوسرے شہر میں بھیجنا مکروہ اور قرابتدار کے لیے اور محتاج کے لیے یا طالب علم اور زاہد (دین)
کے لیے بھیجنا مکروہ نہیں ہے۔ اور اہل بدعت کو دینا مکروہ ہے۔ بہن کو دینا اگر ... ہو جائز ہے ورنہ نہیں۔
ولد الزنا کی گواہی اپنے باپ زانی کے لیے مقبول نہیں ہے اور سوا اسکے کسی امر میں ان دونوں میں تعلق نہیں ہے۔
اور ولد الزنا کو یہ باپ زانی زکوۃ بھی نہ دیگا۔ زکوۃ بقدر میسر واجب ہے پر جب سال کے بعد مال تلف ہو گیا تو زکوۃ ساقط۔
اور صدقہ فطر بقدرت ممکنہ واجب ہے اگر بروز عید مال تلف ہو گیا صدقہ دیگا۔ جن اقارب کا نفقہ اس پر نہیں ہے انکو زکوۃ
دیگا ورنہ نہ دیگا۔ زمین کی آمدنی اسکو اور اسکے عیال کو سال بھر کے لیے کافی نہیں ہے تو صدقہ لے سکتا ہے۔ ہزار
روپیہ اسکے پاس ہیں اور ہزار ہی کا اسپر قرض ہے صدقہ نہ لیگا پر دیگا تو دینے والے کے لیے کافی ہو جائیگا۔ سال بھر کا

دن مین افضل ہے اور راتمین وہ مسجد جو اوسکے گھر کے پاس ہے افضل ہے سوا نفل کے (نماز فرض وسنت معمولی مین)
سورتمین ترتیب سے پڑھے ورنہ مکروہ ہے اسیطرح رکعت اول مین جو سورہ پڑھے تو رکعت ثانیہ مین اوسکی متصل سورہ پڑھے
یا کہی سورہ چھوڑکر پڑھے ایک سورہ بیچ مین نہ چھوڑے - سنت فجر مین قرات قلیل افضل ہے نہ طویل - نفل کی (نذر)
منت ماننا افضل ہے - سنت پڑھکر باتین کرنیسے نماز باطل نہین ہوتی ہے صرف ثواب کم ہوتا ہے - مسجد مین اپنے لیے کوئی
جگہ مقرر کرنا مکروہ ہے - اسنے جگہہ مقرر کی اور کوئی اور وہان بیٹھ گیا تو اوسکو ہٹا نہین سکتا ہے - تکبیر جو عذر سے ہوا اور
تعظیم نہو تو نماز شروع نہوگی ورنہ ہوگی - تجارت و درس وغیرہ کی فکر سے نماز باطل نہین ہوتی ہے اور اوسکے غم سے جو
خشوع نہ ہو ثواب کم نہین ہوتا ہے - اور خشوع نہونے سے نماز کا اعادہ نکرے - امام اور موذن کسیکا انتظار نکرے مگر شریر کا
انتظار کرے - کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو اوسکی اقتدا اگر اوس نے اوسکی امامت کی نیت نکی ہو کر سکتا ہے - عورت کی نماز بے نیت
اوسکے امامت کے صحیح نہوگی اور عیدین اور جمعہ بے نیت بھی صحیح ہے - سنت جمعہ پڑھ رہا ہے امام خطبہ پڑھنے نکلا اوسکو پورا
کرلے اور نفل کی نیت باندھی ہو تو توڑ دے - حریر مین نماز پڑھ سکتا ہے اور یہ اختیار نہین ہے کہ نہ پڑھے اور برہنہ پڑھے
اور کپڑا ناپاک ہے اور حریر بھی ہے تو حریر مین نماز پڑھے اور کپڑہ ناپاک ہے اور کپڑہ نہین ہے تو اختیار ہے وہ کپڑہ لپیٹے
یا ننگا پڑھ لے - مسجد کا میدان مثل مسجد ہے اقتدا بے اتصال صفوف جائز ہے - اگر امام اور مقتدی مین ایسا رستہ ہے
کہ گاڑی چلتی ہے یا نہر ہے کہ اوسمین کشتی چلتی ہے یا جنگل مین خالی میدان ہے کہ اوسمین صفوف کی گنجائش ہے تو اقتدا
صحیح نہین ہے - اور مسجد مین میدان ہے کہ صفون کی گنجائش ہو تو اقتدا ہو سکتی ہے کیونکہ مسجد صرف ایک ہی بقعہ ہے
امام اور مقتدی مین کوئی چیز حائل ہوگی تو جبتک کہ امام اسکو معلوم ہے اقتدا صحیح ہے - اور جو امام مشتبہ ہو گیا تو
صحیح نہین ہے - قیدی جو رہا ہوا تو مقیم کی نماز پڑھیگا - اور دشمن اوسکو ایسی جگہہ لے گیا کہ وہ وہان پندرہ دن رہیگا
تو وہ بھی نماز قصر پڑھیگا - اور جسکے سر مین درد شقیقہ ہے اشارہ کرے - مریض کچھ کھڑا ہو سکتا ہے تو اتنے ہی
کھڑا رہے - جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک آئے تو درود پڑھے گو ایک بار ہی کافی ہے - سجدہ تلاوت
کے لیے ہاتھ نہ اوٹھاے اور اوسکے بدلے فدیہ بھی نہین ہے - اور نیت تعیین بھی نہین ہے اور امام نے نماز اخفائیہ
آیت سجدہ پڑھی تو رکوع مین سجدہ کرلے اور جہری نماز ہو تو اوسکے لیے سجدہ کرلے - نماز نفل مین عمداً دو رکعت اخیر مین
سورہ چھوڑنا مکروہ ہے اور سہو کریگا تو سجدہ سہو ہے - اور فرض کی آخر رکعت مین سورہ سہو سے پڑھ لے تو سجدہ سہو
نہین ہے - وتر مین شافعی کا اگرچہ وہ دو رکعت پڑھکر سلام نہ پھیرے اقتدا نکرے - طاعت کا کام ارادہ کیا تو بخوف ریا
ترک نکرے - مہمات کے لیے فاتحہ فرض کے بعد پڑھنا بدعت ہے - حمام مین قرآن جہراً پڑھنا مکروہ ہے نہ سراً -

ایک کی گواہی پر پورے ۳۰ روزہ رکھین کچھ کم نکرین یوم الشک بھی رکھین - کفارہ ظہار مین برابر روزہ رکھنے کا حکم ہے اب رمضان آگیا تو (تتابع) برابر روزہ نرکھے گا - دیوانی عورت سے جماع کیا یا ہوشیار سے کیا تو اوسپر کفارہ برابر واجب ہو - افطار سے بھی کفارہ لازم ہوتا ہے - رمضان مین نان بائی ایسی محنت نکرے کہ ضعیف ہوجائے آدھے دن مزدوری کرے اور باقی آرام کرے - اور یہہ کہنا کہ مجھسے نہین ہوسکتا ہو باطل ہے کہ جاڑہ مین دن چھوٹا ہوتا ہے -

(روزہ رکھکر) طلوع فجر بعد کھالیا تو کفارہ واجب ہوگا کیونکہ اوسکو طلوع فجر ظن بھی ہے -

کتاب الحج - فاعل کی تعداد سے ضمان فعل متعدد لازم آتا ہے - اور ضمان محل تعدد فاعل سے متعدد نہین ہوسکتا ہے مثلا دو محرمون نے شکار کیا تو دونو پر سزا ہوگی - اور دو حلال نے کیا تو ایک ہی سزا ہے - جیسا حقوق العباد مین تعدد لازم ہوتا ہے - دو آدمیون نے قتل کیا تو دونو پر قصاص ہوگا - جتنی دفعہ جماع کریگا اوتنی دفعہ دم دیگا - اور ایک ہی مجلس ہوگی تو ایک ہی دم واجب ہوگا - سواے اسکے بھی متعہ اور بھی قران اور بھی نفل کہے اور بھی مین سے نہ کہاسے - نفل صدقہ دینے سے نفل حج افضل ہے - حج مین گدھے پر سوار ہونا مکروہ ہے اونٹ پر سوار ہوکر مناسک ادا کرنا سنت ہے ایسا (رباط) لنگرخانہ یا مسافرخانہ بنانا کہ مسلمان آرام پاوین حج ثانی سے (نفل) افضل ہے - راستہ مین امان اور سلامتی ہے تو حج فرض ہے ورنہ نہین - والدین کی خدمت بجالانے سے حج فرض ادا کرنا افضل ہے - اور حج نفل سے خدمت والدین افضل ہے باپ اسکی خدمت کا محتاج ہو تو اسکو حج کے لیے نکلنا جائز نہین ہے - سعید ابن المسیب (جو تابع اکبر مین اور انکا قول زائد حدیث مین مقبول ہے) شروع عشرہ پر حجامت نہ بنواتے تھے - اور عبداللہ بن المبارک کہتے مین کہ حجامت سنت ہے اور سنت تاخیر کرنا نہ چاہیے - اور فقیہہ (ابو اللیث سمرقندی کا) اسپر عمل ہے - اسکے پاس ہزار درہم مین اور غلبہ شہوت کا خوف ہے تو حج واجب ہے اور حج کے لیے نکلنے کے وقت نکاح نکرے اوس سے پہلے کرلے تو جائز ہے - کسی مردہ کی طرف سے جو حج کو چلا اور اپنا مال اوسکے مال سے ملا دیا جائز ہے - میت کا مال لیکر تجارت کی اور فائدہ پیدا ہوا اور میت کے لیے حج کیا تو میت کا حج نہوگا اور امام محمد فرماتے مین کہ ہوجاے گا - محرم وہ ہے کہ جس سے کبھی نکاح جائز نہو - لڑکا اور رفاعی اور مجوسی بھی اپنی ماں وغیرہ کے محرم مین - مامور بالحج ایک سال تاخیر کرکے حج کرے تو ضمان نہ دیگا - اور یہی سال متعین کردیا ہے تو بھی تاخیر کرسکتا ہے کہ اوس مین مقصود جلدی ہے نہ یہہ کہ اسی سال کے ساتھ مقید کیا ہے - اور حج ہوگا تو آمر ہی کا ہوگا اور جو نفقہ بچ رہا وہ وارث کو واپس دیگا - اور اگر ابن بحیت کے ہبہ کرنے پر اوسکو وکیل کردیا تو ہبہ کرسکتا ہے نہ واپس - اور وصی مطلق خود حج کریگا - یا کہا کہ کسیکو مال دینا کہ میرے لیے حج کرے - مامور آمر کا مال خرچ کریگا - اور پندرہ دن کہین رہنے کی نیت کرلے تو نکر سکے گا اور بے قافلہ نکل سکے تو لاچار رہیگا کہ مین حج کے بعد اقامت

تیرہ تفریق ہین جنکا حکم عدالت پر موقوف ہین اور وہ یہہ ہین - ۱ - تفریق بوجہ بدعملی یا جُبّ یا قطع عضو اور بوجہ عنین ہونا
ہوا اور بخیار بلوغ - اور بکمی مہر - اور بکفر زوج - اور بلعان - ۲ - فرقت بخیار عتق - اور بایلاء - اور بارتداد - اور
ایک کا دار الحرب مین چلا جانا - اور ایک کا دوسرے کو خریدنا - اور نکاح فاسد - تمام ہونے سے پہلے نکاح فسخ ہوسکتا
نہ بعد تمام - اقالہ بھی نہین ہوسکتا ہے - چار امر سے مہر کی تکمیل کامل ہوتی ہے - دخول - خلوت صحیحہ - اور بوجوب عدت
اور بموت احد الزوجین - نوع چار امر پر اپنی زوجہ کو مار سکتا ہے - ترک زینت - اور صحبت کے لیے بلانے پر نہ آئے - اور
بے اجازت شوہر کے گھر سے باہر نکلجاے - اور نماز کے ترک پر - اور قبل مہر معجل کے لینے کے نکل سکتی ہے اور بعد ادا کے اپنے
کسی حق کے وصول کے لیے نکل سکتی ہے - اور اسپر کسیکا حق ہو تو نکل سکیگی کہ حق والا بکر کر لیجائیگا - یا دائی ہو یا غسالہ ہو
یا اپنے ماں باپ سے ہر جمعہ ملنے جاسکے - اور اقارب کے ملنے کے لیے ایکبار سال بھر مین نکلے - اور غیرون کے ملنے کے لیے
اور اونکے عیادت کے لیے باذن بھی نہ نکلے اور اگر زوج نے اجازت دی تو دونو گنہگار ہونگے - اور حمام مین جاسکتی
ہے - ایسے الفاظ سے نکاح ہوتا ہے جو ملک فی الحال کے معنی ہون - اور متعہ کے بھی یہی معنے ہین پر اوس سے نکاح نہین
ہوتا ہے - دار الاسلام مین وطی پر یا حد لازم آتی ہے یا مہر لازم آتا ہے - (یہہ نہین ہوتا ہے کہ وطی ہو اور نہ حد ہو اور نہ
مہر ہو) لڑکہ نابالغ نے بالغہ مکلفہ عورت سے نکاح کیا اور اپنے ولی کی اجازت نہ لی اور اوس سے بخوشی صحبت کی نہ حد
اور نہ مہر ہے - بائع نے باندی بیچی اور مشتری کو قبضہ نہ دیا اور خود صحبت کی تو نہ حد ہے اور نہ مہر ہے - اور ثمن مین جو
بکارت کی قیمت ہوگی وضع ہوگی - (سوا ان دو مسئلون کے اور ہر وطی مین یا مہر ہے یا حد ہے) اگر مرد کی اجازت
ہو تو عورت اپنے بال قطع کرے اور اور بال اپنے بالون مین نہین ملا سکتی ہے - باکرہ کہکر نکاح ہوا پر وہ ثیبہ نکلی تو
بھی مہر پورا لازم ہے - بکارت مین بہت چیزین باقی رہتی ہین پر گمان نیک ضرور رہے - وکیل نے عورت کے باپ کا
نام غلط بولا اور عورت موجود نہین ہے نکاح نہوگا - بہر طاقت ہو کر دو عورت مین برابری نفقہ اور گھر کی کریگا تو دوسری
عورت کرے ورنہ ایکہی پر صبر کرے اور یہہ صبر باعث اجر ہوگا - ہمارے زمانہ مین اور ہمارے مکان دیکھا جاوے
کہ اس جیسی عورت کو مہر معجل کسقدر ہوسکتا ہے - نصف مہر معجل کا اعتبار نہین ہے اسلیے کہ پچاس ہزار دینار مہر ہو اور ایک ہزار
دینار مہر معجل ہوتا ہے - مہر معجل جتنا تہیرا تہا وہ دیدیا تو اب عورت صحبت سے نہین رکسکتی ہے - اور موزہ وغیرہ جو بطور تحفہ
مین عورت کو دیتے ہین اگر یہہ شرط کی کہ نہ دیگا تو کچھ دینا ضرور نہین ہے اور چپ رہے تو عادت پر ہے کہ ایسا مرد ایسی
عورت کے لیے کیا دے سکتا ہے - اور عرف ضعیف ہوتا ہے پر سکوت عنہ بالشروط کے عمل نہین ہوسکتا ہے - فقیر تو انگر عورت
کا چھوٹی ہو یا بڑی ہو کفو نہین ہوسکتا ہے - اور فقیر جو عالم ہو یا اشراف ہو تو ہوسکتا ہے - عورت کی خوشی سے صحبت ہوگی

اور سفر اور عزم سفر سبب معمول ہے اور اس سے زیادہ باطل ہے کہ آمر پر خرچ نہوگا۔ اور مکہ میں گھر بنالیگا تو بھی آمر پر بہو
اور جب مامور ایسا شخص ہے کہ خود اپنی خدمت نہین کر سکتا ہے تو اوسکے خادم کا نفقہ بھی آمر پر ہے ورنہ نہین۔ اور مامور مال آمر
اپنے مال سے یا نہیں کے مال سے شامل کر سکتا ہے اور ودیعت دیسکتا ہے کہ مین یا اوسکے قریب مال تلف ہوگیا تو آمر
نہ سکتا ہو کہ دلالۃ آمر کی رضامندی ہے۔ مامور نے کرایہ سواری تو دیا اور پیدل حج کیا تو ضمان ہوگا۔ مامور مدعی ہے
کہ حج سے مین روکدیا گیا اور واپس آنے مین روپیہ خرچ ہوگیا قبول نہوگا پر کوئی دلیل اسکے صدق پر ہو تو قبول ہوگا۔
مامور مدعی ہے کہ مین نے حج کیا اور آمر اسکی تکذیب کرتا ہے تو مامور کا قول ہوگا اور آمر کا مدیون ہو تو بے گواہ کے مامور کا قول
قبول نہین ہے (کیونکہ شبہہ حج مین دفع دین کا مدعی ہے) وارث گواہ لایا کہ مامور یوم النحر کو فہ مین تہا قبول نہونگے اور اگر
یہہ گواہ لایا کہ مامور نے اقرار کیا کہ حج نہین کیا تو قبول ہین۔ مامور بالحج پر عمرہ نہین ہے نہ قبل اور نہ بعد۔ دم الاحصار تو آمر
کے مال مین ہو اور باقی سب دم مامور پر ہین۔ میت نے حج کی وصیت کی وارث نے یا وصی نے تبرعاً حج کر دیا (یا مال
محفوظ ہی) حج میت ادا نہوگا۔ اور وصی نے اپنے مال مین سے حج کر دیا جائز ہے اور میت کے مال مین سے لے سکتا ہے۔
مامور دوسرے کو حج پر نہین بھیج سکتا ہو گو بیمار ہوگیا ہے اور آمر نے یہہ اجازت دی ہو کہ جو چاہو سو کرنا تو جائز ہوگا کیونکہ
حج باجرت کرنا جائز ہے اور اجر مثل لیگا۔ اور اپنا اور میت کا مال خرچ کیا (گویا میت کا حج کیا) میت کا مال واپس
دیگا۔ سب مال جاتے ہی مین خرچ کر دیا تو ضمان دیگا۔ حج فرض پہلے کرے اور پہر مدینہ جاوے اور حج نفل ہو تو اختیار ہے۔
غنی کا حج فقیر کے حج سے افضل ہے فقیر صرف فرض کو ادا کرتا ہے اور اسکا جانا نفل ہے اور فرض کی فضیلت نفل پر بہت
ہی۔ عرفات مین دو نماز جمع پڑھے تو اب نفل نہ پڑھے۔

کتاب النکاح۔ نکاح کے قصد پر جو کچھ لیا دیا گیا ہے۔ (اگر نکاح نہو) تو واپس ہونا چاہیے (مثلاً منگنی مین جو طرفین
بھیجا کرتے ہین) بخیال خدمت ایک باندی جو مشترک ہے مشترک رہیگی۔ کسی اور کے پاس نرہیگی اور ہر ایک
کے پاس ایک دن رہیگی۔ کوئی امر جو کئی شخصون کے لیے ثابت ہو وہ سب اوسمین مشترک ہوتے ہین۔ مگر اولی
ولایت نکاح ہر ولی کو بالاستقلال حاصل ہے۔ ثانیہ اور ایسا ہی ہر وارث کو حق قصاص بکمال حاصل ہے۔ اسی لیے
وارث کبیر وارث صغیر کے بلوغ سے پہلے قصاص لے سکتا ہے اور سب بالغ ہون تو نہین لے سکتا ہے کہ احتمال یہہ ہے کہ
غائب اگر معاف کر دے۔ ۳۔ ہر شخص کو اختیار کامل ہے کہ ضرر عام راہ عام سے دفع کی نالش کر سکتا ہے۔ ضابطہ یہہ ہے
جو حق تجزی نہو سکے وہ ہر ایک کے لیے بکمال ثابت ہوتا ہے۔ اور خدمت غلام بھی تجزی نہین ہو سکتی ہے۔ سوا نکاح
و ایمان کے کوئی عبادت ایسی نہین ہے کہ جنت مین سے شروع ہوئی اور دنیا مین بھی رہی اور پہر جنت مین بھی رہیگی۔

نہوگا - اجارہ مضافہ کا فسخ مضاف ہو سکتا ہے - اور تعلیق نہین ہو سکتی ہے - عورت کو خلع طلب کرنا حرام ہے جبکہ شوہر کا ہونا
عورت کے بیان پر موقوف نہو ادنمین اختلاف ہو تو مرد کا قول قبول ہے سوا ان صورتون کے - عورت مدعی ہے کہ
نفقہ مہینہ بھر سے نہین ملا مرد منکر ہے کہ دیدیا ہے تو عورت کا قول قبول ہے - طلاق مین بھی اور مال مین بھی - اور طلاق
سنت دی اور دعوی کیا کہ مین نے حیض مین جماع کیا ہے اور عورت منکر ہے تو عورت کا قول قبول ہے - عورت کے فعل
قلبی پر معلق کیا تو اوسکے قول پر معلق ہوگا گو کذب ہو - مرد نے کہا تجھکو سر درد ہو تو تجکو طلاق ہے اور پھر اوسکو مارا اب عورت
کہتی ہے کہ مین خوش ہوئی تو طلاق نہوگی - جو شرط ایسی ہے کہ عورت پر اوسکا بیان موقوف ہے مثلاً حیض تو عورت کا قول
اوسیکے حق مین قبول ہے - شرط کو تین بار مکرر کہا اور جزا ایک ہی رہی ایک بار شرط پائی گئی تو ایک طلاق ہوگی اور
جزا متعدد ہو تو وقوع بھی متعدد ہوتا ہے - ایک کو تین بار طلاق دیا اور اوسکے ساتھ ایک اور بھی عورت کو اوسکے
ساتھ عطف کر لی تو اول عورت پر دو اور دوسری پر ایک واقع ہوگی - کہا یہ عورت یا یہہ عورت کو طلاق ہے اور اوسکے
کوئی شرط بھی کہی اب شرط پائی گئی تو متعین کرنا اوسکا اختیار ہے - شرط مکرر کی اور جزا ایک ہے تو شرط متعدد ہوگی نہ جزا -
اور دو شرط مین جزا الا یا شرط متعدد ہوگی - جزا شرط کے تکرار سے مکرر ہو جاتی ہے (کلما) جب تیرے پاس بیٹھون تو طلاق ہے
ایک ساعت بیٹھا تو تین طلاق ہے (کلما) جب مارون تو طلاق ہے دو بار جب مارا تو دو طلاق ہے اور ایک بار مارا
تو ایک طلاق ہے - جب مین تجکو طلاق دون اور طلاق دی تو دو طلاق ہونگی [illegible]
ہے ورنہ نہین - کل کا کل سے استثنا باطل ہے - کہہ دس درہم کا اقرار کرے [illegible] استثنا صحیح ہوگا -

کتاب الایمان - نکرہ کے اندر معرفہ داخل نہوگا گر جزا مین معرفہ داخل ہو جاتا ہے - مثلاً [illegible] غلام کسی سے بات
کریگا تو آزاد ہو جاویگا اگر غلام مولی سے بات کرے تو اوس حکم مین شامل نہوگا کیونکہ مولی [illegible] نکرہ مین شامل
نہین ہو سکتا ہے اور معرفہ جزا مین ہو تو نکرہ مین داخل ہوتا ہے - میرا غلام کسی سے کلام کرے تو تجکو طلاق ہے پھر غلام اگر
اوس عورت سے بھی کلام کرے یعنے عورت بھی شرط اور نکرہ مین داخل ہے - سوا طلاق اور عتاق اور نذر کے اور کسی
مین قسم لغو پر مواخذہ نہین ہے - مشترک سوا یمین کے عام نہین ہوتا ہے مثلاً مین اپنے مولا سے کلام نکرونگا تو جس مولا
سے کلام کرے حانث ہو جاوے گا اعلی ہو یا اسفل ہو - اور وصیت کرے گا تو باطل اور وقف کیا تو بھی باطل [illegible]
ہو جاوے گا - جمع واحد پر صادق نہین ہوتی ہے - اپنی اولاد پر وقف کیا اور صرف ایک ولد ہے تو وقف [illegible] اور اپنے
اقارب پر جو فلان بستی مین بستے ہین وقف کیا اور وہان صرف ایک ہی ہے تو وقف صحیح نہوگا - اور زمین پر وقف کیا
اور صرف ایک ابن ہے تو وقف ہو جاویگا - فلان کے بہائیون سے بات نکرونگا اور اوسکے صرف ایک ہی بہائی ہے

نہیں ہے یعنے گناہ صغیرہ کرے یا جو گناہ کرے اور نادم ہووے۔

کتاب السیر والردۃ کفر بہت بڑی شے ہے مسلمان کو کافر نہیں کہہ سکتے ہیں جب تک ہوں کفر کے ہیں اور ایک اسلام کی تو اسلام کا حکم ہوگا۔ سکران مرتد نہیں ہو سکتا ہے۔ اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہنے سے کافر اور قتل کیا جاوے اور معاف نہ کیا جاوے۔ کافر کی توبہ دنیا و آخرت قبول ہے۔ مگر جو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یا اور انبیا کو یا شیخین کو یا ادمین کسی ایک کو برا کہے اوسکی توبہ قبول نہیں ہے۔ اور جادوگر کو عورت ہو یا مرد اور زندیق کی توبہ قبول ہے۔ مسلمان جو مرتد ہو جاوے قتل کیا جاوے مگر عورت اور جسکا اسلام تبعیت سے ہو مثلاً والدین کے ساتھ وہ بھی مسلمان ہوا اور نہ ہوا اسلام پر اکراہ ہوا اور جس کا اسلام ایک مرد اور دو عورت یا دو مرد کی گواہی سے ثابت ہوا اور پھر گواہ گواہی سے پھر گئے قتل نہ کیے جائیں۔ مرتد ہوا کر رجوع نکی تو اوسکا حکم قتل ہے اور حبط عمل ہے۔ اور ہوا حج کے اور اعمال قضا کریگا۔ اور جو روایت حدیث وغیرہ کی کرے سب باطل و غیر مقبول چاہیے کہ اوسکی روایت نہ سنی جاوے اور اوسکی عورت بائن ہو جاویگی اور اوسکا وقف باطل۔ اور مرجاوے یا قتل ہو تو مقابر میں مسلمانوں کے مدفون نہو اور نہ کسی ملت (یہود و نصاریٰ) کے مقابر میں اور مثل کتے کے گڑھے میں پھینکا دیا جاوے۔ اور بہ نسبت کافر اصلی کے مرتد بہت بڑا کافر ہے۔ ہمارے سید سردار مولانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا ہے اوسکی تصدیق ایمان ہے اور بہت امور دین کے ضروریات میں اور ان سب کی تکذیب کفر ہے کسی اہل قبلہ کو کافر نہیں کہہ سکتے ہیں۔ شیخین (ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما) کو برا اور لعنت کرنا کفر ہے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو انپر تفضیل بدعت ہے انکی خلافت کا انکار کرے یا بسبب محبت حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اونسے بغض رکھے کافر ہے اور بہ نسبت انکے حضرت علی سے زیادہ محبت پر مواخذہ نہیں ہے۔ جس چیز کا اقرار واجب ہے اوسکے انکار سے مرتد ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالی یا کسی نبی کے ساتھ استہزا کرے تو کافر ہے۔ مرتد گو اسلام کے کام کرتا ہو مثلاً نماز بجماعت یا اداء مناسک حج قتل کیا جاوے۔ مرتد ہونے سے انکار کیا تو یہ توبہ ہے اوسکے ارتداد پر گواہی دیں اور وہ منکر ہو تو اوس سے تعرض نہ کیا جاوے نہ اسلئے کہ گواہ جھوٹے ہیں بلکہ اس لیے کہ انکار توبہ ہے۔ اگر گواہ کہیں کہ پہلے کفر کا کلمہ کہا تھا تو اسکا کچھ فائدہ نہیں مرتد ہونا گواہی سے ثابت ہوتا ہے۔ ولی اللہ جو سفر دراز بہت جلد طے کریں جو کوئی اسکا اعتقاد نکرے اوسکے کفر میں اختلاف ہے (یعنی کرامت جیسے حضرت ابراہیم ابن ادہم یوم نحر مکہ میں اور کوفہ میں دیکھے گئے اسکا انکار کفر نہیں ہو سکتا ہے) اور کہا کہ نماز نہیں پڑھتا ہوں کافر نہیں ہوتا ہے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد کا نام جاننا ضرور نہیں ہے صرف حضرت کا نام جاننا ضرور ہے۔ اپنی زوجہ کے روبرو خدا کا بیان کیا وہ بولی کہ میں جانتی ہوں کہ اللہ تعالی آسمان میں ہے کافر ہو گئی۔ اور سنے کہا کہ میں فرعون ہوں یا میں ابلیس ہوں کافر نہیں ہوا۔ اور جو کہا کہ میرا اعتقاد ایسا ہی جیسا فرعو

بات کریگا تو حانث ہوجائیگا - مین تین روٹی نہ کہاؤنگا اور وہان صرف ایک ہی روٹی ہے کہائیگا تو حانث ہوجائیگا - مین
الفقیر اور المساکین اور الرجال سے بات نکرونگا اور ایک سے بھی کی تو حانث نہوگا اور جو کہا رجال سے بات نکرونگا اور ایک
سے بھی بات کی تو حانث نہوگا - مین فلان کے جانورون پہ سوار نہون گا مین فلان کے کپڑے نہ پہنون گا مین اوسکے غلامون
سے بات نکرونگا انمین سے ایک ایک سے بات تو تین ہوگی تو حانث ہوگا - ایک کام پر قسم کہائی اور اوسمین سے تہوڑا کام کیا تو حانث نہوگا
مثلاً مین یہہ کہانا نہ کہاونگا اب اوس مجلس مین تمام کہانا نہ کہا سکا حانث نہوگا - (صغیرہ) کم عمر لڑکی بھی عورت ہے قسم کہائے
کہ مین عورت سے نکاح نکرونگا صغیرہ سے نکاح کیا تو حانث ہوجائیگا - اور جو کہا کہ مین عورت نہ خریدونگا اور صغیرہ خریدی
تو حانث نہوگا - یمین صرف لفظ پر ہے نہ غرض پر مثلاً مین اوسکو کہانا کہلاونگا تو غرض اس سے اکرام و تکریم ہے اور لفظ
کے معنی صرف کہلانا ہے اگر کہلا دیا تو بار ہوگا - عقد یہہ قسم کہائی تو ایجاب و قبول سے عقد متحقق ہوتا ہے مگر ہبہ اور وصیت
اور اقرار اور ابرا اور اباحت اور صدقہ اور قرض اور کفالت مین صرف ایجاب پر حانث ہوگا - مین عورتون سے نکاح کرونگا
(النساء) غلام خریدونگا العبید اور آدمیون سے (الناس) بات کرونگا یا بنی آدم سے یا کہانا - (الطعام) یا طعام کہاونگا
یا پیونگا (الشراب یا شراب) تو ایک سے بھی کیا یا کچھ بھی کہایا پیا تو حانث ہوجائیگا کیونکہ جنس ہے اور جنس مین ایک
جزو ہی کافی ہوتا ہے اور جو نسا اور عبید کہا تو تین پر حانث ہوگا کہ جمع ہے - اور جو اس سب مین جنس کی نیت
کریگا تو دیانۃً حقیقۃً اوسکا قول قبول ہوگا - کبہی فعل اپنے فاعل پر تمام ہوجاتا ہے مثلاً اگر مین اوسکو مسجد مین تہہ مارون
تو اوسکا مسجد مین ہونا ضرور ہے اور کبہی (محل) ظرف زمان اور ظرف مکان پر تمام ہوتا ہے مثلاً ضربتہ فی المسجد تو ضرب
مسجد مین ہونا چاہئے - فعل ممتد جو مضاف ہوتا ہے مستغرق ہوتا ہے یعنے زمانہ اوسکے لیے معیار ہوجاتا ہے - اور وقت
موصوف معرف ہے نہ قصرا -

کتاب الحدود والتعزیر - جس نے کسیکو فعل سے یا قول سے یا آنکہہ سے ایذا دی تو تعزیر ہوگا - ذمی کو یا کافر کہا
تو گناہ گار ہوگا - ضابطہ جس گناہ مین حد مقرر نہین ہے اوسمین تعزیر ہے - مسلمان دار الحرب مین کوئی فعل بد کرے
مواخذہ نہین ہے مگر قتل کی دیت ہے عمداً ہو یا خطاءً - (دیع یارد) زید چنگ پر تعزیر ہے - کسیکو یا فاسق کہا اور یا وہ
کہا کہ اوسکا فسق ثابت کرے تو یہہ گواہی قبول نہوگی کیونکہ جرح مجرد جب تک خلاف شرع یا حق عباد نہو مسموع نہین ہے
تعزیر توبہ سے مثل حد ساقط نہین ہوتی ہے - مثلاً زید کہے پیر مدعی بیہودہ روپوش ہے زید کے ہاتہہ نہین آتا ہے زید کے
لوگون نے ظالمون کے یہان اوسکو گرفتار کروایا ان ظالمون نے اوسکو قید کیا اور مارا اور کچہہ روپیہ اوسنے (غرم)
ڈنڈ دیئے تو زید تعزیر ہوگا - باپ اپنے بیٹے کو گالی دے تو تعزیر ہوتا ہے پر حد نہین ہوتا ہے - صاحب وجاہت پر تعزیر

اوسیلے مفہوم اور روایت پر عمل واجب ہے۔ قاضی ناظر نااہل کو موقوف کریگا ورنہ نہین۔ واقف نے یہ شرط کی کہ ہر روز ایک جز
قرآن شریف پڑھا جایا کرے تو یہہ شرط باطل ہے۔ شرط کی کہ آمدنی سے جو بچت ہو وہ ہر روز مسجد مین سائل کو دیجائے۔ تو اس
شرط کی رعایت ضرور نہین ہے اور مسجد اور خارج مسجد اور دوسری مسجد کے سائلون کو اور جو سائل نہون تو اونکو دے سکتا ہے
شرط کی کہ ہر روز مستحقین کو روٹی گوشت دیا جائے تو قیمت اوسکی قیمت نقد بھی دے سکتا ہے اور روٹی گوشت بھی دیسکتا ہے۔
امام عالم جید یا متقی ہو تو قاضی اوسکا وظیفہ زیادہ کر سکتا ہے۔ قاضی نے ناظر موقوف کردیا اب قاضی موقوف ہوکر دوسرا قاضی
آیا ناظر معزول نے اوس سے کہا کہ مین بے سبب موقوف ہوگیا تہا تو جبتک کہ اپنی لیاقت اور اہلیت ثابت نکرے امور نہوگا
مستحقین خیانت جب تک ثابت نکرین ناظر موقوف نہوگا۔ واقف نے بوقت وقف شرط کی تہی کہ ناظر کو جب چاہون
موقوف کرون تو موقوف کر سکتا ہے ورنہ نہین۔ واقف مرگیا تو ناظر اوسکا صرف وکیل رہا اور کچھہ اختیار رہو سکو نہ رہا۔ اور
واقف بے شرط اوسکو موقوف کر سکتا ہے اور مرجائیگا تو ولایت باطل ہے۔ واقف اپنے مقرر کیے ہوئے مدرس اور امام کو
معزول نہین کر سکتا ہے کہ صاحب وظیفہ پر اوسکو ولایت نہین ہے جو مسجد کا بنانے والا اور اوسکی اولاد اور اوسکے اقارب
بہ نسبت اورون کے امام اور موذن مقرر کرنے کے مستحق ہین۔ محلہ مین مسجد بنائی اور محلہ والے امام و موذن مقرر کرنے پر
جہگڑتے ہین تو بانی مستحق نہین اہل محلہ مستحق ہین کہ وہ جسکو مقرر کرین اولی ہے اور اہل محلہ کا اور بانی کا مقرر کیا ہوا
دونو موجود ہین تو بانی کا امام و موذن مقرر کیا ہوا بہتر ہے اور عمارت مین جہگڑتے ہین تو بانی مستحق ہے۔

کتاب البیوع۔ حمل اپنی ماکا تابع ہے حریۃ اصلیہ اور غلامی مین نہ اپنی مان کے ساتھہ دین مین بکتا ہے مرہونہ جنے
تو بچہ بھی رہن رہیگا اور اجارہ وکفالت وغصب مین نہوگا۔ اور حمل بنی آدم اور حیوانات مین اپنی ماکا تابع ہے جسکی ماں
وہ بھی اوسکا ہے دلی جنایت اوسکو اوسکی ماکے ساتھہ نہ لے سکیگا اور ہبہ کی رجوع مین واپس نہوگا اور ماکے قیمت
مین نہ گرفتار ہوگا بعد وضع حدود قصاص ماپر ہوگا۔ مثلا بکری کو ذبح کیا تو اوسکے پیٹ مین سے جو بچہ زندہ نکلا حلال کیا جا
اور اگر مردہ نکلا حرام ہے نہ کہایا جاسکے یعنے حمل اپنی ماکے ساتھہ حلال نہین ہوتا ہے۔ اور زکوۃ حمل پر نہ لگائی جائے
اور حمل نہ بیع ہوسکتا ہے نہ ہبہ ہوسکتا ہے اور اوسکی وصیت ہوسکتی ہے اور اوسکے لیے بھی ہوسکتی ہے حج کرے
اور وصیت حمل کے لیے ہوسکتی ہے اور اوسکے ساتھہ اقرار ہوسکتا ہے۔ اور اوسکے لیے بھی۔ اور حمل کا نسب ثابت
ہوجاتا ہے اور اوسکی ماکے لیے نفقہ واجب ہے (مطلقہ ہو تو بعد عدت حمل کے بھی نفقہ ہوتا ہے اور بیوہ ہو تو حمل کے لیے
نفقہ ہوتا ہے) اور حمل وارث و مورث ہوتا ہے۔ غرہ وارثون کو ملتا ہے۔ مبیع بالعیب بحکم حاکم واپس ہوئی تو دونو
کے لیے فسخ ہے مگر دو صورتین ہین۔ ثمن کسی پر حوالہ ہوگیا اور پہر وہ بالعیب ہوا تو حوالہ باطل نہوگا اگرچہ فسخ ہوتا تو حوالہ

کا اعتقاد ہو کافر ہوگیا۔ بواطہ عورت سے حلال جاننا کفر ہے۔ قرآن شریف پر پاؤں رکھنا کفر ہے۔ علم اور علما کا استخفاف کفر ہے۔
اصل وتر کا انکار اور (اضحیہ) قربانی کا انکار کفر ہے۔ علم غیب کا دعوی کرے یا کہے کہ میں خدا کو نہیں جانتا ہوں تو کافر ہے۔
اذان کا استہزا کفر ہے۔ جو یہہ نہ جانے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخر انبیا ہیں تو وہ مسلمان نہیں ہے کہ یہہ ضروریات دین سے ہے۔

کتاب اللقیط واللقطۃ تونگر تعریف کے بعد لقطہ کو اپنی کام میں نہیں لا سکتا ہے اور مفلس محکم اگر اپنی کام میں لا سکتا ہے۔

کتاب الشرکۃ پیسوں سے ہی شرکت جائز ہے۔ مفاوض اوسکے ساتھ شرکت کر سکتا ہے کہ جس کے لیے اوسکی گواہی قبول نہو۔ قاریوں کی اور واعظوں کی اور دلالوں کی اور بھیک مانگنے والوں کی اور رکھیوں پر جو گداہ موجود رہتے ہیں شرکت جائز نہیں ہے۔ راس المال سے زیادہ ربح عامل کے لیے جائز ہے۔ اور مال جو دیا گیا ہے وہ مضاربت ہے اور رب المال کے لیے راس المال سے زیادہ ربح جائز نہیں ہے اور مال جو دیا گیا ہے بضاعت ہوگا۔ اور دونو کا مال جدا جدا اوس المال ہے اپنے اپنے راس المال میں ہر شخص حامل ہے۔ ایک شریک بعذر یا بے عذر کام نکرے تو بھی مستحق ربح ہے۔ تین آدمیوں نے بغیر عقد شرکت کام قبول کیا اور کام صرف ایک نے کیا تو ثلث ربح یہہ تو لیلے گا اور وہ دونو محروم ہیں۔ جو کچھ انواع تجارت میں آج خریدیں تو وہ ہم دونوں میں ہے اوسنے کہا (نعم) اچھا جائز ہوگیا۔ کچھ خریدا اور دوسرے نے کہا کہ مجکو بھی شریک کر لے کہا میں نے تجکو شریک کر لیا تو جائز ہوگیا۔ ایک نے دوسرے کو منع کیا کہ سفر نکرے اور قرض نہ بیچے تو سفر اور قرض دینا جائز نہوگا اگر سفر کیا اور مال ہلاک ہوگیا تو اوس مال کا ضمان دیگا۔ کہ اوسمیں حمل اور مؤنت نہو اور ربح دونو میں مشترک ہو۔ ذمی کی بھی شرکت جائز ہے۔ رب المال اور مضارب نے آپسمیں جھگڑا کیا کہ معاملہ مطلق تہا جو چاہیں اور جسطرح چاہیں کام کریں یا معاملہ مقید نہ تہا کہ وہ کام کرنا اور وہ کام نکرنا اور سفر کرنا یا نکرنا تو مضارب کا قول قبول ہے اور وکالت میں کہ عامل وکیل بھی تہا یا نہ تہا موکل کا قول قبول ہوگا۔

کتاب الوقف مسلمون پر وقف کیا تو امام اور خطیب اور (قیم) متول اور (مسجد کا) تیل اور بوریہ اور رنگہاین حصہ ہے۔ مالک زمین کی اجازت سے زمین پر مکان بنایا تو بنا مالک کی ہے اور اپنے لیے بنایا تو بنانے والے کا ہے اور مالک اگر ضرر زمین نہ دیکھے تو مکان اوکھڑوا دے۔ اور زمین وقف پر متولی نے مال وقف سے مکان بنایا تو وہ وقف ہے اور اپنے مال سے وقف بنایا کچھ نام نہ لیا تو بھی وقف ہے اور جو اپنے سے بنایا تو اسکا ہے۔ اب اگر متولی کے حکم سے بنایا تو متول سے (آمدن وقف سے) قیمت لے لے اور مکان وقف ہوگا۔ اور اپنے لیے بنایا یا مطلق رکھا اگر زمین کو ضرر نہو تو اوکھڑوا لے اور ضرر ہو تو اپنا مال ضایع کر دیا۔ پر صحیح یہہ ہے کہ عمارت قائم اور منہدم کی قیمت تشخیص کیا جاوے اور دونو قیمت میں سے جو کم ہو وہ متولی دیکر لے لیوے۔ واقف کی شرط پر عمل واجب ہے کیونکہ شرط واقف مثل نص شارع ہے۔

اقالہ میں۔ مثلاً مشتری مدعی ہے کہ میں نے کم قیمت پر بائع کے ہاتھ مبیع پھیری ہے اور ابھی قیمت نہیں دی تھی اور بائع
اقالہ کا مدعی ہے تو باوجودیکہ مشتری فساد عقد کا مدعی ہے مشتری کا قول قبول ہوگا۔ اور اگر اس کا عکس ہووے تو
دونوں تحالف کریں۔ یاقوت نام لیا اور شیشہ دکھایا بیع باطل ہے کہ مبیع موجود نہیں ہے معدوم ہے۔ یہودی سے کپڑے کا
نام لیا اور ریشم دکھایا تو باطل ہے بالقبض مالک نہوگا مانا ہے۔ جس عقد کو دوبار کریں عقد ثانی باطل ہے مگر صلح
کے بعد صلح باطل ہے اور نکاح کے بعد نکاح باطل ہے اور حوالہ کے بعد حوالہ باطل ہے۔ مگر شرا کے بعد شرا صحیح ہے کفالت
کے بعد کفالت صحیح ہے کہ توثق زیادہ ہوتا ہے۔ اور حوالہ نقل ہے وہ کیا صحیح ہو سکتا ہے۔ اور اجارہ کے بعد اجارہ کیا
تو اجارہ اولی فسخ ہو۔ سوا کئی مسائل کے تخلیہ تسلیم ہے۔ اگر مشتری نے قیمت دینے سے پہلے بے اذن بائع قبضہ کیا
اور پھر بائع کو دیدی تو پھیر دینا نہیں ہے۔ ۲ بیع فاسد میں قبضہ تسلیم ہے۔ ہبہ فاسدہ میں قبضہ تسلیم نہیں ہے۔ خیار شرط
بیع اجارہ تقسیم صلح عن المال رہن راہن کے لیے اور خلع کفالہ حوالہ ابراء عن الدین اور تسلیم شفعہ بعد طلب اور وقف
اور مزارعت اور معاملت میں جاری ہوتا ہے اور سات عقد میں نہیں ہوتا ہے۔ نکاح۔ طلاق۔ یمین۔ نذر۔ اقرار
اور صرف اور سلم۔ پھر جو اقرار ایسے عقد کا ہو کہ خیار اوسمیں ہو سکے۔ مدت میں قبول ہو فراق نظائر بعض منزد ہے اور بیاطل
ہے۔ ۳۱۰ صورت میں شرط بیع کو باطل نہیں کرتی ہے شرط ہوں کفیل حوالہ اشہاد خیار تین دن میں قیمت دینا
قیمت ادا کر رکھنا اور عیوب سے بری ہونا اور حصرم توڑنا اور پکنے کے بعد توڑ لینے تک جھاڑ پر رہنا اور
وصف مرغوب اور بردار قیمت مبیع روک رکھنا اور بالعیب واپس کرنا اور طریق غیر مشتری کے لیے ہونا اور مبیع بائع
کی ملک سے نہ نکلنا اور بے تعین مشتری کو کچھ کھلانا اور گائے دودھ دینی ہو اور گھوڑی بہت تیز چلتی ہو اور جلاہ
اور جوتی پاؤں کے برابر بنانا اور موزہ سی دینا اور کپڑہ پیوند لگانا مثلاً اور تیز گھوڑی ہیں لگنا اور رہنا ہوں فلان چیز ہوں
ہم بنانا۔ اموال ہدیہ ہیں (جودہ) کھرا اچھا ہونا (بدم) معاف ہے۔ مگر مریض کے مال ثلث کا اعتبار ہے اور مال یتیم
اور مال وقف۔ جسے دیکھے ہو خریدا اور قبضہ کیا تو عیب دیکھنے کا اختیار ہے۔ بیع فضولی موقوف ہے اور مالک کا شرط
خیار ہو تو باطل ہے اور جب اپنے لیے خریدی تو باطل ہے۔ غاصب نے کچھ مال غصب کیا اور اوسکے ہاتھ اور مال بھی
مالک نے بیچے۔ دفتر کے احکام جو غالبوں پر نکلتے ہیں اوسکا بیچنا جائز نہیں ہے۔ معدوم کی بیع باطل ہے۔ اور اقالہ سے
قرض لیا گیا اور پھر اوسکو حساب کرکے ہر ایک کی قیمت دیدی تو اب اوس غلہ وغیرہ کی بیع ہوئی ہے جو خرچ
ہوچکا اور اب معدوم ہے۔ بیع اور شرا اور اجارہ سے اقالہ کا مالک ہوتا ہے۔ گیہوں مہینہ سے وہی نے پچاس کا
لو مبیں کو خریدا تو اقالہ نہوگا۔ اور وکیل بالشرا کا اقالہ صحیح نہیں ہے اور وکیل بالبیع اقالہ کر سکتا ہے۔ وارث اور وصی

ہوتا۔ بحکم حاکم رد بالعیب ہوگیا اور اب کسی اور کے ہاتھ بیچا اگر شے منقول ہے تو جائز نہیں اگر فسخ ہوتا تو جائز ہوتا بلکہ
بیع سے زمین بالعیب واپس ہوئی تو حق شفیع باطل نہوگا۔ اگر فسخ ہوتا تو باطل ہو جاتا۔ معنی کا اعتبار ہے نہ الفاظ کا۔
مثلاً کفالت بشرط ابراء اصیل کفالت ہو ورنہ حوالت ہے۔ میں نے تیرے ہاتھ اگر میں یا میرا باپ چاہے تو بیچا ذکر تین
دن کا ہو یا کم کا تو بیع بالخیار ہے ورنہ بیع بالتعلیق باطل ہے کہ بیع تعلیق کی متحمل نہیں ہے۔ مقروض کو قرض ہبہ کر دینا ابراء
ہے۔ بلفظ رجعت نکاح صحیح ہے اور بلفظ نکاح رجعت صحیح ہے کہا کہ اٹھے کو یہ شے لیلو وہ بولا میں نے لے لی بیع ہوگئی۔
اور ہبہ بذکر البدل بیع ہے۔ اور بلفظ اعطاء اور اشتراک اور ادخال اور سر داد اور اقالہ کے بیع ہو جاتی ہے اور اجارہ
بلفظ ہبہ اور تملیک منعقد ہو جاتی ہے اور منافع پر صلح کی یا منافع عاریت دے اجارہ ہے۔ اور بیع اوس لفظ سے
ہوتی ہے کہ فی الحال ملک پر دلالت کرے مثلاً بیع و شرا اور ہبہ اور تملیک۔ اور بلفظ بیع سلم اور بلفظ بیع سلم منعقد
ہو جاتی ہے۔ مضاربت کے لیے کل ربح ہے تو مال قرض ہے اور رب المال کے لیے ہو تو بضاعت۔ اور بلفظ عتق
طلاق ہو جاتی ہے نصف پر صلح کی تو باقی ساقط معاف کیا تو اسکا مقتضا یہ ہے کہ قبول شرط نہیں ہے جیسا ابراء
میں شرط قبول نہیں ہے۔ مشتری نے قبضہ سے پہلے مبیع بائع کو ہبہ کر دی تو یہ اقالہ ہوگیا۔ بیع بلا ثمن ہبہ نہیں ہو سکتا
اور اجارہ بلا اجرت عاریت ہے۔ اور بیع بلفظ نکاح و تزویج نہیں ہو سکتی ہے۔ اور طلاق سے عتق نہیں ہوتی ہے
طلاق اور عتاق میں الفاظ کا اعتبار ہے نہ معنی کا۔ وکیل کیا کہ زوجہ کو طلاق (منجز) دو اوس نے کسی شرط
پر دی طلاق نہوگی۔ اور ہبہ بشرط عوض بنظر ابتدا فقط ہبہ ہے اور انتہا بنظر معنی بیع ہے انتہا ئی۔ اوس کے احکام بیع خیار
اور شفعہ لازم ہونگے۔ مباشر پر شرائط سکے تو وکیل جاری ہو سکیگی۔ اور قبول کی اور وکیل فضولی کے اشترا
جاری ہو جاوے گی۔ زرع فلانی کا بیشہ گرت قابل ہوائی چیز کا وصف ہے۔ مگر دعوی اور گواہی میں وصف نہیں ہے بیان
متعین کرنا ضرور ہے۔ بتعیین خریداری مثلاً چکا کر لینا فوان آتا ہے اور بقصد دیکھنے اور پسند کے ضمان نہیں آتا ہے
ایجاب مکرر کرنے سے ایجاب اول باطل ہے۔ عقود کی صحت کے لیے فائدہ ہونا ضرور ہے ورنہ باطل ہے مثلاً بیع درہم کی
درہم پر۔ ایک گھر کی سکونت دوسرے گھر کی سکونت پر کرایہ دینا لا حاصل ہے۔ سوا چند مسائل کے مشتری بیع فاسد
میں مالک مبیع ہو جاتا ہے۔ ۱۔ بیع ہازل میں مالک نہوگا۔ ۲۔ اپنا کچھ مال اپنے ولد صغیر کے لیے خریدا یا بیچا تو بدون قبضہ
کے مالک نہوگا۔ ۳۔ مشتری کے پاس کچھ امانت ہے پھر اوسنے اوسکو بیع فاسد خریدا تو وہ مالک نہوگا۔ اور ۴۔ باذن
بائع قبضہ کر لیا تو مالک ہو جاوے گا۔ اور سوا کرایہ اور پہننے اور شفعہ کے احکام ملک ثابت ہو جائیں گے۔ دو میں
صحت اور بطلان کا جھگڑا ہو تو قول مدعی بطلان قبول ہوگا۔ اور صحت و فسا د میں قول مدعی صحت قبول ہوگا پر ایک صورت

بیع بالتعلیق باطل ہے

صلح عن بعض [illegible] ابراء [illegible] ہے

اقالہ کر سکتے ہیں موصی لہ - بیع موقوف اوسکے مرنے سے کہ جس پر موقوف تھی باطل ہو جاتی ہے اور وارث سوا تقسیم اور رد عیب کی نہو گا - فقہ کی تفریق جائز نہیں ہے - موقوف علیہ نے جائز کر دیا تو نافذ ہو گی اور سمین رجوع نہو گی - صرف حقوق مجردہ پر مثلاً حق شفعہ عوض نہیں ہو سکتا ہی حق شفعہ سے صلح بالمال کرے باطل ہے - مجرد مال پر صلح کرے باطل ہے اور ادسکو کچھہ نہ ملیگا - اور ایک زوجہ دوسری سے اپنی باری چھوڑ دینے پر صلح بالمال کی باطل ہے اور حق قصاص اور حق نکاح پر عوض لینا ہو سکتا ہے - اور کفیل بالنفس سے صلح بالمال جائز نہیں ہے - اور بیع حق المرور اور حق شرب تبعاً کیتے ہیں نہ اصلاً - بیع فاسد میں حق عبد متعلق ہے تو لازم ہو جاتی ہے اور فساد جاتا رہتا ہے - اجارہ فاسد ہے اور مستاجر نے اوس کے ایک اجارہ صحیح دیا اول اوسکو نقض کر سکتا ہے مشتری نے بکرہ کے ہاتھ بیچا کرہ نقض کر سکتا ہے مشتری نا سمجھ نے اجارہ دیا یا بیع نقض کر سکتا ہے - غش حرام ہو گر معاملہ میں کھوٹے دے سکتا ہے - اقالہ کا اقالہ جائز ہے اور سلم میں جائز نہیں ہے کہ وہ دین ہے جو ساقط ہو گیا ہے اور ساقط عائد نہیں ہوتا ہے - سوا استصناع کے بایع کے مرنے سے بیع باطل نہیں ہوتی ہے (صانع) مدت مقرر کرنے میں اختلاف ہو تو جو مدت کا انکار کرے اوسکا قول قبول ہے اور مقدار کا انکار کرے تو کم والے کا قول قبول ہے - ربوا حرام ہے - مگر دار الحرب میں مسلم اور حربی سے اور دو تو مسلمان جو وہیں اسلام لائے اور یہاں نہیں آئے اور دو نو مستامن اور دو نو شریک عنان اپنے مال کے اور میں - اور مولی اور غلام اسمین ربوا لے سکتے ہیں

کتاب الکفالت - اصیل کو مہلت دینا کفیل کو مہلت دینا ہے - اصیل کو بری کرنا تو کفیل بری ہو گیا - ایک شخص نے کہا کہ تم گواہ رہو کہ فلان پر جو اس آدمی کا قرض ہے میں اوسکا کفیل ہوں اور فلان گواہ ملایا کہ میں اوسکے ضامن ہونے سے پہلے ادا کر چکا ہوں تو وہ فلان اصل مقروض بری ہو گیا اور یہ کفیل بری نہوا - دین موجل کا کفیل ہوا اور مر گیا تو مدت جاتی رہی فوراً واجب ہو گیا کفیل کے وارث سے فوراً لے سکتا ہے اور وارث اصیل سے بے ختم مدت نہیں لے سکتا ہے - کفیل نے ادا کر دیا تو دونو بری ہو گئے - اگر کفیل نے زر کفالت اپنے قرضدار پر حوالہ کر دیا تو خاص کفیل بری ہوا (غرور) دہوکا دینے سے ضمان نہیں آتا ہے کسیکو کہا یہہ راستہ امن کا ہے اودہر سے جاتا وہ گیا اور وہ مر گیا تو چور وں نے اوسکو لوٹ لیا یا کہا کہ یہہ کھانا کھا لو زہر نہیں ہے اوسنے کھا لیا اور مر گیا تو اس کہنے والے پر ضمان نہیں ہے - یعنے مخبر پر ضمان نہیں ہے مگر تین صورتوں میں ١ - شرط دہوکہ کی کی مثلاً اس شرط پر نکاح کرایا کہ عورت آزاد ہے پھر ہوا تو باندی کسی اور کی نکلی تو ولد کی قیمت مغرور اوسکو دیگا - ٢ - عقد معاوضہ کے ضمن میں جو غرور ہوا ہو اوسکا ضمان ہو گا - مشتری نے باندی خریدی اور اوس سے ولد ہوا اب باندی کسی اور کی نکلی تو ولد

ساقط عائد نہیں ہوتا ہے

مثلاً سوار ایسکے اور وارث نہین ہی اور مثلاً اتانے اپنا دودہ نہین پلایا اور بکری کا پلایا - اور نفی متواتر قبول ہے -
فیصلہ محمول علی الصحت ہی اور بالشک فسخ نہین ہوتا ہی - قاضی اپنے علم پر عمل نہین کر سکتا ہے مفہوم کلام پر عمل
نہین ہوتا ہے اور مفہوم روایت حجت ہی - کوئی حق العبد قذف اور قصاص اور بحالت تمادی ایام ساقط نہوگا - مفتی
بالصحت اور بالمصلحت فتوی دیگا - ایک شخص عادل کا قول گیارہ موضع مین قبول ہے جو چیز تلف ہوگئی ہو جرح مین -
جو خفیہ ہو - اور تعدیل مین اور قول مترجم اور مسلم فیہ کا کھرا اور اچھا مال ہونا اور ناقص ہونا اور دیون مجبور کا
ایک مدت حبس کے بعد مفلس ہونا اور مریض کے پاس قاضی کے رسول کا پیغام - اور عیب مبیع کا اظہار [illegible]
ہلال رمضان بروز ابر وغبار اور شاہد موت کا خبر دینا - قاضی کا امین جو گواہون کی گواہی دینا بیان کرے
اور پردہ نشین عورت کا قسم دینا ہے دوسرے گواہ کے قبول نہوگا - جبتک کہ بیان نہو سب آدمی آزاد ہین - اگر
شہادت مین یا قصاص مین یا حدود مین یا دیت مین اگر کوئی کہدے کہ یہ گواہ غلام ہی تو اوسکا کہنا قبول ہوگا
قاضی نے خطا کی تو (مقضی لہ) جسکو فیصلہ دیا ہے اوسپر نقصان پڑے گا - اور عمداً ہے تو قاضی پر پڑیگا
ابراء عام کے بعد دعوی مسموع نہین ہے - مثلاً اوسپر میرا کچھ حق نہین ہے - اور ضمان درک سے بری کیا تو بری ہوگا
اور شفعہ سے بری کیا تو شفعہ ساقط - وارث نے وصی کو ابراء عام کیا اور پھر کچھ دعوی کیا مسموع ہی وارث نے
کہا کہ سب لوگون سے مین نے اپنے باپ کا ترکہ لے لیا اور پھر کسی پر کچھ دعوی کیا مسموع ہوگا - ایک وارث نے اور
وارثون سے صلح کی اور ابراء عام دیدیا اب کچھ اور مال نکلا جو وقت صلح موجود نتھا اب پھر دعوی کر سکتا ہے
عقد فاسد کے ضمن مین ابراء عام مانع دعوی نہین ہے - اس زمین مین کچھ حق نہین پھر مدعی ہی کہ تم نے میری [illegible]
سے مسموع ہوگا - وارثون نے ترکہ تقسیم کر لیا اور ایک نے دوسرے کو بری کر دیا پھر ایک نے میت پر یا ترکہ میت پر
دین کا دعوی کیا قبول ہوگا جس تقسیم مین غبن فاحش ہو واپس ہوگی - مدعی کے ابراء کے بعد پھر اقرار کرتا ہے
کہ یہ شے مدعی کی ہے تو مسموع ہوگا - دعوی وصایت وکالت کو ابراء عام مانع نہین ہے - پہلے مدعی ہی کہ
میری شے ہی اور پھر اپنی تاریخ خریدنا بیان کرتا ہے دعوی مسموع ہے - ابراء عام کے بعد حق حادث پر دعوی
مسموع ہی - حد خالص مین اور وقف مین اور خاص اللہ تعالی کے حق مثلاً رویت رمضان اور طلاق اور عتاق
اور ایلاء اور ظہار مین بے دعوے کے گواہی قبول ہے - دفع دعوی جوابدہی اور پھر اوسکی جوابدہی گواہی
سے پہلے اور گواہی کے بعد مسموع ہی - اور فیصلہ کے قبل اور بعد بھی مسموع ہے - حاکم اول کے روبرو اور
بعد جو حاکم ہوا اوسکے روبرو یہ کہے کہ میرے پاس دفع ہی مگر کوئی وجہ دفع کی نکہی تو قبول نہین ہے کہا تیر گواہ

مرکھے - اور قیدی کے بھاگنے کا خوف ہو تو کہاں قید رکھے - یا جو رکھے بھاگنے کا اندیشہ ہو تو کہاں قید رکھے - قاضی کو
نائب ہے - جس نے ایک کام اپنی سعی سے پورا کر دیا اب اسکو جو اپنے لیے لینا چاہیے تو یہ سعی باطل و مردود ہے -
اپنی ملک کہکر رہن کیا اور راہب اور رکھنے کے لیے اقرار کرتا ہے تو مرتہن کو کچھ ضرر نہوگا اوسکا دین ویسے ہی ہے اور منقول
کو شے مرہون - زمین خریدی اور راہب مدعی ہے کہ بایع نے اسکو مقبرہ بنایا تھا تو یہہ سعی مقبول ہوگی - یا وقف کا
دعوی کیا تو قبول ہوگی - باپ یا وصی نے مال صغیر بیچا اور یا مال وقف متولی نے بیچا - اور راہب غبن فاحش کے
مدعی ہوئے تو یہہ سعی قبول ہوگی - اور ہر شخص کا قول قبول ہے جو بعد بیع مدعی فساد ہے اور کہتا ہے کہ مجکو
فساد کا علم نہ تھا - بائع کہتا ہے کہ مین فضول تھا قبول نہین ہے - درک کا ضامن ہوا اب بیع کا مدعی قبول نہوگا
دعوی کی صحت کے لیے بیان سبب شرط نہین ہے - (مثلا دین) اور بعض مین (مثلا زمین وغیرہ) شرط ہے
زمین پر بے گواہی قبضہ نہین ہو سکتا ہے یا قاضی جانتا ہو سوا دعوی غصب کے مدعی اور مدعی علیہ کا آپس مین
تصادق (متفق ہو جانا) کافی نہین ہے جیسے مثلاً دعوی عقار - مدعی ملک مطلق بلا تاریخ اور گواہ بتاریخ کہتے ہین
قبول ہے - مدعی ہے کہ غصب یا قبل کیا (انشاء قول) اور گواہ اقرار کی گواہی دیتے ہین قبول ہے کسی کفالت کا
مدعی ہے اور گواہ اور کی کفالت کا - ملک بسبب الشراء کا مدعی اور گواہ مطلق کہتے ہین قبول ہے دین بسبب کا مدعی ہے
اور گواہ مطلق کہتے ہین قبول ہے - ملک مطلق کا مدعی ہے اور گواہ بسبب کہتے ہین اور مدعی نے کہا کہ ان ہی
سبب ملک کا ہے قبول ہے - ایفا اور ابرا اور تحلیل کا ایک مقصود ہے - مدعی ہبہ کا ہے اور گواہ صدقہ کہتے
ہین - امام حد قذف اور قصاص اور تعزیر مین اپنے علم پر حکم دیسکتا ہے - اور قاضی سوا حدود اور قصاص
اور تعزیر کے اپنے علم پر حکم دیسکتا ہے - مگر زمانہ مین فساد ہے قاضی اپنے علم پر فیصلہ نہین کر سکتا ہے - ہر مسئلہ
مجتہد فیہ مین قاضی کی قضا جاری ہے مگر نص صحابہ کے خلاف پر اور تمادی ایام سے بطلان حق پر یا فاسق [illegible]
کو نفقہ نہ دیسکے اوسکی تفریق پر نہ حاضر کی - یا باپ کے یا بیٹے کی مزنیہ سے نکاح کی صحت پر یا مزنیہ کی [illegible] نکاح
کے صحت پر یا نکاح متعہ پر یا تمادی ایام سقوط مہر پر یا عنین کی مہلت نہ دینے پر یا اوسکے بے رضا مندی [illegible]
رجعت کی عدم صحت پر یا حاملہ پر تین طلاق کا نہ واقع ہونا یا دخول سے طلاق نہونا یا حیض مین طلاق نہونا - یا
ایک سے زیادہ طلاق نہونا یا ایک کلمہ سے تین طلاق نہونا یا دخل کے بعد موطوءہ پر طلاق نہونا - اور قبل [illegible]
مہر و جہیز کے بعد نصف جہیز اوسکو دینا کہ طلاق دی ہے یا اوسکے باپ کا خط دیکھکر گواہی دینا یا صرف اتنا کی گواہی
پر زوجین مین تفریق کر دینا یا اپنے ولد کے لیے فیصلہ دینا یا بھی یا غلام یا کافر کے حکم کا اسکے یہان مراد ہونا

اصل پیپر میں کسی دوسرے کا لکھا ہوا ہے اور کسی کا یاد رکھا ہے

کچھ مقرر ہوا تو مال یتیم اور مال وقف سے جسپر وہ متولی ہے عشر لے سکتا ہے ج فیصلہ لکھنے پر اجر مثل اور نکاح خوانی پر اجر
لے سکتا ہے مگر صغیر و یتیم کے نکاح پر کچھہ نہ لیگا - گواہ گزرنے پر حلف نہین ہے - مگر چار مقدمہ مین جو حلف مدعی پر ہے - ترجمہ
مجلہ ادہ ۱۷۴۶ مین مذکور ہین - شئے مدعا بہ منقول اور مدعا علیہ مین حاضر ہونا چاہیے - مدعی پر دعوی کا سبب بیان
کرنا ضرور نہین ہے - منکر پر حلف ہے اور ۳ صورتون مین منکر پر حلف نہین ہے جو ہمنے شرح کنز مین بیان کیا ہے - دو شخصون
نے اپنے اپنے استحقاق کا دعوی ذی الید پر کیا اوسنے ایک کے لیے اقرار اور دوسرے کے لیے انکار کیا تو اس انکار
پر اوسکو حلف نہ دینگے لیکن غصب یا ایداع یا اعارہ کا دعوی ہے اور ایک کے لیے اقرار اور دوسرے کے لیے انکار کیا تو یہہ
اپنے اس انکار پر حلف کریگا - جب اقرار کرے تو وہ حق لازم ہوجاتا ہے اور اقرار کے بعد انکار کرے تو حلف دیا جاے گا
جو امیر (صوبہ) کہ اوسکے حکم سے قاضی مقرر ہوتے ہین فیصلہ کرسکتا ہے اور قاضی پر حکم بہیج سکتا ہے اور اوسکا قاضی
پر حکم نہین بہیج سکتا ہے جو خلیفہ کے حکم سے مقرر ہے - مصر مین سلطان کا قاضی موجود ہے پہر پاشا کسیکو قاضی مقرر
نہین کریگا - جب تک کہ اپنے حدود مین نہ پہونچے قاضی حکم نہ کریگا - تو جب تک اگر کوئی اسکو ہدیہ دیوے لے سکتا ہے
اور کسیکو اپنا نائب نہین کرسکتا ہے - مگر سلطان نے قاضی بنایا اور ابہی اپنے حدود پر روانہ نہوا بضرورت اسی شہر مین
رہنا پڑا تو اپنا نائب وہان بہیج سکتا ہے حادثہ - مدعی ہے کہ مین نے فلان زمین پر اٹہاہ برس مین چہاڑ لگاے
(درخت) کہ جب مالک آئیگا تو مین زمین کا کرایہ اوسکو دیدونگا اور یہہ مدعا علیہ ناحق مجہہ سے زمین کا نذرانہ مانگتا ہے
مدعا علیہ نے جواب دیا کہ یہہ زمین وقف ہے اور یہہ مستاجر ہے اسنے اسمین چہاڑ لگاے ہین اور مدعی دو گواہ اسپر لایا
کہ مدعی نے اس مدت مین چہاڑ لگاے ہین اور ایک گواہ اتنا زیادہ کہتا ہے کہ یہہ (واضع الید) قابض ہے - قاضی نے
مدعی کے لیے فیصلہ مالک زمین پر دیا اور مدعا علیہ سے گواہ طلب نہ کیے مجہہ سے اس حکم کی بابت سوال کیا گیا مین نے
کہا کہ یہہ فتوی کچہہ صحیح نہین ہے اسلیے کہ مدعی نے اپنا خارج ہونا یا ذو الید ہونا بیان نہین کیا ہے اور دعوی اور شہادت
مین مطابقت نہین ہے - چاہیے کہ قاضی نئے سرسے دعوی سنے اگر مدعا علیہ کا قابض ہونا بیان کرے اور مدعا علیہ نے
یا اوسکی تصدیق کی مین قابض ہون یا اسپر گواہ لایا پہر چہاڑ لگانے پر گواہ لایا کہ انہون نے اسکے دعوی کے موافق گواہی
دی ہے تو اب قاضی ناظر وقف سے گواہ طلب کرے ناظر اگر اوسکے موافق گواہ لایا تو خارج کے لیے فیصلہ دیگا - کیونکہ درخت
بار بار لگاے جاسکتے ہین - اور (نتاج) بچہ جننا مکرر نہین ہوسکتا ہے - اور اگر مدعی نے اپنا قابض ہونا بیان کیا ہے
اور ناظر جو مدعا علیہ ہے اسکے خلاف پر گواہ لایا ہے کہ مدعی مستاجر نے درخت لگاے ہین تو ناظر کے گواہ مقبول ہونگے
کیونکہ وہ خارج ہے اور ناظر کے گواہ اسلیے قبول ہین کہ حق (مستاجری) درخت لگانا ثابت کرتے ہین اور دو گواہ اولے

نتاج مکرر نہین ہو سکتا ہے

وارث پراوسکا بیان ضرور ہی - کہا فلان کو ایک شے یا ایک جز میرے مال کا دیدینا تو جائز ہین - وکیل
ودکل فیہ مین جہالت مانع ہے - اور طلاق مین جہالت مانع نہین ہے زوج پر بیان کرنا واجب ہوگا - اور حدود
مین جہالت مانع ہے یہہ زانی ہے یا یہ زانی ہے - مدعا علیہ کو جو حق کا عالم ہو انکار نہ چاہیے - مگر دعوی عیب مین
بائع انکار کرے یا مشتری گواہ لائے اور بائع کو واپس پڑے - خارج گواہ نتاج لایا کہ یہہ میرے یہان پیدا ہوا
اور ذوالید بھی یہی دعوی کرتا ہے تو ذوالید کے گواہ غالب ہین - مسلمان کسی کافر پر اور کتابی کسی مجوسی پر اپنے
کسی عوض مین مقدم نہین ہے - بے سبب گواہی وراثت قبول نہین ہے - مثلاً فلان قاضی نسب کا فیصلہ دیچکا ہے -
بھائی یا چچا کی گواہی ہو تو عینی وعلاتی واخیافی کہنا ضرور ہے اور ابن اور بنت اور پوتا اور باپ اور ماں کے
لیے یہہ تفصیل ضرور نہین ہے - حجت یا گواہ ہے یا اقرار ہے یا قسم سے نکول ہے یا قرینہ قاطعہ ہے یا قاضی کو قاضی
ہونے کے بعد علم ہوا ہے باپ کا قول با قسم قبول ہے کہ اوسنے ولد صغیر کو نفقہ پہونچا دیا ہے یہہ جب ہے کہ قاضی کے
حکم سے یا خود باپ نے نفقہ مقرر کیا ہو - اگرچہ بچہ کی ماں وصول نفقہ کی منکر ہے - مرد مدعی ہے کہ مین نے عورت کو
نفقہ دیا اور عورت منکر ہے تو قول عورت کا قبول ہے - اور مدیون ایفا کا مدعی ہے تو اسکا قول قبول نہین ہے -
دو شخص مدعی ہون تو اوسکا ذکر شرح مین ہے کہ پانچ سو بارہ صورتین ہین - سوا حدود کے تصدیق ہر امر کی اقرار
سے ہے تصدیق اقرار قصداً نہین ہے - قرینہ پر فیصلہ نہین ہو سکتا ہے - فیصلہ جو قاضی نے لکھا ہے ہر محبت والے
کے لیے حجت ہی - اور نسب اور دامی کی گواہی اور فسخ نکاح بعنت اور فسق گواہان کے لیے فیصلہ قاضی محبت
نہین ہو سکتا ہے واللہ تعالی اعلم وعلمہ اتم واسلم وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ وسلم -

جلد اول تمام ہوی

جلد ثانی

کتاب الوکالت - وکیل نے جو حکم کردیا ہے اگر مفید ہے تو مطلق واجب العمل ہے - اور وہہ مفید ہے کہ او من وجہ مضر
اور موکل نے بہت تاکید کی تو اعتبار ہوگا ورنہ نہین ہے - بخیار بیچنا او سنے بے خیار بیچا یا تو بیع نہوگی کہ یہہ مفید ہے
فلان کے ہاتھ بیچنا اور سنے کسی اور کے ہاتھ بیچا یا تو بھی بیع نہوگی - کفیل یا رہن لیکر یا قرض بیچنے پر یہی
حکم ہے اور قرض بیچا تو نقد بھی بیچ سکتا ہے - اور سوا قرض کے نہ بیچا تو بھی نقد بیچ سکتا ہے - اور اوس [illegible]

مرگیا اور مین نے موکل کی زندگی مین اوسکا قرض وصول کرکے پہونچا دیا تو بے گواہی قبول نہین ہے۔ اور موکل کی
زندگی مین مین نے اپنے لیے خریدا تہا اور قیمت بہی دیچکا تہا تو بہی بے گواہی قبول نہوگا۔ اور بہ موقوف ہوکر کہتا ہی کہ مین نے
کل بیچا تہا۔ موکل اوسکی تکذیب کرتا ہی تو بہی بے گواہی قبول نہین ہے۔ موکل کی موت کے بعد کہتا ہے کہ فلان کے ہاتھ
مین نے ہزار روپیہ کو بیچا تہا اور ہزار روپیہ لے لیے اور میرے پاس سے ہلاک ہوگئے جاتے رہے اور وارث کہتے ہین کہ
تو نے نہین بیچا اور مبیع موجود ہے تو اوسکا قول بے گواہی قبول نہوگا۔ اور جب مبیع موجود نہو تو اوسکا قول قبول
ہے۔ وکیل کہتا ہے کہ مین نے موکل کی زندگی مین مبیع پر قبضہ کیا اور موکل کو پہونچا دیا تو بے گواہی تصدیق نہوگی
اور ودیعت پہونچانے مین اوسکا قول قبول ہے کیونکہ قرض تو میت پر واجب کرتا ہے اور قرض اپنے مثل سے ادا ہوتا
اور وکیل ودیعت اپنی برارت کرتا ہے اور ضمان اپنے نفس سے دفع کرتا ہے۔ وکیل کہتا ہے کہ مین نے قرض لیا اور قرض
دینے والا بہی اسکی تصدیق کرتا ہے مگر موکل اوسکی تکذیب کرتا ہے تو موکل کا قول قبول ہوگا۔ سوا بیع بالوفا کے موکل کے
مرنے سے وکالت باطل ہوجاتی ہے۔ موکل (یا بیع) نے خود مشتری سے قیمت لے لی تو صحیح ہے۔ وکیل نے فضولی
کی عقد جاری کردی یا بے اذن وتعمیم وکیل کیا تو یہہ سب موکل پر جاری ہوگا۔ دو شخصون کو جو کام دیا گیا تو ایک کے کرنے
سے جاری نہوگا مثلاً دو وکیل یا دو وصی اور دو ناظر اور دو قاضی اور دو حکم اور دو ودیعت لینے والے۔ وکالت کا علم جب
تک نہو تو وکیل نہین ہوسکتا ہے۔ لیکن مشتری تو جانتا ہے کہ مین وکیل (بالشراء) ہون اور بائع کو خبر نہین یا مودع
نے مودع کو وکیل کیا کہ یہہ ودیعت فلان کو پہونچا دے اوسنے پہونچا دی اور فلان کو یہہ خبر نہین ہے کہ یہہ وکیل ہے تو
جائز ہوگا۔ ودیعت واپس لینے پر کسیکو وکیل کیا پہر مودع اور وکیل دونو کو وکالت کا علم نہین ہے اور مودع نے ودیعت
اوسکے حوالہ کردی اور وہ ودیعت ہلاک ہوگئی تو مالک جس سے چاہے ضمان لیوے مودع سے یا وکیل سے۔

کتاب الاقرار۔ سوا اقرار نسب کے مقرلہ مقر کی تکذیب کرے تو اقرار باطل ہوجاتا ہے۔ مقرلہ بالوقف نے رد کیا اور
پہر تصدیق کی صحیح ہے اور طلاق اور نسب مین اقرار اول رد کیا اور پہر تصدیق کی صحیح ہے۔ گواہ منکر پر قائم ہوتے ہین
نہ مقر پر اسلیے اقرار کے ساتھ گواہی نہین ہوسکتی ہے۔ اور وکالت اور وصایت اور دین علی المیت اور مشتری سے
جو خریدا ہی اوسپر کوئی مستحق ہوا تو انمین اقرار کے ساتھ گواہی بہی ہوسکتی ہے۔ مقرلہ مجہول ہو تو اقرار باطل ہے۔ اگر مشتری
چاہتا ہی کہ مبیع بعیب واپس کرے اب بائع گواہ لایا کہ مشتری نے اقرار کیا تہا کہ کسی کے ہاتھ بیچ چکا ہے تو اب مشتری کو حق
واپسی نرہا۔ کوئی چیز اجارہ لی تو یہہ اقرار ہے کہ اوس چیز کا وہ مالک نہین ہے۔ کسی شے کا اقرار کیا اور پہر کہتا ہے کہ
مین نے خطا کی قبول نہوگا۔ طلاق کا اقرار کیا اور پہر معلوم ہوا کہ طلاق واقع نہین ہوئی تو واقع نہوگی۔ مکرہ کا اقرار باطل

کتاب المداینات - طالب نے مطلوب سے کہا کہ مجکو تجھ سے کچھ تعلق نہیں یا میرا کچھ حق نہیں تو یہہ ابرا عام ہے - دائن نے
کفیل سے دین مانگا وہ بولا کہ اصیل سے طلب کرو دائن نے کہا کہ مجکو اوس سے کچھ تعلق نہیں ہے تو اصیل بری نہوگا - اگر
ابراکو (رد) نامنظور کردیگا تو باطل ہو جائیگا - محتال نے محتال علیہ کو بری کیا محتال علیہ نے رد کردیا رد نہوگا - مدیون
نے دائن سے کہا کہ مجکو بری کردو اوسنے بری کردیا اب مدیون نے ابرا کو رد کردیا تو رد نہوگا - طالب نے کفیل کو بری
کردیا کفیل رد کردے گا تو رد نہوگا - پہلے ابرا قبول کرلیا پھر رد کریگا تو رد نہوگا - سوا بدل صرف اور سلم کے ابرا کے
لیے قبول ضرور نہیں ہے - دین ادا کرچکنے کے بعد ابرا صحیح ہے اسلیے کہ ادا کرنے سے صرف مطالبہ ساقط ہوگیا تھا اصل
دین بری کیا اور مدیون نے ادا ہی کیا تو اس ابراء استقاط کے بعد مدیون نے جو دیا ہے واپس لے سکتا ہی اور ابرا
استیفا کے بعد کچھ نہ لے سکیگا - طلاق کو معاف کرنے پر معلق کیا اور پھر مہر ادا کردیا تو وہ طلاق باطل نہوگی اور ابراء
استقاط ہوا تو طلاق واقع ہوگی اور مہر جو دیا ہے واپس لے لیگا - محتال نے محیل کو حوالہ کے بعد بری کیا تو امام ابو یوسف
کہتے ہیں کہ یہہ نقل دین ہے جو صحیح نہیں ہے اور امام محمد فرماتے ہیں کہ یہ ابراء صرف نقل مطالبہ ہے - مدیون کا دین مہر کا
ادا کیا اب دائن نے مدیون کو معاف کردیا تو تبرع کرنے والا جو دیا ہے واپس لے سکتا ہے (نقود متعین نہین
ہین اسلیے) دیون اپنے مثل سے ادا ہوتے ہین - اسی لیے دین سے بری ہونے کے بعد شے مرہون ہلاک ہوگی
تو ضمان دیگا - اور ادائے دین کے بعد ہلاک ہوگا تو ضمان نہوگا - وکیل بقبض الدین مدعی ہے کہ موکل کی زندگی میں
مین نے روپیہ لیا اور موکل کو پہونچا دیا تو بدون گواہ قبول نہوگا - کیونکہ میت پر ضمان واجب کرتا ہے - پھر وکیل
الصین کا قول قبول ہے - دین کا ہبہ کرنا ابراء ہے - لیکن محتال نے محتال علیہ کو اگر ہبہ کردیا تو محتال [illegible]
اور بری کیا تو نہ لے سکیگا - اور کفالت مین بھی یہی حکم ہے - اور ہبہ قول صحیح سے قبول پر موقوف ہے - اور ابراء
قبول پر موقوف نہین ہے - ایک گواہ ابراء اور دوسرا ہبہ کہتا ہے تو اسمین دو قول ہین - ایک یہہ کہ یہہ گواہی (بعدم
موافقت) قبول نہین ہے - ابراء دین کے دو معنی ہین تملیک اور اسقاط تو بلحاظ معنی تملیک ابراء معلق بشرط نہین
ہوسکتا ہی - مثلاً اگر تو مجکو کل کچھ دیگا تو باقی سے بری ہے - (ابھی بری ہو جائے گا) اور اذا و متی (جیسے) مثل ان
(اگر) ہے - اور بلحاظ اسقاط شرط کے ساتھ معلق ہو سکتی ہے (مثلاً کل اگر اتنا دیدے تو باقی سے معاف ہے - تو
اول یعنے تملیک اگر نہ دے گا تو رد ہو جائے گا اور ثانی یعنے اسقاط قبول پر موقوف نہین ہے اور مجہول سے بھی بری
ہوگا - اور دو مدیون کو کہا کہ ایک کو بری کیا صحیح نہوگا - مورث کے مدیون کو وارث نے بری کیا اور ابھی مورث کے
مرنے کی خبر نہ تھی تو بلحاظ اسقاط اور بلحاظ تملیک صحیح ہے چنانچہ مورث کے مرنے کی خبر نہ تھی اور کچھ لیے اسکی [illegible]

لایا کہ مدعی نے اقرار کیا تھا کہ میرا دعوی باطل ہے اور صلح سے پہلے یہ گواہ گزرانے تو قبول نہیں ہے اور صلح کے بعد یہ گواہ لایا تو قبول ہے - اور اس صلح کے قبل صلح یہ گواہ لایا تو صلح ثانی باطل ہے کیونکہ صلح کے بعد صلح کرنا باطل ہے - دعوی فاسد پر انکار کیا اور صلح کر لی تو یہ صلح فاسد ہے - دعوی سے صلح یا ابراء طلب کرنا اقرار نہیں ہے - اور مال سے صلح اور ابراء طلب کرنا اقرار ہے انکار کر کے صلح کرنے سے دنیا میں رفع نزاع ہے عقبی میں مگر جب بری کر دے تو عقبی میں صلح ہے - مال سے منفع پر صلح کرنا اجارہ ہے - مثلاً غلام کی خدمت پر صلح کی - اور غلام کے جو کما کر لائے یا گھر کے کرایہ پر صلح کی تو جائز نہیں ہے جس چیز پر صلح کی وہ کسی اور کی نکلی تو پھر دعوی کر سکتا ہے - اور جو صلح نہیں ٹوٹ سکتی ہے - مثلاً قصاص اور نکاح اور خلع تو قیمت لے سکتا ہے - دعوی نفع سے صلح ہو سکتی ہے - حد سے صلح نہیں ہو سکتی ہے اور حد قذف سے ہو سکتی ہے تہدید نے صلح کی پھر کہتا ہے کہ میں نے (مکرہ) لاچار صلح کی تھی قبول نہ ہوگا - صلح میں اقالہ اور نقض ہو سکتا ہے دین بدنانہ پر صلح کرنا اقالہ نہیں ہوگا - انکار دعوی پر صلح کی پھر معلوم ہوا کہ اوسپر کچھ واجب نہ تھا صلح باطل ہے -

کتاب المضاربت اگر فاسد ہوگی اور مضارب نے کام کیا تو اجر مثل پاویگا - مضارب فساد کا مدعی ہے تو رب المال کا قول قبول - اور عکس ہے تو مضارب کا قول - یعنے جو صحت کا دعوی کرے اوسکا قول قبول ہے - مضارب شفوسے نہیں خرید سکتا ہے اور سب کچھ خرید سکتا ہے - مضارب قرض پر حسب عادت تجار و بازار بیچ سکتا ہے اگر بیع فاسد میں مالک ہوتا ہے نہ بیع باطل میں - خلاف حکم رب المال مضارب کچھ نہیں کر سکتا ہے - وقت مقرر کیا تھا اور وہ گذر گیا تو اب تصرف کیا یا نہ کیا مضاربت باطل ہوگی - پہلے کہا کہ اپنی راے پر کام کرو پھر منع کر سکتا ہے کہ نہ کرو پہلے مطلق کہا پھر کہا سفر نکرنا تو اوسپر عمل ہوگا -

کتاب الہبۃ منقول کا ہبہ جائز نہیں ہے - اور باپ ولد صغیر کے ہبہ منقول کرے تو جائز ہے - عاقل لڑکا ہے قبول کرے تو صحیح ہے اور جس میں نفع نہو تو نہیں - مقروض کے سوا کسی اور کو قرض ہبہ کیا جائز نہیں ہے مگر جب اوسکو وصول قرض پر (مسئلہ) وکیل کر دیا تو جائز ہے - اسی لیے اگر اپنی بیٹی کو اپنا حق اوسکے باپ (اپنے شوہر سے) ملے لینے پر مسلط کیا تو یہ ہبہ جائز ہے - کسی کا دین اس شرط پر ادا کیا کہ میں بہر دہ دینے سکون کا جائز نہیں - مگر وکیل بالبیع ہو - اور اگر وارث یہ اقرار کرے کہ دین تو حقیقت میں فلان کا ہے اور میرا نام عاریتاً تھا تو صحیح ہے - کیونکہ یہ اخبار ہے نہ تملیک اور مقر لہ اوسکو وصول کر سکتا ہے - بیع اور اجارہ میں اقالہ کا مجاز ہے صلح پر نہیں ہے اور نفقہ زوجہ اور بارث کا موصی لہ کو وصیت دینا اور مشتری کو شفعہ کا گھر دینا باوجود یکہ صلہ ہے واجب ہے شفیع مر گیا تو شفعہ باطل ہے -

دیکا ہے اور نہ عاریت اور نہ کرایہ اور نہ رہن دیکا ہے - اور مستعار اجارہ اور عاریت دیا جاتا ہے نہ رہن اور عاریت عاریت
ہوتا ہے نہ اجارہ - کسی کے لیے اتنا کام کرے تو اجر نہیں ہے - جو امین امانت پہونچا دینے کا مدعی ہو اوسکا قول قبول ہے -
امین جو اپنا مال مال امانت سے ملا دے تو ضمان دیگا - جو شخص نقیر دن کے لیے مانگ کر اور مال سے ملا دیتا ہے ضمان دیگا
(سمسار) دلال بھی ملا دیگا تو ضمان دیگا - امین ضمان جب دیتا ہے کہ اوسکے ہاتھ سے امانت پر کچھ گرا اور امانت ٹوٹ گئی
ورنہ ضمان بہلاک امانت نہین ہی - مودع طلب کے بعد امانت رد نہین سکتا ہی - مودع نے اجر لیا تو ودیعت پر ضمان ہوگیا
مالک جب چاہی مال عاریت واپس لے لیوے - اور زمین بے کہیتی کاٹے نہ لے سکیگا گو وقت مقرر نہوا تو اجر مثل دیگا -
عاریت پہونچانے کا خرچ مستعیر پر ہے - امین یا دفع تہمت یا انکار ضمان کے لیے قسم کہاتا ہی - ودیعت مالک کے گہر پہونچا دے یا جو
اوسکے عیال مین ہے اوسکو دیدے - مودع نے ودیعت بحکم قرض مالک دیدیا ضمان دیگا - مدیون میت نے ایک دائن
کو دین دیدیا تو صحیح نہوگا - مکہ جانے تک کرایہ تو صرف جانے کے لیے ہوگا نہ واپس آنے کے لیے - بضاعت والا اور کو بضاعت
نہ دیگا - عاریت مثل اجارہ ایک کے مرنے سے فسخ ہو جاتی ہے - واپس دینے مین اور ہلاک ہونے مین مودع کا قول قبول ہے
مودع کہتا ہی کہ تو نے حکم دیا تہا کہ فلان کو دیدو مین نے دیدیا تو مالک کا قول قبول ہے - دو شخص مدعی ودیعت ہین اور
مودع کہتا ہے کہ مین نہین جانتا ہون کس نے ودیعت دیا تہا اور گواہ نہین ہین تو دونو نصف نصف لینگے اور نصف
کا ضمان اونکو دیگا - مقروض مرگیا اور اوسکے پاس ودیعت بھی ہی تو اوسکا سبب کہ قرضدار و ودیعت الا شرکن لے لینگے -
کتاب الحجر والماذون سفیہ مثل صغیر ہے پر اوسکا نکاح اور اوسکی طلاق اور اوسپر وجوب زکوۃ و حج و عبادات جاری
ہین اور باپ دادا کی ولایت اوسپر سے زائل اور عقوبات کا اقرار قبول اور نفقہ دینا اور وصیت اوسکی قبول ہی کہ ان سب امور
مین مثل بالغ ہی - اور امام صاحب اوسکا اقرار قبول کرتے ہین نہ صاحبین - صبی اپنے افعال مین گرفتار ہوتا ہے کسی کا مال تلف
کیا تو ضمان دیگا - اور قتل کرے تو اوسکے عاقلہ پر دیت ہی - قرض لیکر یا ودیعت لیکر یا عاریت لیکر یا کچھ خرید کر خرچ کر ڈالا تو
ضمان نہ دیگا - اجارہ کا اذن تجارت کا اذن ہی اور تجارت کا اذن اجارہ کا اذن ہے - اپنے (غلام) بیٹے کو اجازت دی کسی کی
ذکر نہ کرے یا جا کر کپڑا بیچ لا اسلیے کسیکی تخصیص نکی کہ کسکے ہاتھ بیچنا اور یا کہا کہ میرے لیے کپڑا خرید لا اور یہ نہ کہا کہ کس سے
خریدنا تو یہہ اذن تجارت ہی وسوا مضاربت کے اور اذن تجارت مین تخصیص نہین ہو سکتی ہی - عورت سفیہ نے کفو سے نکاح
با تو صحیح ہی - اور مہر کم ہوگا تو ولی اعتراض کر سکیگا اور اپنے زوج سے خلع کیا تو مال لازم نہوگا پر طلاق ہو جائیگی اپنی زندگی
ن مدیون نے اپنا مال کسی کو ہبہ کیا تو دائن یہہ ہبہ باطل کر سکتا ہی اور قاضی بیچکر دین ادا کریگا اور جو زائد ہو وہ مالک کا ہی -
کتاب الشفعہ شفعہ کے سب احکام بیع کے ہین - اور چونکہ شفیع جبرا لیتا ہی اس (غرر) دہوکہ کا ضمان نہوگا شفیع نے

پہر کہو ٹنے نکلے کل [illegible] اجرت واپس دیگا - اور کچہ نکلے تو بحساب یا کچہ واپس دیگا - کبھی ومی کو قتل کرو اسے بے تکلیف اگر
کہو دیگا تو اجر لیگا ورنہ نہیں - عورت نے اپنے مرد کو اپنا گہر کرایہ دیا اور دونو رہنے لگے تو کرایہ نہوگا - کسیکی کوئی چیز کہو گئی اوسنے
کہا کہ جو کوئی مجھکو بتلا دے تو اوسکو یہہ اجرت ہی تو یہہ باطل ہے اور کچہ اجرت نہوگی - (کیونکہ مستاجر معلوم نہین ہے) اور اگر کہا کہ
تو بتلا دے تو اجرت ہی اور اوسنے بتلا دیا تو اجر مثل ہوگا - نہ مسمی - (منادی) ڈھنڈورہ اور دلال اور حمامی کا اجارہ لینا جائز ہی - اجارہ
مین چہ سکوت رضامندی اور قبول ہی چہ واسطے کہ کہا کہ مین اسقدر لونگا اور مالک چپ ہو رہا - مالک نے کہا اتنا کرایہ لونگا
کرایہ دار چپ ہو رہا تو وہی دینا پڑیگا - زمین کا کرایہ مثل خراج ہی گو زراعت پر آفت پڑے تو وہ کرایہ دینا ہوگا جو آفت سے پہلے
واجب ہے نہ جو بعد ہے کرایہ لانے والے نے جانور دیدیا او مستحق کرایہ ہوگیا اور خود ساتھ جانا ضرور نہین ہی - کہا وہ درد ہ عوض کہود دو
اوسنے پانچ دن پانچ کہود دیا تو یہہ پچیس گز ہوا جو سو کا ربع ہے ربع اجرت لیگا - جس کے لیے قبر کہودوائی اوسکو دفن کیا
اور اور کو کر دیا تو اجرت نہ لیگا - میر سے لیے پیسے تو یہہ اجرت ہی اوسنے پید یا تو اجر مثل ہے - آدمی جیسا آدمیون کی عادت ہے
کرایہ پر مل سکتا ہی - دھوبی کا مزدور امین ہے بے تعدی تاوان نہ دیگا - اور دھوبی (اجیر) مشترک ہی ضمان لیگا - مستاجر نے
اینٹ سے گہر بنایا تو اپنی اینٹ لیجاے اور دیوارین کی مٹی سے بنایا تو کچہ نہ لیگا - جس طرح سے مستوجب نقصان ہے - حمامی اور دہوبی
پہ بہی ہی - اتنا غلہ اتنی مدت مین ہمارے گہر پہونچا دے یا اتنے ورق پر اتنی کتاب لکہدے فاسد ہی - حمامی نے شرط کی کہ ایام
تعطیل کی اجرت مجرا ہوگی صحیح ہی - اور جو مجرا ہونے کی شرط کی تو فاسد ہے اور اگر یہہ شرط لگائی کہ خرچ واپس لیجائیگا
یا اوسکا خراج یا عشر یا حمل چکا کرو انہین دے مستاجر پر بہی فاسد ہے - گیہون قرض لیے تو حمال کی اجرت مستاجر پر ہے
اور قرض دینے والے نے حمال ٹہرایا تو وہ ہی دیگا - اجیر حمل سے رک گیا تو اوس سے جبر سے کام لینگے - یا خانہ صاف کروانا
رہنے والے پر ہے نہ مالک پر - مستاجر اوس جگہہ مستاجر فیہ پہونچا دے کہ جہان اجارہ ٹہرا تہا - اجارہ اولی فسخ ہوا - تو
اجارہ ثانیہ بہی فسخ ہوا - ایک کو کرایہ دیا پہر دوسرے کو دیا اول نے اجازت دی تو جائز ورنہ باطل - برس دن کے لیے کرایہ
لیا اور چہہ مہینہ تک کچہ کام نہ کیا تو فسخ کر سکتا ہی - موجر مر جاے تو اجارہ فسخ - سرامین جو نازل ہی اور حمام مین جو داخل ہے اور بعد الاستغلال
ساکن غصب کا مدعی ہے اوسکا قول نامنظور اور کرایہ واجب - غلہ والے اور ملاح مین مقدار غلہ پر اختلاف ہی تو مالک کا قول
قبول اور ملاح حساب کرکے اجر لیگا - اور اجرت پہلے دیکا ہے تو کچہ نہ لیگا - ایک مدعی ہے کہ گہر مشغول ہے اور دوسرا
فارغ تو بحکم حال حکم ہوگا - صحت وفساد مین مدعی صحت کا قول قبول ہے -

کتاب الامانات - ودیعت وعاریت وغیرہ - حساب مجہول رکہکر مر گیا تو امانت کا ضمان ہوگا - دیوار کرنے کے لیے
لیے مستعار مانگی اور کڑی رکہی اور پہر دیوار بیچ ڈالی تو مشتری بے شرط وقت بیع نہ اوٹہا سکیگا - ودیعت نہ ودیعت

گیا تو باپ کا قول بدون قسم کے قبول ہی - بائع نے ثمن لینے سے پہلے کچھ ثمن مشتری کو معاف کردیا تو شفیع سے ساقط ہوگا - اور
ثمن پیکر معاف کیا تو شفیع کے لیے مفید نہیں - وکیل بائع نے کچھ قیمت معاف کردی تو شفیع کے لیے مفید نہیں ہی - دعوی
کرتا ہی کہ یہہ گھر میرا ہی اگر مجکو ملگیا تو بہتر ورنہ میں اسکا شفیع ہوں تو یہہ دعوی شفعہ صحیح ہی کسی ظالم کے ڈرانے سے شفیع نے بے حکم
عدالت قبضہ کرلیا تو ظالم معین ہی ورنہ ظالم ہوگا کئی امور ہیں جو حسب تعداد اشخاص جاری ہوتے ہیں (مثل) دیت عاقلہ
شفعہ تقسیم کرنے والے کی اجرت اور راستہ -
کتاب القسمت (الغرامات) اخراجات املاک کے حفاظت کے لیے ہیں تو بقدر ملک شرکت ہونگے اور جانوں کی حفاظت
کے لیے ہیں تو علی اشخاص پر تقسیم ہونگے چنانچہ بادشاہ نے جو خرچ گانو پیہ ڈالا وہ گانو والے سب دینگے - جو اسباب دریا میں پھینکا
گیا تو سب اشخاص برابر دینگے کہ یہہ حفاظت جان کے لیے ہی تقسیم فاسد میں جو قبضہ ہوا وہ مفید ملک نہیں ہے اور تقسیم شرط
فاسد سے باطل ہوجاتی ہی - شاہ راہ عام میں سے اگر وسیع ہو اور ضرر نہو مسجد میں زمین لے سکتے ہیں اور اسی طرح محلہ والے
اپنے گھروں میں زمین لے سکتے ہیں - راہ عام ہو اگر ضرر نہو تو چھجہ نکال سکتے ہیں - اگر اس میں مخاصمت ہوئی تو بنا سے پہلے
منع کر سکینگے اور بعد ڈھا دینگے - مکان مشترک ڈھ گیا اور ایک شریک عمارت نہیں کرتا ہی تقسیم کے قابل ہے تو تقسیم کر لے
اور اوسپر عمارت کے لیے جبر نہوگا اور تقسیم نہیں ہو سکتا ہے تو بھی بنا لے اور شریک مانع ہے خرچ لیوے - بے اجازت بنا کر
اب وہ مدعی ہے کہ اپنی عمارت اوٹھا لے تقسیم کر دینگے بانی کے حصہ میں آیا تو بہتر ورنہ ڈھا دینگے - اپنے ملک میں تصرف
کر سکتا ہی گو ہمسایہ کو تکلیف ہو تنور و حمام لگانے سے ہمسایہ کا جو ضرر ہو ضمان نہ دیگا تقسیم کے بعد دین یا وصیت ظاہر ہوئی
تو تقسیم باطل ہوجائیگی - اور اور وارث کے پیدا ہونے سے تقسیم جو برضا باہمی ہوئی ٹوٹ جائیگی نہ وہ تقسیم کہ بحکم عدالت ہوئی
کتاب الاکراہ مکرہ کی بیع باجازت جائز ہے نہ بیع فاسد - ثمن مکرہ کے پاس امانت ہی اور اوسکے پاس ضمان - حکم
سلطان بے دہمکا سے (توعد) اکراہ ہی اور امر غیر جب بالاتفاق الحال یہہ معلوم ہو کہ قتل کریگا یا ہاتھ قطع کریگا یا ماریگا کہ خوف عضو اور
خوف نفس ہو تو اکراہ ہے اکراہ ہوا کہ فلان کو قتل کر ورنہ ہاتھ مثلاً قطع ہوگا تو قتل جائز نہیں ہے مجرم ہو گنہگار کے لیے اکراہ
ہوا اوسنے انکار کیا اور قتل کیا گیا تو ثواب پائیگا - اکراہ ہوا کہ قتل عمد معاف کردے تو اکراہ کرنے والا ضمان نہ دیگا - مکرہ سے
جو خریدا اوسپر تصرف کیا ہی تو فسخ کردے - مکرہ نے طلاق دی واقع ہوگی - مکرہ نے طلاق دینے پہ کسیکو وکیل کیا وکیل نے
طلاق دی تو واقع ہوگی - مہر مثل سے زیادہ نکاح کرنے کا اکراہ ہوا اور نکاح کیا تو مہر مثل لازم ہوگا نہ زیادہ اور مکرہ کچھ نہ دیگا -
کتاب الغصب مدعی ہے کہ میں نے باجازت مالک اوسکی ملک میں تصرف کیا تو مالک کا قول قبول ہے - عورت کے
مرنیکے بعد زوج مدعی ہے کہ میں نے اوسکی اجازت سے اوسکے ملک میں کام کیا تہا اور وارث منکر ہے تو زوج کا قول

قبول ہے۔ کسیکی دیوار گرادی تو نقصان دیگا نہ یہہ کہ دیوار بنوا دے۔ اور مسجد کی دیوار بنوا دیگا۔ تلف کے ساتھ اجازت لاحق
نہین ہوتی ہے (جس امر کا صدور پہلے نہوا اور بعد وہ صادر ہو تو فرض کرتے ہین کہ یہہ امر پہلے سے صادر ہوا تھا تا ضمان
وغیرہ لازم نہ آئے یہ التحاق ہے) بعد تلف مالک کہتا ہے کہ مین نے اجازت دی تھی یا مین راضی ہوگیا تو متلف ضمان سے
بری نہوگا۔ امر پر ضمان نہین ہے۔ لیکن بادشاہ پر اور لڑکے پر اور بہر لڑکا آمر سے لیگا۔ مال غیر مین بے اجازت غیر تصرف جائز
نہین ہے۔ مودع ایسی جگہہ کہ قاضی نہین ہے مودع کے والدین کو نفقہ دیا ضمان نہ دیگا۔ ایک رفیق سفر مین مرگیا ہمراہیون نے اوسکا
مال بیچکر اوسکی تجہیز و تکفین کی باقی وارثونکو دیا یا وہ بے ہوش ہوگیا اور اوسکا مال بیچکر اوسپر خرچ کیا استحساناً ضمان
نہین ہے۔ قصاب نے بکری باندہ رکہی ہے اسنے ذبح کرایا ضمان نہین ہے۔ امام فرماتے ہین بے اجازت ذبح کیا ضمان
نہین ہے۔ ہانڈی چولہہ پر چڑہائی گوشت اوسمین ڈالا کسی نے آگ جلادی اور پکادیا یا گیہون چکی ڈالکر گدہا باندہ دیا اسنے گدہے کو
ہانکا یا پلہ جو رستہ مین گر گیا تہا اوٹھایا اور اٹہانے مین گر گیا یا گہڑا اوٹہانے مین ٹوٹ گیا یا راستہ مین (ذوبتہ) ابدارخانہ
بند کر دیا اسنے کہولکر لوگون کو پانی پلایا ضمان نہین ہے۔ رفیق سفر حج مین بیہوش ہوگیا اسنے اوسکا احرام باندہ دیا یا زمین
مین بیج ڈالا اسنے پانی دیا ضمان نہین ہے۔ بکری ذبح لٹکائی اسنے کہال چہیل دی ضمان دیگا۔ بڑی بیوی نے چہوٹی بیوی
کو دودہ پلا دیا نصف مہر کا ضمان نہ دیگی۔ منافع غصب کا ضمان نہین ہے اور مال یتیم اور مال وقف اور معد للاستغلال مین
اور معد للاستغلال مین بخیال ملک یا عقد رہا تو ضمان نہین ہے۔ ایک برس کے لیے کرایہ لیا اور دو برس رکہکر دو برس کا کرایہ
دیا صحیح ہے۔ غاصب نے کرایہ دیا اور زر کرایہ مالک کو دیا تو جائز ہے اور یہہ اجازۃ (ملتقط ہے)۔ گوشت قیمتی ہے (نہ مثلی)
اینٹ اور گوڑ قیمتی ہے غاصب نے لکڑی توڑ دی مالک نہوگا۔ اور موہوب لہ نے توڑ دی تو رجوع منع نہوگا۔ (رق)
مشک رستہ مین رکھی تھی پیر اوسپر پہسل گیا اور وہ پہٹ گئی ضمان دیگا۔ باپ نے بیٹے کو کچہ حکم دیا اوسکے کرنے پر نقصان
کیسکا ہوا تو ضمان نہین ہے۔ کسی کے گہر مین بے اجازت نہ جا سکے لیکن جب اسکا کپڑا کسی کے گہر مین جا پڑا اور یہہ
خوف ہے کہ رہ جانے کا تو لیلیگا تو یہہ اوسکے گہر مین گہس جاسے اور اپنا کپڑہ لے لے۔

کتاب الصید والذبائح۔ کہیل اور حرفہ کے لیے نہو تو شکار کرنا مباح ہے۔ حرفہ کے لیے حرام مثلاً مچہلی شکار
کرنے والا۔ ملک کے سبب تین ہین۔ ۱۔ استیلا اصل ملک کا مثبت مثلاً شے مباح پر قبضہ کر لینا۔ ۲۔ ایک کی ملک سے
دوسرے کی ملک مین اجانا مثلاً بیع ہبہ وغیرہ۔ ۳۔ خلیفہ اور قائم مقام ہونا (خلافت) مثلاً وارث ہونا۔ اول کی شرط
یہہ ہے کہ اوس شے پر کسی کی ملک نہو۔ مثلاً جنگل لکڑیان جمع کین مالک ہوگیا۔ (مفلش) خاکسار کو جو ملا ہے تعریف مالک سے
نہوگا (یہہ مسلہ لقطہ کا ہے) مالک نے کہا کہ جو کوئی میرا مال لیگیا وہ اوسکا مالک ہے تو مالک نہوگا اور مالک اوس سے پہر لیسکتا

اور نہین وراثت جاری ہوگی اس سبب سے زوجہ زوج کی اور زوج زوجہ کا وارث ہے ضمان نفس جنایت کرنے والون پر ہوگا بقدر بار [illegible]
سکے تعدد کی سبب سے نہ باعتبار عدد جنایات کے قتل خطا اور قتل شبہ عمد کی دیت اگر باقرار ہو یا قاتل پر ہوتی ہے۔ قصاص کا [illegible] کرنا
قاتل کے سوا اور کسی کو جائز نہین ہے کہ اوسمین تبلیک نہین ہو سکتی ہے۔ مگرہ کے قتل پر چلا او سنے وقعہ کرنے مین اوسکو قتل
کر دیا مگرہ پر مکرہ کی دیت ہوگی۔ رستہ مین چھجہ بنانے والے پر ہر شخص متعرض ہو سکتا ہے اور جب ہو رہنگے تو گنہگار نہوونگے
اور مباشر گو متعدی نہو ضمان دیگا۔ لوہا کوٹنے مین اوسکی چنگاری اوڑکر راہ چلنے والے کی آنکھ مین جا پڑی اور آنکھ
پہوٹ گئی یا دیوہ رہل سے اپنے یہان کپڑے کی کندی کی تو ہمسایہ کی دوکان ڈہے گئی تو ضمان دیگا۔ گرچہ فائدہ مین
اہل محلہ کی رضامندی کا اعتبار نہین ہے جنگل مین جہان آدمیون کا رستہ نہین ہے کنوا کہودا اور اوسمین کوئی گر کر
تلف ہوئی ضمان نہین دیگا۔ (حجام) کامل حاذق نہ تہا آنکھ مین سے گوشت نکالا اور آنکھ پہوٹ گئی تو آدہی دیت دیگا۔ [illegible]
مین قصاص مثل حدود کے اور فقہ مین وہ فرق ہے کہ قاعدہ الحدود تندرا بالشبہات مین ذکر ہوا۔ ولی عفو قصاص یا مجروح کا
عفو جراحت بہتر ہے نہ قصاص کرنا۔ ولی نے جو عفو کیا تو قاتل او سکے مواخذہ سے دنیا مین بری ہوگیا نہ مقتول کے قتل سے
مثلاً مجروح وارث کے بری کرنے سے بری ہوگیا مگر وان پر نہ دینے کا جو ظلم ہوا مدیون پر رہا۔ مجروح نے کہا کہ مجکو فلان نے قتل کیا
اور مرگیا او سکا وارث گواہ لایا تو نہ او سکا قول قبول اور نہ یہ گواہ۔ او ر مجروح نے کہا کہ فلان نے مجکو زخمی کیا اور مرگیا اور وارث
گواہ لایا تو قبول ہوگا۔ مرنے سے پہلے مجروح اور او سکا وارث معاف کر سکتے ہین کیونکہ سبب عفو منعقد ہوگیا ہے۔ حدود
شبہہ سے ثابت نہین ہوتے ہین ساقط ہو جاتے ہین۔ اگر حدود مین ترجمہ سے ثابت ہوتے ہین تو ترجمہ مین شبہ ہے۔

کتاب الوصایا۔ احکام وصیت اور احکام مال یتیم جو یہان جاری نہین ہین ۔

کتاب الفرائض۔ موت کے بعد کوئی مالک نہین ہوتا ہے۔ اور صیاد نے شکار کے لیے جال پہیلایا اور مرگیا اسمین
جانور پہنسا تو وہ مالک ہوگیا۔ او سکا وارث لیگا۔ علاء سلاطین پر وراثت جاری نہین ہوتی ہے۔ بیت المال کا انتظام نہین ہے
اسلیے بعد احد الزوجین کے رضاعی بیٹی جو بچا لیگی۔ انبیاء علیہم السلام نہ وارث ہوتے ہین اور نہ کوئی انکا وارث حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خدیجہ کے وارث نہین ہوئے حضرت خدیجہ نے اپنا مال اونکو ہبہ کیا تہا اور مرتد کسی کا وارث نہوگا
اور مسلمان او سکے وارث ہو سکتے ہین۔ اور (جنین) حمل وارث ہوتا ہے اور نہ او سکا کوئی وارث ہے۔ اعیان اموال
پر وراثت ہوتے ہین۔ اور حق شفعہ اور حق خیار شرط اور حد قذف اور نکاح اور عاریت اور ودیعت مین وراثت نہین ہے
اور مبیع اور مرہون کا روک رکہنا اور خیار عیب اور دیت اور قصاص مین وراثت ہوتی ہے۔ دادا باپ کے مانند ہے
اور گیارہ صورت مین باپ کے مانند نہین ہے۔ تین فرائض مین یا درجہ اور ہو رہین۔ تین فرائض کے یہ ہین۔ عادی

بانماز کے پیچھے بیٹھ سکتا ہے۔ اجنبی عورت سے تنہائی حرام ہے محرم کے ساتھ خلوت مباح ہے مگر رضاعی بھائی اور جوان داماد یا جوان ساس کی صحبت حرام ہے۔ کافر جو مرگیا اوسکو لعنت کرسکتے ہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین زندہ ہوئے اور ایمان لائے (یہ معجزہ ہے) پڑھنے سے قرآن شریف سننا زیادہ ثواب ہے۔

کتاب الرہن۔ جو امر بیع میں جاری ہے رہن میں بھی جاری ہیں۔ مگر مشاع کی بیع جائز ہے نہ رہن۔ مشغول کی بیع جائز ہے نہ رہن۔ بیع متصل بغیرہ جائز ہے نہ رہن۔ بدون زمین کے رہن مکان جائز نہیں ہے۔ مرتہن رہن کو کرایہ دے حلال نہیں ہے۔ راہن نے مرتہن کو اجازت دی کہ اجارہ دیا اور اسنے جا اجارہ دیا تو رہن جاتا رہا۔ راہن نے مرتہن کو پہل کھلانے کی اجازت دی ضمان نہوگا۔ راہن نے زید کے ہاتھ بیچا پھر مرتہن کے ہاتھ بیچا بیع اول فسخ ہوگی۔ مرتہن کو رہن [illegible] لینا مکروہ ہے [illegible] کی اجازت دیدی تو کرایہ نہیں لے سکتا ہے۔ دین کا وعدہ کیا اور رہن لیا اور کچھ دین دیا تو باقی کے لیے جبر نہوگا۔ راہن کی غیبت میں حاکم رہن بیچ نہیں سکتا ہے۔ بقدر رہن جو قبضہ کیا ضمان نہیں ہے۔ رہن کی مدت مقرر کرنا فاسد ہے (مگر دین کی مدت ہوسکیگی)۔ جس چیز پر کفالت ہوسکتی ہے رہن بھی ہوسکتا ہے اور درک بیع میں کفالت ہوگی نہ درک رہن میں۔

کتاب الجنایات۔ قتل عمد میں ایک ولی نے معاف کردیا یا صلح تو باقیوں کو حق قصاص نرہا صرف وہ دیت لینگے۔ جو بالاتفاق ہوگی۔ مستحق نے اپنا حق معاف کردیا یا صلح کرلی تو اونکا حق ساقط ہوجاتا ہے نہ حق مقتول (فیما بینہ وبین اللہ تعالی کا قائم رہتا ہے جو قیامت میں ادا ہونے والا ہے) جس فعل بیگہ عقد ہے وہ واجب ہوتا ہے اوسکے ادا کرنے میں صفت سلامتی صحیح وسالم رہنا ضرور نہیں اور جو فعل کہ عقد یہ لازم نہو وہ مباح ہے اوسمیں سلامت رہنا ضرور ہے اسلیے ضمان نہیں ہوتا ہے اول میں ضمان ضرور ہوگا مثلاً حاکم نے ہاتھ کاٹا اور جان پر سرایت ہوکر مرگیا یا تعزیر سے مرگیا یا فصد سے مرگیا (تو ضمان ہوگا) کیونکہ امور مثلاً قطع ید اور فصد اور تعزیر عقد سے واجب ہے۔ جیسے اسکا ہاتھ کاٹا تھا اسنے اوسکا ہاتھ کاٹ دیا یا اپنی زوجہ کو مارا (اتفاقاً) مرگئی یا رستہ چلا جاتا تھا کسی نے وہاں چیز رکھی تھی اوس سے اولجھ کر گر گیا یا باپ نے یا وصی نے یا ماں نے ادب کیلیے مارا تو یہ سب مباح ہے اسپر ضمان نہیں ہے اور باپ یا وصی یا معلم نے باجازت یا بے اجازت بچہ کو مارا تو تعلیم واجب ہے اسپر ضمان ہوگا۔ اور یہ جب ہے کہ حسب عادت مارا ہو ورنہ دونو صورتوں میں ضمان ہے۔ اور جو رو سے صحبت کی اور وہ مرگئی تو ضمان نہیں (کو واجب بالعقد ہے اور مباح نہیں ہے) کیونکہ تمام ہلی ہوچکا ہے (اور ضراج اور ضمان جمع نہیں ہوسکتے ہیں) دو جنایت فی النفس یا فیمادون النفس متداخل نہیں ہوتے ہیں دو دیت لازم آئیگی۔ اور جو دو جنایت خطا ہوں اور پہلے ایک زخم اچھا بھی نہوا ہو تو ایک ہی دیت ہوگی (متداخل ہوجائینگے) قصاص ابتداً میت کا حق واجب ہے پھر اوسکے وارثوں کا حق ہے مجروح معاف کرسکتا ہے۔ اور اگر حق مجروح مال ہوگیا تو اوسمیں سے اوسکا دین دیا جاسکیگا۔ اور حسب فرائض اللہ تعالی

رکن چھوڑ دیا یا پانی مین یا کپڑے مین یا وقت نماز مین یا روزہ مین یا روزہ کی نیت بھول گیا یا نماز مین بہولے سے
بات کر لی اعادہ واجب ہے۔ روزے مین بہولے سے کہا لیا یا پی لیا یا جماع کیا باطل نہوگا۔ اور نماز مین یہہ کام بہولے سے
کیے باطل ہوگی۔ اور بہولے سے قعدہ اولی پر سلام پہیر دیا نماز باطل نہین ہے۔ قسم مین نا سے اور عامد برابر ہین۔ طلاق
بہولے سے دیدی طلاق ہوگی نسیان کی اصل یہہ ہے کہ کوئی یاد دلانے والا ہو اور اسکا کوئی باعث ہو مثلاً نماز مین
کہا لیا یا یاد دلانے والا نہو اور باعث موجود ہو مثلاً روزہ دار نے کہا لیا یا ذبح پر بسم اللہ اللہ اکبر بھول گیا تو ساقط ہوگیا
یعنی جائز اور حلال ہے۔ مبیع کا ثمن یا قرض دینا بھول گیا اور پہر لیا تو مواخذہ نہوگا اور نہ دینے تو مواخذہ ہوگا۔
جہل۔ اوس چیز کا نہ جاننا کہ اوسکا جاننا ضرور ہے۔ اگر علم خلاف پر اعتقاد بھی ہو تو وہ مرکب ہے اور اسی خلاف شعور [illegible]
اور یہہ نہو تو بسیط ہے جو عدم شعور ہے۔ جہل چار قسم ہے۔ جہل باطل آخرۃ مین یہہ عذر نہوگا۔ مثلاً کافر اللہ تعالی کی [illegible]
اور آخرت سے جاہل ہے۔ جہل صاحب الہوی۔ جہل باغی عادل کا مال تلف کرے گا تو ضمان دیگا۔ اور مجتہد ہو کر کتاب اللہ
اور سنت مشہورہ اور اجماع کا خلاف کرے۔ مثلاً ام ولد کی بیع کا حکم دینا۔ اور ثانی جو جہل کہ کیا ہے اور [illegible]
نہو تو وہ عذر ہو سکتا ہے مثلاً پچھنے لگانے سے اوسکو گمان ہوا کہ روزہ کہل گیا افطار کر لیا۔ اور باکرہ کو علم نہوا کہ [illegible]
نے نکاح کر دیا ہے۔ اور وکیل کو علم نہین ہے کہ موکل نے مطلق وکیل کیا ہے یا مقید کیا ہے۔ وارث نے دعوی کیا [illegible]
اپنے باپ سے یہہ شئے خریدی تہی اور مدعا علیہ منکر نے حلف کر لی پہر وہ گواہ لایا کہ میرا باپ [illegible]
ہوا ہون تو یہہ تناقض قبول ہے۔ خلع کا دعوی کیا اور پہر دعوی کیا کہ اس سے پہلے تین طلاق ہو چکی تہی [illegible]
مسموع ہی اور گواہون سے ثابت کیا تو زر خلع واپس لیگی۔ نسب اور طلاق مین تناقض [illegible]
نہین جانتی ہے کہ دودہ پلانے سے فساد ہوتا ہے اور دودہ پلا دیا اوسپر ضمان نہین ہوگا۔ کلمہ کفر کہا اور معلوم
نہین کہ یہہ کفر ہے کافر ہو جائے گا۔ اسکو یہہ علم نہین ہے کہ یہہ گہر مین پہلے دیکھ چکا ہون تو خیار رویت رہے گا۔ کیونکہ
یہہ اوسپر راضی نہین ہوا یہہ علم نہین ہے کہ یہ مال غیر ہے تو ضمان ہوگا نہ گناہ۔ پہلے اقرار کیا کہ بابت بیع سلم کے مجہہ پر
گیہون فلان کے واجب ہین اور پہر کہتا ہے کہ مین نے جو مسئلہ پوچھا تو عالمون نے کہا کہ یہہ سلم فاسد ہے پہر کچہ دینا
نہین ہے اور نہ معروف جاہل ہے تو یہہ اقرار اوسپر موثر ہوگا یا نہین تو بدعوی جہل حق ساقط نہین ہوتا ہے۔ بے علم
وکالت بیع کی تو جائز نہوگی۔ اور ادا دین پر وکیل کیا اور پہر داین نے معاف کر دیا وکیل نے بے علم ہوا ادا کر دیا
تو ضمان نہ دیگا اور نہ ضمان دیگا۔ کسی وارث نے قاتل کو معاف کیا اور وارثون نے بے علم اونکا قصاص کیا تو اونپر
قصاص نہوگا ورنہ قصاص ہوگا۔ طالب نے بری کر دیا اور موکل نے بے خبر دین لے لیا اور اوسکے پاس ہلاک ہو گیا

باپ کے ساتھ وارث نہین ہے - اور دادا کے تبع محروم نہین ہے - بہائی عینی یا علاتی باپ کے ساتھ وارث نہین ہوتے ہین -
تیہہ امام صاحب کا قول ہے اور صاحبین اونکو وارث کرتے ہین - باپ اور احد الزوجین کے ساتھ ما ثلث باقی لیتی ہے -
اور دادا کیساتھہ ثلث کل لیتی ہے - اور وہ چہہ ہین اقربا مین باپ ہے نہ دادا - ولد کا صدقہ فطر باپ تو نگر دیتا ہے
نہ دادا - باتباع باپ کے بچہ مسلمان ہوگا نہ باتباع دادا کے - صغیر پر اور اوسکے مال پر باپ کو ولایت ہے نہ دادا کو - ولایت
نکاح باپ کو ہی نہو تو دادا کو ہے - باپ کے مرنے سے یتیم ہوتا ہے نہ دادا کے مرنے سے - مفلس مر گیا تو اوسکی اولاد صغیر کو
نفقہ ایک ثلث اوسکی ماں دیگی اور دو ثلث اونکا دادا دیگا - اور باپ ہو تو نفقہ صغیر باپ پر کل ہے نہ ما شریک ہے نہ دادا -
جہد نا سعد اثنا نو رحم ہے - مثل صحابہ نہ ولایت نکاح بیٹے نہ ولایت مال - باپ کا وصی مثل باپ ہے - مال صغیر وصی قرض
نہین لیسکتا ہے - باپ دے سکتا ہے - وصی اپنے لیے مال یتیم بشرط نفع یتیم بیچ اور خرید سکتا ہے اور باپ بشرطیکہ صغیر کا
ضرر نہو - باپ ولد صغیر کا مال اپنے دین مین دے سکتا ہے نہ وصی - باپ مال صغیر بحاجت کہا سکتا ہے اور وصی بقدر اجر
عمل - باپ اوسکا مال رہن کر سکتا ہے - وصی صغیر کا نکاح نہین کر سکتا ہے اور باپ کر سکتا ہے - صدقہ فطر باپ اپنے
پاس سے دے سکتا ہے نہ وصی - وصی صغیر سے کام نہین لے سکتا ہے باپ لے سکتا ہے وصی کو حق حضانت نہین
باپ کو ہے - حمل پر مار اور مردہ گر گیا اوسکا (غرہ) دیت اوسکے وارث لینگے - ورنہ میت وارث نہین ہوتا ہے
بیا حق کنوا کہودا اور مر گیا اب اوسمین کوئی گرا اور مرا تو دیت اوسکی عاقلہ پر ہے - اپنے بیٹے کے لیے ایک مکان
اس شرط پر جدا کر دیا کہ میرے مرنے کے بعد اوسکو میرے مال مین سے اور میراث نہین ہے جائز ہے صحیح یعنے
ایک بیٹے کو مالک کر دیا (تملیک) واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واسلم - وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ وسلم -

الفن الثالث یہہ فن الجمع والفرق ہے

احکام الناسی - وقت حاجت اوس چیز کا یاد نہ رہنا کہ جسکی حاجت ہے نسیان ہے سہو اور نسیان مین فرق نہین ہے
دونو مترادف ہین - گناہ اوس سے ساقط ہو جاتا ہے - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت سے
خطا اور نسیان معاف فرمایا ہے - یہہ ترک حقیقت ہے کیونکہ عین خطا تو مرفوع نہین ہے تو حکم مراد ہے اور یہہ دو قسم ہے
اخروی گناہ - دنیوی فساد - گناہ جو مجاز ہے مشترک ہے اور مشترک عام نہین ہے - اور حکم دنیوی (فساد) امور
مین واقع ہو ساقط نہوگا بلکہ تدارک واجب ہوگا اور ثواب جو اوسپر مرتب حاصل نہوگا یا اوسمین ہے کہ جو منع ہے -
(بہولے سے کر لیا) اگر ایسا کام ہے کہ موجب عذاب ہے تو اوسکے سقوط مین شبہہ ہے - نماز یا روزہ یا حج یا زکوۃ یا کفارہ
یا نذر یا سوا عرفات کے اور جگہہ موقوف کیا تو قضا واجب ہوگی - بہولے سے نجاست مین نماز پڑہ لی یا نماز کا کوئی

مین وہ بھی مقرر ہو سکتا ہی۔ اوسکی نماز فرض صحیح ہی گو واجب نہو۔ اور فرض کفایہ مین سے ہے۔ امام نہین ہو سکتا ہی۔ اور جواب سلام
سب کی طرف سے دیسکتا ہے۔ اور اوسکی روایت قبول ہے اور وہ اجازت روایت لے سکتا ہی۔ اوسکا یہہ کہنا کہ یہہ مال
میرے باپ نے بھیجا ہی یا مین باذن تجارت کرتا ہون قبول ہی۔ اور قرآن شریف کے ہاتھ لگانے سے منع کیا جاوے مگر لوگون
کو قرآن شریف دینا جائز ہے کہ اونکو طہارت کی تکلیف نہین ہے ورنہ پڑھنے سے بہت رکاوٹ ہے۔ اور لڑکی بے انقضاء
عدت نکاح نہین کر سکتی ہے بلکہ اوسپر عدت واجب بھی نہین ہی اور باجازت ولی بچہ کا علاج کیا جاوے اور لڑکی کے ناک کان
چھیدے جاوین۔ عقل ہو اور عقد کو سمجھتا ہے تو وکیل ہو سکتا ہی اور بیع وغیرہ کے احکام موکل پر پڑتے ہین۔ اور موکل
کی نیت کا اعتبار ہے۔ اور طلاق بائن مراہق محبت سے حلال ہو جاتی ہے اور مباح پر مستولی ہوا مالک ہو گیا اور مثلی بالغ
اسکے لقطہ کا حکم ہے۔ اور اسکے سلام کا جواب دینا واجب ہے۔ اور اوسکا اسلام اور ارتداد صحیح ہے اور بسم اللہ اللہ اکبر کے
معنے جانتا ہو اور جانتا ہو کہ بدون اسکے حلال نہین ہوتا ہے تو اوسکا ذبح حلال ہے۔ اور پندرہ برس کی عمر تک عورتون
مین بے پردہ جا سکتا ہے۔ اور طلاق نہین دیسکتا ہے۔ اور صرف اقوال مین اوسپر حجر ہے نہ افعال مین جو کچھ نقصان
کریگا ضمان دیگا۔ اور اگر اسمین مادہ شہوت ہے تو وطی کرنے سے مصاہرۃ ثابت ہو سکتی ہے۔ نو برس والی لڑکی کی
صحبت سے بھی مصاہرۃ ثابت ہوتی ہے۔ قسامت اور عاقلہ مین صغیر شامل نہین ہوتا ہے۔ اور اوسکے گھر مین مردہ ملا
تو اوسکی عاقلہ پر دیت ہے۔ اور بادشاہی مطالبات اور جرمانہ مین شامل نہین ہے۔ بادشاہ نے اجازت دی کہ تو بالغ
ہو جاوے تو نماز جمعہ پڑھایا کرے جائز ہے۔ بادشاہ یا والی جب بالغ ہووے تو تقلید جدید کی ضرورت ہے۔ مشتری نے اوس
چیز مین عیب پایا کہ بچہ باذن سے خریدی تھی تو جبھی تا بلوغ قسم کھائیگا۔ جبھی اگر نکول کرے تو اوسپر فیصلہ نہوگا۔ اور
تادیبًا اوسکو تعزیر ہو سکتی ہے۔ اور جس عقد مین نفع و ضرر کا تردد ہو ولی کی اجازت پر موقوف ہے۔ اور رہن لے سکتا ہے
اور اوسکا قرض دینا اور قرض لینا جو صرف ضرر مین موقوف نہین ہو سکتے ہین۔ وہ کسیکا کفیل نہین ہو سکتا ہی نہ اپنے
باپ کا۔ اور کوئی اوسکا اور اوسکی طرف سے وکیل ہو تو صحیح ہے۔ اور لڑکی جو مشتہاۃ نہین ہے بغیر محرم سفر کر سکتی ہے
صبی کو دھکا دیا اور رضامندی سے پکڑ کر لے گیا ضمان نہوگا۔ صبی کو غصب کیا جبکی اوسکی ہاتھ سے غائب گیا تو ضامن جبتک کہ
اوسکو لاوے قید رہے۔ صبی کا کوئی عضو کاٹ ڈالا تو اوسمین حکومت عدل ہے۔ کسی نے بچہ کو چہری دی بچہ نے اپنے کو
مار لیا تو اوس شخص پر ضمان نہین ہے اور بچہ نے کسی کو مار ڈالا تو اوسکا عاقلہ دیت دیگا۔ اور وہ چہری دینے والے سے
لینگے۔ بچہ کو کہا کہ فلان کو قتل کر اوسنے کہا تو بھی یہی حکم ہے۔ بچہ کو کہا درخت سے گر وہ گر گیا اور مر گیا ضمن دیگا۔ اپنے
کام پر بھیجا اور ہلاک ہو گیا ضمان دیگا اور کہا کہ درخت پر چڑھکر پہل توڑلے وہ گرا۔ یا کہا کہ لکڑی توڑلا تو بھی یہی حکم ہے

ضمان نہ دیگا۔ اور مدیون موکل سے ضمان لیگا۔ بیع کا وکیل اور موکل کے مرنے کے بعد بے خبر بیع کیا اور قیمت لی اور حاجت رہی کیل پر ضمان نہوگا۔

اکراہ کے احکام قصدًا متروک ہین۔

احکام الصبیان۔ جب تک پیٹ مین ہے جنین ہے اور لڑکا پیدا ہوا تو صبی ہے اونیس برس تک لڑکا ہے (غلام) اور ۳۳ برس تک (شباب) جوان ہے۔ اور ۵۱ برس تک کہول ہے اور آخر عمر تک شیخ ہے اور شرع مین بلوغ تک غلام ہے اور پہر ۳۰ برس تک جوان (شباب او رفتی ہے) اور ۵۰ برس پر کہول ہے اور پہر شیخ ہے صبی پر کسی عبادت کی تکلیف نہیے مثلاً زکوٰۃ اور نہ کسی ممنوع شرعی کی تکلیف ہے۔ اگر کسی ممنوعات کا مرتکب ہوا حد نہوگی اور قصاص بھی نہین ہے اور اسکا عمد خطا ہے۔ اور عبادات مین سے ایمان مستثنیٰ ہے کہ صبی عاقل پر بسبب حدوث عالم کے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا واجب ہے نہ ادا۔ جب عقلمند مسلمان ہوا تو ایمان فرض ادا ہوا اب بالغ ہوا تو ایمان کی تجدید ضرور نہین ہے۔ جیسا کہ بوجود سبب پیشگی دیا سکتی ہے۔ اور جب ادا ہوا تو فرض ہی ادا ہوگا۔ اور عدم وجوب بسبب عدم حکم کے ہے۔ اور جب حکم موجود ہوا تو واجب ہی ہوگا۔ صبی کے مال مین صدقۃ الفطر اور اضحیہ واجب ہے کہ ولی ادا کریگا اور ذبح کریگا اور اوسکا گوشت صبی کو کہلاوے اور باقی اوسکے لیے بچا رہے اور اوسکی زمین پر عشر اور خراج واجب ہے اور مثل بالغ اوسپر نفقہ زوجہ و نفقہ عیال و نفقہ قرابت واجب ہے۔ اور جو عبادت مین جو مفسد کریگا عبادت باطل ہوجائیگی۔ مثلاً نماز مین بات کی روزہ مین کہا لیا اور حج مین عرفات سے پہلے جماع کرلیا مگر دم لازم نہوگا۔ اسنے نماز مین قہقہہ کیا تو وضو ٹوٹا اور نماز باطل ہوگی۔ اور عبادت گو اوسپر واجب نہین ہے مگر ادا ہوگی تو صحیح ہوگی باعث ثواب ہوگی۔ اور استاد کو اوسکی تعلیم کا ثواب ہوگا اور اوسکے جملہ حسنات کا ثواب ملیگا۔ اور امامت اوسکی صحیح نہین ہے اور تراویح مین بھی اوسکی امامت جائز نہین ہے۔ اور اوسنے جو آیت سجدہ پڑہی تو سامع پر سجدہ تلاوت فرض ہوگیا مگر عقل ضرور ہے اور دو کوئی اور ہون اور ایک لڑکا ہو جمعہ کی جماعت نہین ہوسکتی ہے۔ اور اور نماز مین لڑکے کے ساتھ جماعت ہوسکتی ہے اور لڑکا نہ ولی نکاح ہے نہ گواہی دے سکتا ہے نہ حاکم بن سکتا ہے مگر بحکم سلطان خطبہ پڑہ سکتا ہے۔ بادشاہ مرگیا اور اوسکی رعیت نے اوسکے ولد صغیر کو اوسکی جگہہ بادشاہ کردیا تو بہتر ہے کہ کار سلطنت ایک شخص کو سپرد ہو کہ وہ اس لڑکا تابع ہو اور رسم اور اسم وہ ولد بادشاہ ہے اور حقیقت وہ والی بادشاہ ہے کیونکہ لڑکا نہ کسی کو حاکم بنا سکتا ہے اور نہ کسیکو امام جمعہ اور قاضی اور والی اوسکے بلوغ تک فرمان بدار رہیگا۔ اور یہی نہ مدعی ہوسکتا ہے نہ مدعا علیہ اور جب اوسکو اذن ہو تو کرسکتا ہے اور سوار تو تہر کے [illegible] ہوا اوسکے ناقص وضو ہین۔ اور اوسکی اذان صحیح ہے۔ اسی لیے اوان کے (وظیفہ) معاش

حیض یا ادا فتنان ہو۔ اسکو استثناد کہتے ہین مثلاً نصاب موجود ہو اور اوسپر حکم زکوۃ بوجود حول پر پایا جائیگا اور مثلاً مستحاضہ کا وضو خروج وقت پر ٹوٹتا ہو اور تیمم پانی کے دیکھنے سے جاتا رہتا ہو اور ثبوت انکا اوسوقت سے ہوتا ہی کہ حدث ہو۔ ۴۔ فی الحال یہہ ثابت ہو کہ حکم پہلے سے ثابت تھا اسکو تبیین کہتے ہین۔ مثلاً اسنے کہا کہ زید گھر مین آج ہے تو میری عورت کو طلاق ہے۔ اور ظاہر ہوا کہ وہ تو کل سے ہے تو آج ہی طلاق ہو جائیگی اور آج سے ہی عدت ہوگی۔ زوجہ کو کہا کہ تجکو حیض آئیگا تو طلاق ہے اور اوسنے خون دیکھا تو جب تک کہ تین دن نگزرلین حیض کا حکم نہوگا اور بروز اول سے حکم طلاق ہوگا۔ اور مثلاً اوسنے کہا کہ فلان کے مرنے سے ایک مہینہ پہلے تجپر طلاق ہے۔ تو قسم سے مہینہ بہر پہلے وہ مرا تو طلاق ہوگی ورنہ نہین اگر پورا مہینہ ہوا تھا تو طلاق اور عدت اول ماہ سے ہوگی اور مہینہ مین رجوع کی اور طلاق رجعی ہو تو اوسکی رجعت صحیح۔ اور بائن ہے تو عقد ہوگا۔

احکام النقد۔ اور کیا متعین ہوتا ہو اور کیا نہین۔ معاوضات مین تعین نہین ہوتا ہو اور عقد فاسد مین تعین ہوتا ہے یا نہین دو روایت ہین۔ مہر مین متعین نہین ہوتا اگرچہ دخول سے پہلے طلاق دی ہو اسی لیے نصف مہر واپس دیگی۔ اور امانت اور ہبہ اور صدقہ اور شرکت اور مضاربت اور غصب مین متعین ہوتا ہے۔ مایقبل الاسقاط من الحقوق وما لا یقبلہ دبیان الا اسقاط لا یعود کون ساحق ساقط ہوجاتا ہے اور کونسا نہین۔ اور ساقط واپس نہین آتا ہے۔ وارث نے کہا کہ مین نے اپنا حق چھوڑ دیا تو اوسکا حق باطل نہین ہوتا ہے کیونکہ ملک ترک سے باطل نہین ہوتی ہے اور حق باطل ہوجاتا ہے۔ مرتہن نے کہا کہ مین نے اپنا حق حبس رہن ترک کیا تو اوسکا حق باطل ہوگیا کسی کے گھر مین اسکے بدر رو ہو اور اوسنے اپنا گھر مع زمین بدر رو کے بیچ دیا اور موری والا ہی راضی ہوگیا تو وہ اپنے حصہ کی قیمت لیگا اور اگر صرف پانی بہنے کا حق ہے تو نہ کچھ قیمت لیگا اور پانی بہا سکیگا۔ اور اگر گھر والے نے گھر نہ بیچا اور مسیل والے نے کہا کہ مین نے اپنا حق مسیل باطل کر دیا اگر صرف پانی بہتا ہے تو حق باطل ہوگیا۔ اور اگر زمین بھی اسکی ہے تو باطل نہوگا۔ حق شفعہ بالاسقاط ساقط ہوتا ہے۔ اور حق رجوع ہبہ ساقط نہین ہوتا ہے۔ خیار شرط ساقط ہوتا ہی اور خیار رویت قبل رویت بالقول باطل نہین ہوتا ہے اور بالفعل باطل ہوتا ہے۔ اور بعد رویت دونو کے ساتھ باطل ہوتا ہے اور خیار عیب باطل ہوتا ہے۔ دین ابرا سے اور قصاص عفو سے باطل ہوتا ہے۔ زوجہ اپنا حق تعزیت باطل کرسکتی ہے اور مہر واپس لے سکتی ہے۔ اور حق اللہ تعالی کو بندہ ساقط نہین کر سکتا ہے۔ جو عقد لازم نہین ہین وہ موصوف بالاسقاط نہین ہین وکالت اور عاریت اور قبول ودیعت۔ اور اجارہ مین یہہ کہے کہ مین اپنا انتفاع باطل کیا نہین ہوسکتا ہے مگر اقالہ کرسکتا ہے۔ اب سلم کہتا ہے کہ مین نے اوس شہر مین غلہ پہونچانا معاف کیا تو معاف نہوگا۔ یعنے جو ضمن عقد مین بات وہ لازم ہوتی ہے اور ساقط نہین ہوتی ہے۔ الساقط لا یعود۔ ترتیب نماز بعد سقوط عائد نہین ہوتی ہے جبتک کہ پوری

[illegible]

نو برس کا بچہ جو گر گیا تو والدین پر کچھ نہین ہے۔ صبی کو گھوڑے سے پر بٹھلایا اور پھر کہکر اسکو کہ ٹھے رہو چلا گیا بچہ گر گیا اور مر گیا تو
اوسکا عاقلہ دیت دیگا۔ صبی نے گھوڑا ہانکا اور کسی کو روند ڈالا تو صبی کا عاقلہ دیت دیگا۔ اور صبی اگر ایسا ہے کہ روک نہین
سکتا ہے تو بھی ہے اور صبی اور سوار گھوڑے پر سوار ہین گھوڑے نے کسیکو ہلاک کر دیا صبی روک سکتا ہے تو دونوں کی عاقلہ
ورنہ صرف سوار کا عاقلہ دیت دیگا۔ صبی نے پانی بھرا اور پھر حوض مین ڈالدیا تو کسی کو وہ پانی پینا جائز نہین ہے۔ سکران
نشہ والا صاحی ہوشیار۔

احکام السکران۔ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ
اہل خطاب ہین۔ شے حرام سے نشہ والا مکلف ہے اور شے مباح سے (مغمی علیہ) بے ہوش ہے اسکی طلاق واقع نہین
ہوتی ہے۔ اور نشہ والا حرام سے ہو تو اوسکا مرتد ہونا یا حد خالص کا اقرار کرنا یا اپنے اور کسی کو شاہد کرنا یا صغیر و صغیرہ کا مہر سے کم
یا زیادہ پر نکاح کرنا جائز نہوگا۔ وکیل بالطلاق جب ہوا تو باہوش تھا اور نشہ مین ہو کر طلاق دی واقع نہوگی۔ وکیل بالبیع
نے نشہ مین بیع کی موکل پر جاری نہوگی۔ ہوش والے سے غصب کیا اور نشہ مین اوسکو دیا تو صحیح ہے کہ سکران مثل صاحی ہے
حرام سے نشہ ہوا تو طلاق و عتاق جاری ہے۔ اور بھنگ سے عقل گئی تو طلاق نہوگی۔ سکران کی اذان مکروہ دوبارہ
دیجاوے۔ روزہ کی نیت کا وقت ہوش مین تھا اور نیت کر لی صحیح ہے۔ اور ہوش آنے سے وقت نکل گیا گنہگار ہوا
اور قضا کرے گا۔ نشہ سے اعتکاف باطل نہوگا اور مثل مغمی علیہ عرفات مین کھڑا ہو سکتا ہے کیونکہ نیت شرط نہین ہے۔
اور سکران وہ ہے کہ زمین و آسمان اور مرد و زن مین تمیز نہ کر سکے۔ اور صاحبین کہتے ہین کہ اوسکا کلام اختلاط اور ہذیان
ہو اور اس سے وضو ٹوٹ سکتا ہے۔ سکر مباح سے بمنزلہ اغما ہے اوس سے قضا ساقط نہوگی۔

احکام الاعمی۔ اوسپر نہ جہاد ہے اور نہ جمعہ ہے اور نہ جماعت ہے اور نہ حج ہو ہاتھ پکڑنے والا ہو یا نہو۔ اور نہ شہادت
اور نہ قضا اور نہ امامت عظمی کے قابل ہے۔ اوسکی آنکھ مین دیت نہین ہے حکومت عدل ہے اور اعلم ہو تو اوسکی امامت
مکروہ نہین ہے ورنہ ہے۔ اور جو چیز خریدی ہے اوسکا وصف کافی ہے اور مناسب ہے کہ اوسکا ذبح مکروہ ہے۔ بچہ کی حفاظت
کر سکے تو حق حضانت ہے ورنہ نہین۔

احکام الاربعۃ یعنے چار طرح سے حکم ثابت ہوتا ہے۔ ۱۔ انشاء طلاق وغیرہ جو عقود پیدا کرنا اسکو اقتضا کہتے ہین۔ ۲
اور جو علت نہین ہے وہ علت ہو جانا اسکو انقلاب کہتے ہین۔ مثلاً شرط وغیرہ کسی شرط پر معلق کرنا تو شرط اگر موجود ہوگی
تو وہ حکم ہو جاوے گا۔ تو شرط جو علت نہ تھی اوس حکم کے لیے علت ہے۔ ۳۔ حکم فی الحال ثابت ہو مگر اوسکی نسبت سبب
پر کبھی سے جو بعد واقع ہوا ہو مثلاً ضمان تو اعتقت ہو فی الحال ہے مگر سبب جب ہوگا تو حکم ہوگا کہ مضمون ملک ضامن ہوا اور

اور مرد کی امام نہوگی اور جماعت مین نہ آئیگی اور گہر مین نماز بہتر ہے اور چہاتی کے نیچے ہاتہ باندہکر رکہے اور تشہد مین ہاتہ
پہر ہاتہ رکہے کہ زانو سے اونگلیان ملین اور کولہے پر بیٹہے (اور دونو قدم داہنی طرف نکالے) اور اوسپر جمعہ نہین
مین آنے سے توجہ ہوجائیگا اور عیدین مین آئے اور نہ تکبیر تشریق کہے اور بے زوج یا بے محرم سفر کرے اور حج اور
سے لبیک کہے اور جب سلاکپڑا نہ اوتارے اور سر ننگا نکرے میلین اخضرین مین سعی نکرے اور کچہ بال کترلے اور اگر کہ چلے
اور سب سے دور طواف بہتر ہے اور خطبہ پڑہے اور موقف مین الگ ہے کہڑی ہوکہ نماز کے پاس اور سنرا ہے
اور موزہ پہنے اور طواف صدر نکرے اگر حیض آئے بلکہ طواف زیارت بعد کرے ۔ پانچ کپڑے کفن کے ہین اور جنازہ
کی امامت نکرے اور کی تو فرض ساقط ہوگیا اور جنازہ قبہ بنایا جائے اور حدود و قصاص مین گواہی قبول نہین ہے ۔
اپنے گہر مین اعتکاف کرے اور ہاتہ پاؤن کو مہندی لگائے اور زیادہ تر قربانی کرنا بہتر ہے اور وراثت اور شہادت
اور دیت اور نفقہ مین مرد سے نصف ہے اور قاضی ہوسکے مگر حدود و قصاص مین نہوگی اور رضاعت مین اور
باپ ماں مع تو ولد کی پرورش و نفقہ مین اور مزدلفہ سے سویرے جانے مین اور جماعت سے باہر نکلنے مین مردون پر مقدم ہے
اور مردون کے پیچہے نماز مین کہڑی ہو اور کئی جنازے ہون تو مردون کا جنازہ امام کے پاس ہے اور عورتون کا جنازہ جانب
قبلہ ۔ اور اوسکے پستان اور بیٹی مین دیت ہے اور مرد کے پستان مین حکومت عدل ہے ۔ اور موذرہ عدالت مین نجا
بلکہ اوسکے پاس نائب امین آئے کہ دو گواہ کے سامنے اوسکو قسم دیگا ۔ اور وہ وکیل کرسکتی ہے اور جوان ہے پہلے سلام
نکرے اور تعزیت نکرے اور اوسکے سلام کا جواب ندیا جائے اور چہینکنے پر یرحمک اللہ کہا جائے اور غیر محرم سے بات اور صحبت نکرے

احکام الذمی ۔ حالت کفر مین جو نکاح و بیع وغیرہ کیا ہے بعد اسلام اوسپر تعرض نکیا جائے ۔ حلال و حرام مین اونکا
قول قبول نہین ہے نیا عبادتخانہ نہین بناسکتے ہین سوا حد شراب کے سب حدود اوسپر جاری ہوتی ہین سوا شراب
اور سود کے جس سے مسلمان منع ہین اوس سے کافر بہی منع کیے جائین مسلمانون کے سبب احکام سوا عبادت کے
اوسپر جاری ہوتے ہین اور اوسکی عبادت جاری ہوتی ہے اور نہ اوسکو حکم عبادت ہوگا اور نہ اوسکا تیمم صحیح اور وضو اور
غسل صحیح ہے مسلمان ہوگیا تو اس وضو و غسل سے نماز پڑہ سکتا ہے ۔ عبادت کے ترک اعتقاد پر اوسکو گناہ ہے ۔ اور
جنابت سے مسجد مین آسکتا ہے نہ مسلمان اور زنار شراب بیچنے سے اور حریر اور سونے کے پہننے سے منع نہو ۔ اور ہمسایہ
کی عبادت اور ضیافت جائز ہے ۔ حقوق اللہ تعالی مثلاً زنا کیا اور گواہون سے ثابت ہوا یا جنایت تہی اور اسلام
لایا ساقط نہوگی اور اور حقوق ثابت نہونگے اور حقوق بندگان قصاص اور اموال ثابت رہینگے مسلمان بعوض ذمی کے
قتل ہوگا اور اور دونو کی دیت برابر ہے ۔ سب کفر ملت واحدہ ہے ۔

نماز میں ادا نہو لیں اور کچھ بھی باقی رہینگی تو بھی ترتیب ساقط ہے نسیان سے ترتیب ساقط نہیں ہوتی ہے یاد آنے پر پھر عائد
ہو جاتی ہے کیونکہ نسیان مانع ہے نہ مسقط ہے۔ زوال نجاست کا حکم ہوا تو پھر نجاست موثر نہیں ہو سکتی ہے۔ کھال دباغت کے بعد اور
منی چھیلنے کے بعد اور زمین دھوپ میں سوکھنے کے بعد پانی سے بھیگ گئی تو نجاست نہوگی۔ ناپاک کنواں سوکھ گیا پھر پانی بھر آیا تو
ناپاک نہوگا۔ (نشوز) نافرمانی سے جو نفقہ ساقط ہوا رجوع سے پھر لازم ہو جاسے گا۔

نائم مثل بیدار ہے۔ روزہ دار کے حلق میں پانی ٹپک گیا تو روزہ جاتا رہا۔ سوتے ہوئے سے صحبت کی تو اسکا روزہ قضا ہوے گا
محرمہ سے سوتے ہوئے صحبت کی تو وہ کفارہ دیگی۔ سوتے ہوئے محرم کا سر مونڈ دیا تو اسپر جزا ہے۔ محرم نے کروٹ لی اوس سے
دبکر کچھ مرگیا تو اوسپر جزا ہے۔ سوتا ہوا عرفات میں گیا حج ہو گیا۔ نائم کے پاس شکار تیر کھا کر مرگیا اور ذبح نہوا تو حرام ہے
سونے میں کچھ اسباب توڑ دیا تو ضمان دیگا۔ سوتا تھا اور اسپر اسکا بیٹا اوپر سے آپڑا اور مرگیا تو باپ وراثت سے محروم ہو گیا
سوتے کو دیوار کے نیچے لیجا کر لٹا دیا اور اوسپر دیوار گر گئی تو ضمان نہیں ہے۔ مرد و عورت جہاں میں ہاں کوئی سوتا ہو تو خلوت نہ ہوگی
یہ سوتا رہا اور اسکی عورت آکر کچھ ٹھہر کر چلی گئی خلوت ہوگی۔ عورت سوتی ہے شیر خوار نے اوسکا دودھ پی لیا تو رضاعت ہوگی
سوتا ہوا تیمم پانی پر گزرا تیمم جاتا رہا (تیمم غسل کا نہیں ہے تو سونے سے بھی جاتا رہا) نماز میں سو گیا ہاتھ کی نماز جاتی رہی۔ نماز
میں سو گیا اور پڑھتا رہا قرأت صحیح ہے۔ سوتے میں آیت سجدہ پڑھی سامع پر سجدہ ہے۔ پر سونے والا بیدار ہوا تو اوسپر
سجدہ نہیں ہے۔ میں اس سے بات نکرونگا اور اوسکے پاس سوتے ہوئے آیا اور کہا کہ اٹھو وہ نہ اٹھا تو حانث نہوگا۔
طلاق رجعی دی اور سوتے ہوئے سے مساس کیا تو رجعت ہوگئی۔ مرد سوتا ہے عورت نے اگر مساس کیا رجعت ہوگئی
مرد سوتا ہے اور کوئی عورت آئی یا بیٹے اس سے صحبت کرائی اور یہ بیدار ہو گیا تو مصاہرہ ہو گئی۔ نماز میں سو گیا احتلام ہوا
غسل واجب ہے۔ شب و روز سوتا رہا سب نماز قضا کرے گا۔

معتوہ یا مثل صبی عاقل ہے یا مثل مجنون ہے یا مثل بالغ عاقل ہے۔

مجنون کی بحث اصول میں ہے۔ معنی کا اعتبار ہے یا لفظ کا نوع ثانی کی کتاب بیع میں بیان گزرا۔

احکام الخنثی۔ زیرناف کے بال موچنی سے لیوے اور ختنہ نہیں ہوگا۔ اور داڑھی نکلے تو مونڈ ڈالے اور سر مونڈنا
منع ہے اور اوسکی منی (ذکر) چھیلنے سے پاک نہیں ہوتی ہے اور بہ نسبت مرد کے حیض دخل زیادہ سبب بلوغ میں اور
اذان و اقامت مکروہ ہے اور چہرہ و دو قدم دو ہتیلی کے سوا سب بدن ستر ہے اور آواز ستر ہے اور حمام میں جانا منع ہے اور
نماز میں کانوں تک ہاتھ نہ اٹھائے آواز سے قرأت نہ پڑھے اور رکوع و سجدہ میں سمٹی رہے اونگلیاں رکوع میں پھیلائے
اور تسبیح نہ کہے بلکہ (اگر بھولے) اوسکے ہاتھ سے تالی مارے کچھ یاد دلانا ہوا اور جماعت مکروہ ہے اور اکیلی امام بیچ میں کھڑی

احکام للمحارم۔ جس سے ہمیشہ نکاح حرام ہو وہ محرم ہے اور وہ یا نسبی ہی یا مصاہرۃ سے ہی یا رضاعت سے ہے یا وطی حرام سے
و حرام ہو جس سے زنا کیا ہی اوسکی ما اور اوسکی بیٹی اور زانی کے باپ اور اولاد حرام ہی۔ بچا اور ماموں کی اولاد اور رسالی اور
و دودکی پہوپہی حلال ہے۔ اور بائن مغلظہ بعد حلالہ حلال ہو سکتی ہے اور بائن کو حد غیر بے طلاق و عدت اور مطلقہ غیر بے عدت
حلال نہوگی۔ محرم عاجز کا محرم غنی پر نفقہ ہے۔ ذو رحم مال مال چورائے تو قطع نہین ہے اور نہ اپنے ذو رحم کے لیے قضا کر سکتا ہے
اور نہ گواہی دے سکتا ہی۔ ذو رحم سے وطی گو حرام ہی کی حرمت ہوگی اور ذو رحم سے بغیر نکاح حرمت ہوگی۔ اصل بعوض فرع
قتل نہوگا اور فرع اپنے اصل کے لیے قتل ہوگا اور اصل پر فرع کی قذف میں حد نہوگی اور فرع اصل کے قذف مین حد ہوگا
اصل فرع کو ادب دیگا۔ فرع اصل کا اسلام مین تابع ہے۔ اصل فرع کے دین مین قید نہوگی۔ والد صغیر کے مال کی مہر
غافلت کر سکتی ہے۔ باپ دادا کے نکاح پر خیار بلوغ نہین ہے۔ اور ہر عصبہ اور ہر ذو رحم ولی ہے۔

احکام الحشفۃ غائب ہوا تو غسل واجب اور نماز اور سجدہ اور خطبہ اور طواف اور قرات قرآن اور اوسکا ہاتھ لگانا
اور رکھنا اور مسجد مین جانا حرام ہے اور بے غسل کہانا پینا مکروہ ہی۔ اور روزہ فاسد اور اوسکی قضا واجب اور اعتکاف
اور حج قبل وقوف اور عمرہ قبل طواف فاسد۔ اور وجوب مہر مثل بوطی لشبہہ یا بنکاح فاسد اور رجعت ثابتہ۔ وطی
نکاح فاسد مثل وطی نکاح صحیح ہے مگر نکاح فاسد مین مہر مثل لازم ہوتا ہے اور حرمت مصاہرۃ حلالہ نہین ہوتا ہی اور
احصان نہین ہوتا ہے۔ وطی مین انزال کا اعتبار نہین ہے کوئی وطی ایسی نہین ہے کہ جسمین یا حد نہو یا مہر نہو۔ حیض
و نفاس و احرام واجب اور روزہ قضا نماز تنگ ہونا اور اعتکاف اور احرام اور ایلا اور ظہار وطی کے مانع ہین۔ وطی مین
دونوں کا اختلاف ہوا تو منکر کا قول مختلف قبول ہے۔ عنین مدعی وطی ہے اور زوجہ منکر ہے اور عورتین کہتی ہین کہ یہہ
ثیبہ ہے تو مرد کا تو قول قبول مع قسم ہے۔ عورت مدعی ہے کہ بعد وطی طلاق ہوئی مہر کامل چاہیے اور مرد مدعی کہ قبل
وطی نصف مہر چاہیے تو عورت کا قول قبول ہے کہ اوسپر عدت واجب ہوگی۔

احکام العقود۔ جانبین سے جو عقد لازم ہی بیع صرف سلم تولیہ مرابحۃ وضیعت شرکت کرا صلح حوالہ اجارہ ہبہ مہر خلع
نکاح۔ اور جو عقد جائز ہے شرکت وکالت مضاربت وصیت عاریت ایداع قرض قضا اور سب اقسام ولایت سوا
امامت عظمیٰ۔ رہن مرتہن سے جائز اور راہن سے لازم۔ عقود نافذ موقوف لازم غیر لازم فاسد باطل ہین۔ عبادات
مین فاسد اور باطل یکسان ہین۔ اور نکاح محارم فاسد ہے حد نہین ہے بمذہب امام صاحب۔ اور بقول صاحبین باطل ہی
تو حد ہوگی۔ نکاح محارم باطل ہو شبہۃ الاشتباہ کے لیے حد ساقط اور یا فاسد اور شبہۃ العقد کے لیے حد ساقط۔ بیع باطل وہ
ہے کہ اصلاً اور وصفاً مشروع نہو اور فاسد اصلاً ہو اور وصفاً نہو اول مین قبضہ سے ملک نہین ہوتی ہے اور فاسد مین

القول فی الشرط و التعلیق - ایک مضمون کے حصول کو دوسرے مضمون کے حصول پر ربط دینا تعلیق ہے - اور یہی شرط ہے اور تعلیق کی شرط صحت یہہ ہے کہ شرط بالفعل معدوم ہو اور خطر الوجود ہو یعنے امکان ہو - جو شرط کہ (کائن) ممکن ہو اوسپر معلق کرنا تنجیز ہے اور جو محال ہو اوسپر معلق کرنا باطل ہے - بیع شرا اجارہ استیجار ہبہ صدقہ نکاح اقرار ابرا عزل وکیل حجر یا ذون تعینة الحکم کتابت کفالت صحیح اور شرط باطل - طلاق حوالہ و کفالہ شرط فاسد سے باطل نہیں ہوتا ہے اور رہن اور اقالہ بھی شرط سے باطل نہیں ہے اور بیع اور تقسیم اور اجارہ اور رجعت اور صلح اور ابرا اور حجر اور عزل وکیل اور اعتکاف اور مزارعت اور معاملات اور اقرار شرط فاسد سے باطل ہو جاتے ہین - جو تنجیز کا مالک ہے تعلیق کا بھی مالک ہے -

احکام سفر - قصر نماز اور افطار روزہ اور مسح خفین اور سواری پر نفل اور سقوط جمعہ اور عیدین اور قربانی اور تکبیر تشریق - اور سفر بے محرم کے عورت کو حرام ہے - ولد بے رضامندی باپ کے سفر نکرے - اور مدیون بے اجازت دائن کے سفر پر نہ جاے - سفر دریا اگر ہلاکت غالب ہو حج ساقط ہے -

احکام الحرم - بے احرام کوئی نجاے اور ہر وقت حرم مین رہنا مکروہ ہے نہ وہان قتل کرے اور نہ قطع عضو کرے یہہ کام کرکے وہان پناہ لے سکتا ہے شکار نکرے اور نہ جزا اوسکا اور درخت اور اوسکی گھانس نہ کاٹی جائے مگر اذخر کاٹ سکتے ہین اور حرم مین غسل کرکے جاے اور اوسمین نماز متضاعف ہوتی ہے اور اوسمین حسنات مثل سیئات ہین اور اوسمین کافر ہے مگر اوسمین جا سکتا ہے - اور مکہ والے کو نہ تمتع ہے نہ قران ہے - اور وہان کے پتھر اور مٹی نہ لے سکین اور قاتل خطا پر دیت ہے - اور مدینہ مین حرم نہین ہے اور مدینہ مین داخل ہون تو غسل کرنا سنت ہے اور اوسمین ہمیشہ نہ رہے -

احکام مسجد - جنب حائض نفاس والی نہ داخل ہو سکتی ہے نہ راہ چل سکتی ہے اور اوسمین نجاست نہین لیجا سکتے ہین اور میت لیجانا منع ہے - اور اوسمین اعتکاف کیا جائے اور بچہ اور دیوانے نہ جائین - جو نہ ماری جاے اوسمین پیشاب کسی برتن مین نکرین اور وضو کسی برتن مین نکرین - اور اوسمین مٹی جمع کرکے تیمم نکرین اور اوسمین تھوکنا اور ناک سنکنا جائز نہین ہے اور اوسمین کلی اور وضو نکرین اور اوسکی دیوارون پر نہ تھوکین اور اوسمین راہ نہ چلنا اور مسجد مین کار حرفہ خیاطت کتابت اور لڑکون کا پڑھانا اور مصیبت پر اوسمین بیٹھنا منع ہے اور مسجد مین جو جاے تحیۃ پڑھے اور بار بار آنے جانے کے لیے دو رکعت کافی ہین - اور مسجد مین نکاح مستحب ہے - اور قاضی وہان اجلاس کرے اور مسجد مین بلی حرام ہے اور بدبو کی چیز کھا کر جانا منع ہے - اور بیع وغیرہ کل عقود منع ہین اور معتکف بقدر حاجت کرے گا - اور سوا مسافر کے اور کوئی نہ کہاے اور نہ سووے اور اوسمین گوز مارنا اور خصومت کرنا منع ہے اور اوسکا پاک و صاف کرنا اور جھاڑو دینا اور فرش اور روشنی کرنا مسنون ہے اور پہلے داہنا پانو رکہہ کر اور نکلتے [illegible]

گزرگاہ بنانا گناہ ہے اور فسق ہے اور ایک جگہ نماز کی مقرر کرنا مکروہ ہے اگر کوئی اوس جگہ بیٹھا تو اوسکو نہ ہٹائے - اور دو مسجد کر
ایک مسجد بنا سکتے ہین اور ایک مسجد کا سامان دوسری مسجد مین نہ جاوے اور مسجد مین اسباب نہ رکھین - سبسے بڑی عزت
والی مسجد مسجد حرام ہے پھر مسجد مدینہ پھر مسجد بیت المقدس پھر سب جامع مسجد پھر محلون کی مسجد پھر شاہ راہ عام کی مسجد
پھر گھرون کی مسجد -

احکام یوم الجمعہ - نماز جمعہ مخصوص ہے اور اوسکے لیے جماعت شرط ہے کہ سوا امام کے تین مقتدی ہوں اور خطبہ اور سورہ
مخصوص پڑھنا اور اوسکے پہلے سفر کرنا مکروہ ہے - اور غسل اور خوشبو لگانا اور اچھا پہننا اور ناخون کترانا اور حجامت بنوانا اور
مسجد مین عود بتی جلانا اور بہت سویرے جانا اور خطیب کے آنے تک عبادت کرنا اور [illegible] مسنون نہین ہے اور اوسی دن
روزہ رکھنا اور اوسکی رات مین عبادت کرنا مکروہ ہے اور سورہ کہف پڑھنا اور ٹھیک دوپہر کو نفل پڑھنا مکروہ نہین اور
ہفتہ مین سب سے بہتر دن ہے اور عید سے بہتر ہے اور اوسمین ساعت اجابت دعا ہے کہ اوسمین ارواح جمع ہوتی ہین اور
قبور کی زیارت کو جانا اور میت کو عذاب قبر سے امن ہوتا ہے - اوسدن جو مرے تو فتنہ قبر سے امن ہووے اور جہنم اوسدن نہین
بھڑکتا ہے - اور حضرت آدم علیہ السلام اوسدن پیدا ہوئے اور اوسیدن جنت سے نکلے اور اسی دن قیامت ہوگی اور اوسیدن
اہل جنت اپنے رب کی زیارت کرینگے -

الاشباہ فی الفروق - فرق وضو و غسل - ہر محل مین وضو سنت ہے نہ غسل - وضو مین موزہ نکالنا نہین ہے نہ غسل مین
وضو مین ترتیب سنت ہے نہ غسل مین - وضو مین مضمضہ و استنشاق سنت ہے اور غسل مین فرض وضو مین مسح سر ہے
نہ غسل مین - فرق مسح خف و غسل قدم - اوسکے لیے وقت مقرر ہے نہ اسکے لیے غسل تین بار سنت ہے نہ مسح خف - مسح سر
و مسح موزہ - تمام سر مسح کرنا سنت ہے نہ تمام موزہ - وضو و تیمم - تیمم صرف چہرہ اور ہاتھون پر ہے اور بے عذر نہین ہوتا ہے
اور مسح خف نہین ہے اور نیت فرض ہے - اور تجدید اور تثلیث مسنون نہین ہے - اور مٹی ہاتھ سے جھاڑنا سنت ہے
اور حدث اصغر اور اکبر سب برابر ہے - پٹے اور موزہ کا مسح - موزہ وضو پر پہنتے ہین نہ پٹے - اور بسبب غسل ہوتا ہے نہ مسح موزہ
پر - پٹے کے لیے مدت نہین ہے - بدون اچھا ہونے کے گر پڑے تو وضو نہین ٹوٹتا ہے موزہ گر جاوے تو ٹوٹ جاویگا - پٹی گر جاوے
تو بے مسح پھر باندہ لینگے نہ موزہ - حیض و نفاس - حیض کے لیے مدت کم ہے نہ نفاس کے لیے حیض کا زمانہ دس دن
اور نفاس کا زیادہ چالیس دن - حیض سے بلوغ ہے - حیض سے صوم کفارہ مین تتابع قطع نہین ہوتا ہے نہ نفاس سے
حیض سے عدت پوری ہوتی ہے نہ نفاس سے - اذان و اقامت - اذان کے بعد نماز مین دیر ہو سکتی ہے نہ اقامت کے بعد
اذان آہستہ کہی جاتی ہے نہ اقامت بلکہ جلدی کہی جاتی ہے - محدث کی اذان مکروہ نہین ہے نہ اقامت - سجدہ سہو و تلاوت - سجدہ

نکاح اور طلاق مین احکام خمسہ مین امام بخاری نے فرمایا ہی کہ محدث کامل جب ہوتا ہی کہ اربع مع اربع اور اربع مع اربع کی اربع نزدیک
اربع باربع علی اربع اربع سے لاربع حاصل کرے اور یہہ رباعیات باربع مع اربع تمام ہوتے ہین یہہ تمام ہوجائین تو اربع اوسپر آسان
ہوجاینگے اور اربع مین مبتلا ہوجائیگا - اول اخبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکی شریعت اور اخبار صحابہ اور اونکی مقدار
اور تابعین اور اونکے احوال اور سب علما کی تواریخ مع اربع اسمار رجال اور اونکی کنیت اور اونکا مکان اور اونکا زمانہ کا اربع
عام مع خطبہ دعا مع توسل اور تسمیہ مع سورہ اور تکبیر مع نماز مع اربع مسند مرسل موقوف منقطع فی اربع صغر اور رزک شباب کہولت
عند اربع شغل فراغت فقر غنا باربع جبال بحار بر اری بلدان - علی اربع حجارۃ علی الاخزاف (کنکر) علی الجلود علی الاکتاف
اوسوقت تک کہ کاغذ پہر لکھنا میسر ہووے عن اربع اپنے اوپروالے سے اپنے کم والے سے اپنے مثل سے اپنے باپ کے خط سے
اگر یقین ہو - لاربع لوجہ اللہ تعالی - اور اوسکی رضا اور اوسپر عمل اور طالب علمون مین پہیلانے کے لیے اور اپنے ذکر کے لیے
مرنے کے بعد اور یہہ اشیا اربع سے تمام ہوتے ہین جو بندہ کے کسب پر ہین معرفت کتابت اور لغت اور صرف اور نحو - اور
اللہ تعالی کی عطا پر موقوف ہین صحت قدرت حرص حفظ - اب یہہ اربع اوسپر آسان ہوجاتے ہین اہل اور مال وطن اور
اربع مین مبتلا ہوتا ہی - شماتت اعدا اور عوام اور دوستون کی ملامت اور جاہلون کا طعنہ اور عالمون کا حسد اور صبر کرے تو اربع
کے ساتھہ اللہ تعالی اوسکو اکرام کرتا ہے عزت قناعت مصیبت ولذۃ العلم اور حیوۃ ابدی اور آخرت مین ثواب - باربع بعقہ [illegible]
جس بہائی کو یہہ چاہیے عرش کے سایہ مین کہ سوا اوسکے کوئی اور سایہ نہین ہے اور کوثر کا پینا اور اہل علیین مین
انبیار کی صحبت اور یہہ مشقت جو نہ اوٹھاوے تو اپنے گہر مین رہکر فقہ حاصل کرلے کہ اوسکو سفر دراز کی ضرورت نہین ہے
اور نہ دیار کا سفر نہ بحار کا سفر - اور فقہ حدیث کا ثمرہ ہی - اور فقیہ کا ثواب محدث سے کم نہین ہے - فائدہ - ہمارا مذہب صواب ہے
احتمال خطا ہی - اور اورون کا مذہب خطا ہے صواب کا احتمال ہے اور ہمارا اعتقاد حق ہے اور مخالف کا اعتقاد باطل ہے -
قاعدہ - مفرد جو مضاف معرفہ کی طرف ہو عموم کے لیے ہے - مثلاً - فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ - اسے کل
امر اللہ تعالی - مثلاً ولد زید کے لیے وقف کیا کل اولاد زید پر وقف ہوگا - مرد ہو یا عورت ہو - مثلاً تیرا حمل مرد ہو تو ایک
طلاق اور عورت ہو تو دو اب دو بچہ مرد و عورت توام ہوئے تو کچھ نہوگا - کیونکہ حمل سے مراد کل ہے جو بطن مین ہے اور جب کل
نہ لڑکا ہوا اور نہ کل لڑکی ہوئی تو شرط نہ پائی گئی - مثلاً میری زوجہ کو طلاق ہے تو طلاق کل زوجہ پر ہے - فائدہ علم تین قسم
ہے - علم نضیج جو (پکا کر) جل چکا علم نحو و علم اصول - علم جو نہ پکا نہ جلا علم البیان علم التفسیر اور علم نضیج ہوا اور جلا وہ علم الفقہ اور
علم الحدیث ہے - فائدہ تین امر نادرات کے ہین روٹی قرض لینا حمام کے دروازہ پر بیٹھنا حجام کا آئینہ دیکھنا -
فائدہ - پانچ جانور جنت مین جائینگے اصحاب کہف کا کتا حضرت اسماعیل کا کبش حضرت صالح کی اونٹنی حضرت عزیر کا

نہ روایت۔ راوی روایت سے پھر جاوے تو اوس پر عمل نہوگا۔ اور حکم کے بعد شاہد شہادت سے پھر جاوے تو حکم نہ ٹوٹیگا۔ محدود
قذف کی شہادت توبہ کے قبول نہین ہے اور روایت قبول ہے۔ حبس الرہن وحبس المبیع۔ مبیع موجود نہین ہے تو مشتری پر
لازم نہین ہے کہ ثمن دیدیوے اور راہن موجود نہو اور اوسکے لانے مین خرچ لگتا ہے تو بے وصول زر دین کے مرہون لانا
مرتہن پر واجب نہوگا۔ اور مرتہن نے راہن کو مرہون عاریت دی تو اوسکا حق حبس باطل نہین ہوگا پھر واپس لیکر حبس کر سکتا ہے
اور بائع نے مشتری کو عاریت یا ودایت دیا تو اوسکا حق باطل ہوگیا مشتری سے واپس نہ لیگا۔ اور ثمن جو مشتری سے لیا
کھوٹا نکلا تو مشتری کو واپس نہین لیسکتا ہے اور مبیع واپس نہین لیسکتا ہے اور رہن واپس لیسکتا ہے۔ مشتری نے قیمت دیدی
اور مبیع پر بیع وہبہ کا تصرف کیا اب بائع نے ثمن کھوٹا دیکھا تو مشتری کا تصرف باطل نہوگا۔ اور راہن رہن مین تصرف
مرتہن باطل کرسکتا ہے۔ وکیل بالبیع اور وکیل بقبض الدین۔ اول ثمن معاف کرسکتا ہے اور کم کرسکتا ہے اور ضمان لے سکتا ہے
اور حوالہ قبول کرسکتا ہے۔ اور رہن لیسکتا ہے نہ ثانی۔ اور دونو کفیل لے سکتے ہین۔ اور ثانی مدیون کا ضامن ہوسکتا ہے
اور اول مشتری کا ضمان ثمن نہین ہوسکتا ہے۔ ثانی کی گواہی قبول ہے نہ اول کی۔ بیع بخیار عیب فسخ ہو تو ثمن کے لیے مشتری
وکیل کو پکڑیگا نہ ثانی کو۔ موکل مشتری کو زر ثمن وکیل کے دینے کے لیے منع نکریگا اور ثانی کے دینے سے منع کرسکتا ہے۔
نکاح و رجعت۔ نکاح کیلیے گواہ ضرور ہے نہ رجعت کے لیے۔ نکاح مین عورت کی رضا ضرور ہے نہ رجعت مین۔ نکاح [illegible]
مہر ہے نہ رجعت مین۔ معتدہ سے رجعت ہوتی ہے نہ نکاح۔ وکیل اور وصی۔ وکیل اپنے کو موقوف کرسکتا ہے نہ وصی بعد قبول کے
وکالت مین قبول شرط نہین۔ اور وصایت مین شرط ہے۔ وکیل بحکم موکل مقید ہے نہ وصی۔ وکیل مستحق اجرت نہین ہے اور وصی
وکالت بعد موت صحیح نہین ہے اور وصایت بعد موت ہوتی ہے۔ وصی بے علم ہوسکتا ہے نہ وکیل۔ وصی مسلمان ہو حر ہو بالغ ہو عاقل ہو
اور وکیل کا صرف عاقل ہونا ہے۔

قواعد متفرقہ اور فوائد۔ جتنا واجب تھا اوس سے اور زیادہ کیا تو سب واجب ادا ہوگا یا نہین۔ نماز مین سب قرآن
شریف پڑہا تو سب فرض ادا ہوا رکوع و سجود بہت دراز کیا فرض ادا ہوا سب سر مسح کیا تو ربع سر فرض اور باقی سنت ہے
اور غسل بار اول فرض اور باقی سنت موکدہ۔ دو بکری ذبح کی ایک فرض اور دوسری نفل یا کہانے کا گوشت۔ عرفات مین
زیادہ ٹھرا یا نفقہ زوجہ کو زیادہ دیا اور پاخانہ مین ضرورت سے زیادہ ننگا ہوا گنہگار ہوگا یا نہین۔
فائدہ۔ بقدر ضرورت دین علم پڑہنا فرض عین ہے اور زیادہ اس سے کہ پڑہائین گے فرض کفایہ ہے اور فقہ اور علم قلب مین
تبحر مندوب ہے۔ اور علم فلسفہ اور شعبدہ اور نجوم اور رمل اور علم طبائعین اور جادو حرام ہے اور فلسفہ مین منطق اور علم صرف
موسیقی مین داخل ہے اور ہجو کہ شعر و غزل (بطالت) سکہانا کروہ ہے اور وہ اشعار کہ (خفیف) حقیقت عقل نہو مباح ہے۔

اگر کفارہ دیگا۔ کافر جو زوال سے پہلے اسلام لایا اور وقت نیت مین نفل کی نیت کی تہی تو نفل صحیح نہین ہے۔

کتاب النکاح۔ باپ نے نشہ مین کم مہر پر نکاح کر دیا تو نکاح نہوگا۔ حلال کے طلاق [illegible] اور [illegible] اوس نے نکاح کیا اور قبل دخول طلاق دیدی۔ اور دوسرے دن نکاح کیا اور مر گیا تو آپ ہی [illegible] ان مین تین شخص [illegible] لینگی [illegible] طلاق قبل دخول مین عدت نہین ہے۔

کتاب البیع۔ مرتہن کا بائع ہونا جائز نہین اور راہن کا وصی بیچے تو جائز ہوگا۔

کتاب الاقرار۔ اقرار بالزنا مکرر ہوتا ہے۔

کتاب الغصب۔ ایک کیواڑ یا ایک جوتی غصب کی تو دونو دینے پڑینگے۔

کتاب الجنایات جنین میں حشفہ کٹ گیا تو نصف دیت دیگا۔ دانتون کی دیت کامل دیت انسان کی ہے اور دین خمس [illegible]

کتاب الفرائض۔ اسلام مین سب سے پہلے سعد بن الربیع کا ترکہ تقسیم ہوا۔ مریض کی دادی اور نانی سے نکاح کیا اور مریض نے اوسکی دادی اور نانی سے نکاح کیا اور ان دونون نے دو دو بیٹیان جنین صحیح کی نانی کی بیٹیان اوسکی خالہ ہوئین اور اوسکی دادی کی بیٹیان اوسکی پہوپہیان ہوئین۔ مریض مر گیا تو صحیح کی دونو دادی اور نانی ثمن لینگی اور اوسکی بیٹیان دو ثلث۔ اور مریض کے دو علاتی بہن صحیح کی اخیافی بہن [illegible] باقی لینگی [illegible] مسئلہ اوسکا [illegible] تصحیح ہوئی۔ واللہ تعالی اعلم وعلمہ اتم واسلم وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ وسلم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ اور درود اوسکے برگزیدہ بندون پر سلام ہو۔ یہہ اشباہ والنظائر کا فن سادس ہے۔ یہ فن فروق ہے (جسمین مسئلون کا آپس مین فرق [illegible] مین نے ہر باب مین سے کچہ تہوڑا سا ذکر کیا ہے۔ امام کرابیسی کے فروق جو تلقیح محبوبی مین [illegible] مین [illegible] صحیح کیے ہین۔

کتاب الصلوٰۃ و فیہا بعض مسائل الطہارۃ۔ اس مین طہارت کے کچہ مسئلون کا ذکر ہے۔ کنوئین مین ثابت مینگنی گر پڑی تو ناپاک نہوگا اور آدہی گری تو ناپاک ہوگا۔ فرق یہہ ہے کہ ثابت مینگنی پر جہلی ہوتی ہے جو کہ اوسکے نجس ہونے کو روکتی ہے اور آدہی [illegible] اور وہ جس برتن مین دودہ دوہتے ہین اوسکا بہی یہی حکم ہے۔ اپنی بیمار جورو کو وضو کرانا واجب نہین ہے اور اپنے غلام اور لونڈی کو کرا سکتا ہے کہ وہ اوسکے مال و ملک ہین اونکی اصلاح اسپر واجب ہے نہ عورت کی۔ چوہا گرے تو تمام کنوان نہ سونتا جاسے اور اسکی دم گرے تو سب پانی سونتا جاسے کیونکہ اوسکی دم مین سے خون جہتا رہتا ہے۔ نماز مین قرآن شریف دیکہکر پڑہا نماز جاتی رہی کسی عورت کی فرج [illegible] کبہی تو نماز نہ جائیگی کیونکہ وہ تعلیم و تعلم ہے نہ یہہ ثانی۔ ایک مہینہ نماز پڑہائی اور پہر کہا کہ مین مجوسی ہون تو وہ لوگ نماز اعادہ نکرین اور جو کہا کہ مین بے وضو نماز پڑہائی یا ناپاک کپڑے سے پڑہائی اگر یقین ہو تو نماز اعادہ کرین

نہیں ہوسکتی ہیں کیونکہ یہہ دونوں عبادت پر موقوف ہیں تو بالضرور (یعنی بغیر دعوی) بدون دعوی شہادت کی محتاج ہونگے اور
زنا اور شراب جو شہادت پر موقوف نہیں ہے مگر مثل سرقہ کے قتل کا ثبوت ضرور شہادت کا محتاج ہے باعتبار اصل فعل کے اور سرقہ
متضمن مال ہے اس لیے دعوی ضرور ہوا اصل فعل – زنا میں اقرار چار بار ضرور ہے کیونکہ وہ بہ نسبت اور افعال کے بہت
قبیح ہے اس لیے اوسکا چھپانا بہت لازم ہے – زنا کا چار بار اقرار کیا اور جب رجم ہونے لگا تو بہاگ گیا یہہ بہاگ جانا مفید ہوگا کیونکہ
خالص حق اللہ تعالی کا ہے – اگر گواہی دین کہ جس عورت سے زنا کیا وہ غائب ہے تو حد ہوگی اور سرقہ اور قذف اور
قصاص میں اگر حد پہ بہاگ جاویگا تو قید ہوگا چنانچہ اگر غائب کا مال چورایا تو حد نہوگی کیونکہ اول میں دعوی شرط
نہیں ہے اور ثانی میں دعوی شرط ہے –

کتاب السرقہ – میں نے سو روپیہ چورایا ہے نہ بلکہ دس چورائے قطع ہوگا اور ضمان سو روپیہ دیگا کیونکہ اقرار مال سے رجوع
نہیں ہوتی ہے (اور حد سے رجوع ہوسکتی ہے) اور کہا میں نے سو روپیہ چورائے نہ بلکہ دو سو روپیہ چورائے تو حد سے رجوع
نہیں ہے اور قطع ہوگا اور قطع اور ضمان دونوں جمع نہیں ہوسکتے ہیں – [illegible] جو دس درہم سے کم ہے اور اوسکے بدلے
میں دینار [illegible] ہوا ہے قطع نہوگا – اور [illegible] دینار [illegible] ہوا ہے تو قطع ہوگا کیونکہ اول میں ضمان چورایا [illegible]
قطع نہیں ہے کیونکہ نصاب نہیں ہے اور دوسرے میں تو دینار سے زیادہ چورایا ہے – (ابریق) پہاکل [illegible] کی یا چاندی کی
جسمیں شراب ہے چورا لے یا کتا یا جانور ہے کہ اوسکے گردن میں یا پاؤں میں سونے کی طوق اور زنجیر ہے یا کچہ
چورایا کہ اوس پر دینار وغیرہ زیور ہے تو قطع نہیں ہے – درہم و دینار جو نگل گیا قطع نہیں ضمان ہوگا اور اوسکے پیٹ سے
نکالنے کا انتظار نہوگا – جانور پہ اگر رکھدیا اور وہ نکل گیا پہر پکڑکر پانی میں پہینکدیا یا سب پانی [illegible]
قطع نہیں ہے کیونکہ حرز اور اخراج پایا نہیں گیا –

کتاب اللقطہ – جانور کو سانڈ کردیا کسی نے اوسے پکڑکر [illegible] کرلیا اب مالک اوسے لے سکتا ہے اور جو [illegible] آزاد چہوڑ کر
لے اوسکی ملک میں نہیں آیا ہے تو اوسیکا ہوگیا (یہہ تملیک [illegible]) اور جو اوس نے خرچ کیا ہے وہ احسان اوسکا تبرع ہے –

کتاب البیوع – شرب اور طریق اور مسیل بغیر ذکر بیع اور اقرار اور وصیت اور صلح میں داخل نہیں ہوتے ہیں
اور اجارہ اور تقسیم اور رہن اور وقف میں داخل ہونگے کہ بیع وغیرہ میں ملک مقصود ہے اور اجارہ وغیرہ میں منفعت
موجود ہے جو بغیر اسکے نہیں ہوسکتی ہے – گیہوں بیع کردی اور [illegible] لینا [illegible] جائز نہیں ہے کہ اسمیں جہالت [illegible] ہے
اور عکس جائز ہے کہ اوسمیں جہالت کمتر ہے – بیچنا دس روپیہ کو ہے مشتری نے کہا کہ لاؤ میں دیکہوں پاس لیکر گیا
اور ضائع ہوگیا تو ضمان نہیں ہے کیونکہ بیع نہیں ہے اور جو کہا کہ اگر میں راضی ہونگا تو لے لونگا ضائع ہوگیا تو ثمن دینا ہوگا

قطع و ضمان جمع نہیں ہوسکتے ہیں

کفارہ ہوگا اور روزہ میں [illegible] چاہنے سے لاشی ہو جاتا ہے اور سپرا [illegible] کچھ نہیں ہے ۔

کتاب الحج ۔ اونٹ کی مینگنی سے رمی جمرہ کیا تو جائز ہے کہ اوس میں شیطان کی خفت و ذلت ہے اور جواہر سے کیا تو جائز نہیں کہ اس سے اسکی عزت ہوتی ہے ۔ احرام میں شکار تبلایا تو سزا ہوگی کہ یہ کام احرام کے خلاف ہے اور انسان کے قتل پر کہا تو سزا نہیں ہے کیونکہ ہر وقت منع ہے نہ احرام کے ساتھ ۔ وقوف کے وقت میں غلطی ہوئی تو اعادہ نہیں ہے اور روزہ اور قربانی میں غلطی ہوئی تو اعادہ ہے کیونکہ حج میں تدارک محال ہے اور روزہ وغیرہ آسان ہے ۔ فقیر نے فقر میں حج کیا پھر تونگر ہو گیا کافی ہوگیا کہ فقیری کی حالت میں بسبب [illegible] متعلق ہوگیا تھا اور اندھا اور عورت بے محرم اور اپاہج مثل فقیر ہیں اور لڑکا بعد بلوغ پھر حج کریگا ۔

کتاب النکاح ۔ نکاح و طلاق بے دعویٰ ثابت ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حق ہیں کہ حلال و حرام اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور بیع وغیرہ بے دعویٰ ثابت نہیں ہوتے ہیں کہ یہ بندہ کا حق ہے ۔ باکرہ بالغہ کا مہر قبل دخول باپ لے سکتا کیونکہ وہ مہر لینے سے شرماتی ہے تو دلالۃً اسکا اذن ہے اور ثیبہ نے زوج سے نہ یہ کہا اور نہ اوسنے قبضہ کر لیا دوبارہ نہ لے سکیگا کہ اوسمیں اذن نہیں ہے ۔ اب لے لیگا تو مرد رجوع کر سکتا ہے ۔ عورت کو شہوت سے مس کیا اگر انزال نہ ہوا تو اصول و فروع حرام ہونگی انزال ہوگیا تو نہوگی کہ اول سے جماع کا خیال ہوتا ہے اور انزال پر وہ خیال نہ رہا ۔ دبر سے بھی مصاہرت ہوتی ہے کہ احتمال جماع ہے اور دبر سے مصاہرت میں نہیں کہ اوسمیں نہ یہ احتمال ہے نہ احتمال [illegible] ہے ۔

کتاب الطلاق ۔ کہا تو میری عورت نہیں ہے نیت کی تو طلاق ہوگی کیونکہ یہ انشاء ہے اور جو کہا قسم خدا کی تو میری جورو نہیں ہے تو طلاق نہوگی کہ وہ خبر [illegible] طلاق سے دلی جائز ہے کہ وہ رجعت ہے نہ اوسکے ساتھ [illegible] بائن کو مرد کے بیٹے نے بوسہ دیا حرام ہوگی اور پہ ستور نفقہ لیگی کیونکہ وہ بائن ہو چکی ہے اور نکاح میں بوسہ دیا تو حرام ہوگی کہ نکاح میں حرمت ہوتی ہے ۔ دس بار داخل ہوگی تو طلاق ہے تو دس بار داخل ہوگی تو طلاق ہوگی ورنہ کچھ نہیں ۔ اور تین بار داخل ہوگی تو طلاق ہے ایک بار داخل ہوئی تو تین طلاق ہیں اسلیے کہ دس بار داخل ہونے سے طلاق نہیں ہوتی ہے اور تین بار داخل ہونے سے طلاق ہوتی ہے ۔ مرد اپنے وکیل طلاق کو موقوف کر سکتا ہے اور عورت کو وکیل کیا تو موقوف نہیں کر سکتا ہے کہ یہ تملیک ہے ۔ گو طلاق اور ابراء اور نکاح کی معنے تعلیم سے بھی نہ جانتا ہو تو صحیح ہو جاینگے کہ یہ عقود صرف الفاظ پر بے رضا ہو سکتے ہیں اور بیع اور ہبہ و اقالہ اور اجارہ معانی سے برضامندی پیدا ہوتے [illegible]

یہانتک حضرت زین بن نجیم کی تصنیف ہے ۔ اب یہانسے انکے بھائی علامہ عمر ابن نجیم کی تکمیل ہے رحمہ اللہ علیہما

کتاب الحدود ۔ حد الزنا حد الشراب حد السرقہ تمادی ایام ساقط ہوتے ہیں ۔ اور حد قذف اور حد قصاص ساقط [illegible]

تدارک محال ہے ۔ تدارک غیر محال

کیونکہ اس لیے لینا کہ پسند کرے گا تو نگا بیع ہے گو اور واقع مہر اور ہاہر ہوگا تو بالا اولی - میں نے تجھ سے خریدا (یہا بیا بیت الفاظ بیع ہیں) اور مجلس ہی میں صدقہ دیدیا یا آزاد کر دیا یا اگر کہ کتر لیا تو بیع ہو گی - (کہ مجلس میں مہہ کا م بایع کے رد سے دارو سکی رضا اور قعالی پر دلیل ہیں جو شرط ثانی قبول ہے) اور یہ اسکا اگر او تہر جاتا تو بیع جائز نہ ہوتی - بالقصد [illegible] ہی قیمت بیان ہو کر جو قبضہ کیا تو بیع ہے اگر ہلاک ہوگی تو قیمت دینا ہوگا (قیمت جو بازار والے آنکیں اور ثمن جو آپس میں ٹھہرے) ورنہ امانت ہوگی کیونکہ ذکر ثمن اس امر کی دلیل ہے کہ اب بیع پر راضی ہو گیا ہے اور ذکر ثمن ہو تو راضی نہیں بیع سے ورا امانت ہو گا - یاقوت کہکر بیچدیا اور وہ شیشہ نکلا بیع باطل ہے کہ وہ اور ہے اور یہ اور - اور سرخ یاقوت کہکر بیچا پھر وہ سبز نکلا تو بیع جائز ہے کیونکہ دونوں ایک شے ہیں مگر بعدم وصف مرغوب [illegible] بیس کا اختیار ہے - کئی درخت پہلدار کہکر بیچے اور ایک ہی بے پہل درخت نکلا بیع فاسد ہے اور ہر درخت کے پہل بیان کر دے تو جائز ہے کہ اول میں جہالت ہے اور ثانی میں تعین ہے زمین والے کے ہاتھ آدھی کھیتی بیچ سکتا ہے نہ کسان کے ہاتھ آدھی زمین -

کتاب الکفالت - اصیل نے ابرا مردود کر دیا ہے تو اصیل بری نہ ہوگا اور کفیل ہوگا کہ اصیل [illegible] دین کا خواہاں ہے کفالت یا کوئی حق کا اقرار کرے تو پہلے ہی قید ہوگا اور گواہوں سے ثابت ہوگا تو قید ہو سکتا ہے -

کتاب الحوالت - اپنے مہر کا عورت نے کسی پر حوالہ لیا اور پھر شوہر (محال علیہ) اب نساد نکاح کا دعویٰ [illegible] نامقبول ہے اور ابرار کا مدعی ہے تو قبول ہے کہ اول میں مدعی متناقض ہے -

کتاب القضاء - قاضی بے اذن امام کسیکو اپنا خلیفہ نہ کریگا اور امام نماز کر سکتا ہے کہ اسکو ضرورت درپیش ہوتی ہے بے اذن حرج ہوا اور میت کا وصی بے حکم میت وصی کر سکتا ہے کہ میت سے حکم ہونا متعذر رہتا ہے اور وکیل بے حکم موکل وکیل نہیں کر سکتا ہے -

کتاب الشہادت - ہزار روپیکی گواہی دی اور حکم ہو گیا اور حکم ہونے سے پہلے مدعا علیہ نے دعوی دفع کر دیا تو گواہ پر ضمان نہیں ہے - اور حکم سے پہلے ابرا پر گواہی دی تو ضمان ہوگا کہ اول میں گواہوں کا کذب ثابت نہیں ہوا ممکن ہے کہ قرض کے بعد ابرا ہوا ہو اور ثانی میں ظاہر ہوا کہ وہ ابتداً قرض ہونا بیان کرتے ہیں (بعد ابرا) دو شریک مدعی کے لیے گواہی دینے میں قبول ہے کیونکہ اپنے لیے فائدہ لیتے ہیں نہ نقصان دفع کرتے ہیں - بلکہ کیسا حق ثابت کرتے ہیں - اور دو راہن گواہی ملک کی دیتے ہیں قبول نہیں ہے کہ اپنی سعی سے جو کام تمام کر چکے وہ باطل کیا چاہتے ہیں (یعنے اپنا حق ملک)

کتاب الوکالت جو وکیل بشرا شے معین اپنے پاس سے قیمت دی اور یا اطلاف بخبر کرے اور یا کوئی اور چیز خرید

میں بیج ہے اسکو وہ باغت کر کے تلف کیا تو ضمان نہ دیگا۔ اور انسان کے فعل کا ضمان نہیں ہوتا ہے۔ بانہہ میں دانت گڑا دیا اس نے
بانہہ کھینچ لی تو دانت بھی گرا اور گوشت بھی یا کھڑا گوشت کا ارش نہ دیگا دانت مہدر ہے۔ بے خبر کسی کے دامن پر بیٹھ گیا وہ جو
کھڑا ہوا تو پھٹ گیا تو جالس نصف ضمان دیگا۔

کتاب المزارعت۔ اسکی چھ شرطیں ہیں۔ بیان وقت۔ بیج کس کا۔ اور کس قسم کا بیج (مثلاً گیہوں)۔ اور جس کا بیج نہو
اوسکا مقدار حصہ۔ اور عامل (کسان) کو زمین پر اختیار کامل ہونا۔ اور پیداوار مشترک رہنا۔ گھر بوئی تاکہ گڑ والیگا
اور کڑ زمین والا لیگا یہ فاسد ہے۔ اسی لیے دو جنس بیج ہوں یا ایک ہی بیج میں دو جنس پیدا ہو تو زراعت فاسد ہے

کتاب الصید والذبائح۔ پرند صید یا اپنے گھر جاتا ہے تیر مارا حلال ہوگا کہ اسکے ذبح پر اختیار ہو سکتا ہے اور
ہٹکی ہو اور تیر مارا حلال ہے کہ اسکے ذبح اختیاری پر قادر نہیں ہے۔

کتاب الاضحیہ۔ فقیر بکری خرید کر لایا مر گئی یا کھو گئی تو اوسپر واجب نرہی۔ اور غنی پھر قربانی کریں کہ اوسپر واجب ہے
اور اسکے سب مسائل مذکور ہو چکے ہیں۔

کتاب الآداب۔ اور اسکو کتاب الاستحسان بھی کہتے ہیں۔ منی میں گھاس پر سجدہ جائز ہے نہ کپڑہ پر۔ شش عید
کے روزہ متفرق رکھے جائیں اور باقی مسائل مذکور ہو چکے ہیں۔

کتاب الجنایات۔ میرے باپ کو قتل کر۔ کیا تو دیت واجب ہے کیونکہ بیٹا حق دار قصاص یا دیت ہے جو شبہ سے ساقط
قصاص کے لیے ہوا تو دیت ہی واجب ہوگی اور میرے باپ کے دونو ہاتھ کاٹ ڈالو تو باپ خود اپنے قصاص کا مستحق ہے
اسلیے قصاص ہوگا۔ حشفہ خطاً قطع کیا تو دیت ہے عمداً ہو تو قصاص ہے اور کل ذکر عمداً قطع کیا تو دیت ہے کیونکہ سپاری
میں قصاص ممکن ہے اور کل ذکر میں اسلیے ممکن نہیں ہے کہ ذکر ساری نہیں ہوتا ہے۔ دو آدمیوں کے داہنے ہاتھ کاٹ ڈالے
اور ایک نے قصاص لیا تو دوسرا دیت لیگا۔ اور دو مقتول میں سے ایک کے لیے قصاص ہوا تو دوسرے کے لیے کچھ نہیں ہے
کیونکہ اطراف بجاے اموال کے ہیں ایک کا مال لینا دوسرے کے لیے مانع نہیں ہے اور یہاں ایک کے لیے جان گئی تو دوسرے کے
لیے کیا باقی رہا۔ سوئی کے گھسنے سے موت نادر ہے اور (مسلم) تلوار کی دہار سے نادر نہیں ہے۔ دو آدمی کھینچ رہے تھے اگر
دونو مر کر منہ کے بل گرے تو کسی پر کچھ نہیں ہے اور جو چت پڑے تو دونوں کی عاقلہ دیت دینگے اور جو منہ کے بل پڑا
اوسکے لیے کچھ نہیں ہے اور جو چت پڑا اوسکے لیے دیت ہے کیونکہ اول اپنے فعل سے گرا ہے اوسپر کچھ نہیں ہے اور دوسرا
دوسرے کے فعل سے۔

کتاب الوصایا۔ ہاتھ کا اشارہ مثل عبارت نہیں اور گونگے کا ہے۔ اہل میت کے لیے دو دن کھانا دیا جاتا ہے تیسرے دن

اور یہ تین نوعہ وقت اگر بیٹے ہوتے ہین - تین متفرقہ بھائی ہین (یعنی علاتی اخیافی) اور بیٹا بھی ہے تو ثلث ان تینون کو
برابر ملیگا اور بیٹی سے ہے تو بھائی کو وصیت ہوگی کہ اول صورت مین وہ وارث نہین ہین اور دوسرے مین وہ وارث
ہوتے ہین - تو صرف یعنی اس بیٹی کے ساتھ وارث ہوگا تو وہ باقی - زوجہ کے ساتھ اجنبی کے لیے کل مال کی وصیت
کی تو اجنبی ثلث لیگا اور زوجہ ربع باقی لیگی تو مسئلہ ۱۲ سے ہوا ثلث کے چار اجنبی کو بوصیت اور باقی آٹھ کا ربع ۲ زوجہ
لیگی جو کل کا سدس ہے اب باقی جو نصف ہے وہ بھی اجنبی لیگا -

واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم - وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ وسلم

فن سابع کا ترجمہ وصیت کا مجلد کے اخیر مین مترجم کر چکے ہین - اور حکایات کا ترجمہ اور مضمون بصفحہ اپنے فقہ اکبر کے آ
مین کیا ہے - اسلیے اب اسکے ترجمہ کی ضرورت نہین ہے فقط وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ وسلم -

وغفر اللہ تعالیٰ لنا ولہم اجمعین

مطبع ... احمدی واقع لکھنؤ محلہ شاہگنج